روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.
ISSN 2977-3555
Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun
Volume No.03, Issue No.84 , Tuesday 30 September, 2025, 8 Pages
جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۸۴)، بروز منگل، ۳۰ رستمبر، ۲۰۲۵ء، ۷ ر ربیع الثانی ۱۴۴۷، ۸ صفحات

بنگلا دیش میں طالبہ سے زیادتی، ہنگامے پھوٹ پڑے، 3 افراد ہلاک، متعدد زخمی

ڈھاکہ (یو این آئی) بنگلہ دیش کے شہر چٹاگانگ میں آٹھویں جماعت کی طالبہ سے مبینہ زیادتی کے بعد شہر میں ہنگامے پھوٹ پڑے، پولیس اور مظاہرین کے درمیان جھڑپوں میں فائرنگ سے 3 افراد ہلاک ہو گئے۔ خگرہ چری میں ایک آٹھویں جماعت کی طالبہ کے ساتھ مبینہ زیادتی کے بعد احتجاجی مظاہروں کے دوران اتوار کو فائرنگ کے واقعات میں کم از کم 3 افراد ہلاک اور 4 زخمی ہوئے۔ واقعے کے بعد علاقے میں کشیدگی بڑھ گئی، دکانوں، گھروں اور گاڑیوں کو آگ لگانے کے واقعات پیش آئے۔ عینی شاہدین کے مطابق جمعہ کے روز طلبہ تنظیم نے آٹھویں جماعت کی طالبہ کے ساتھ مبینہ زیادتی کے خلاف احتجاجی دھرنا دیا ہوا تھا۔ صبح تقریباً ساڑھے گیارہ بجے سیکیورٹی فورسز وہاں پہنچیں اور مظاہرین سے بات چیت کی کوشش کی، جس کے دوران صورتحال کشیدہ ہو گئی اور فائرنگ شروع ہو گئی۔ بعد ازاں مظاہرین میں شامل نقاب پوش افراد نے بازار پر دھاوا بول کر دکانوں گھروں اور موٹر سائیکلوں کو آگ لگا دی۔ خبر ایجنسی کے مطابق سیکیورٹی فورسز اور مظاہرین کے درمیان جھڑپیں گزشتہ روز ہوئیں، مظاہرین نے فوج پر براہِ راست فائرنگ کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ دوسری جانب بنگلا دیشی فوج نے اس الزام کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ باغی گروپ یونائیٹڈ پیپلز ڈیموکریٹک فرنٹ کے حامیوں نے فوجی دستوں اور مقامی لوگوں پر آٹومیٹک ہتھیاروں سے 100 سے 150 راؤنڈ فائر کیے جس کے نتیجے میں متعدد شہری زخمی ہوئے جبکہ 10 فوجی اہلکار بشمول 3 افسران زخمی ہوئے ہیں۔ بنگلہ دیش کے وزیر داخلہ جہانگیر چوہدری نے کہا کہ بیرون ملک سے اسلحہ لاکر شرپسند عناصر کو فراہم کیا جا رہا ہے۔ وزارت داخلہ نے واقعے پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ حملہ "شرپسندوں" نے کیا ہے جس میں 3 افراد ہلاک اور متعدد فوجی و پولیس اہلکار زخمی ہوئے۔

غزہ پر اسرائیل کی درندگی جاری، 24 گھنٹے میں 50 فلسطینی شہید

184 زخمی، رزق کی تلاش میں امداد کے انتظار میں کھڑے رہنے والے فلسطینی شہداء کی مجموعی تعداد اب 2 ہزار 571 تک پہنچ گئی ہے جبکہ زخمیوں کی تعداد 18 ہزار 817 سے تجاوز کر گئی

غزہ: فلسطینی وزارت صحت نے پیر کے روز اعلان کیا ہے کہ گذشتہ 24 گھنٹوں کے دوران قابض اسرائیل کی جاری فوجی درندگی کے نتیجے میں غزہ کی ہسپتالوں میں 50 شہداء اور 184 زخمیوں کو لایا گیا۔

وزارت صحت کی جانب سے جاری یومیہ اعداد و شمار پر مبنی رپورٹ کے مطابق قابض فوج نے امداد کے منتظر فلسطینیوں کو بھی براہ راست نشانہ بنایا جس میں 5 فلسطینی شہید اور 48 زخمی ہوئے۔ وزارت کے مطابق رزق کی تلاش میں امداد کے انتظار میں کھڑے رہنے والے فلسطینی شہداء کی مجموعی تعداد اب 2 ہزار 571 تک پہنچ گئی ہے جبکہ زخمیوں کی تعداد 18 ہزار 817 سے تجاوز کر گئی ہے۔

وزارت صحت نے متنبہ کیا کہ بڑی تعداد میں شہداء اور زخمی اب بھی ملبے تلے اور سڑکوں پر پڑے ہیں جہاں تک ریسکیو اور ایمبولینس عملہ اب تک نہیں پہنچ سکا۔

فلسطینی سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 7 اکتوبر سنہ 2023ء سے قابض اسرائیل کی وحشیانہ جارحیت کے نتیجے میں شہداء کی تعداد 66 ہزار 55 ہو گئی ہے جبکہ زخمیوں کی تعداد 168 ہزار 346 تک جا پہنچی ہے۔

18 مارچ سنہ 2025ء کو قابض اسرائیل کی جانب سے غزہ میں جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزی کے بعد سے آج تک مزید 13 ہزار 187 فلسطینی شہید اور 56 ہزار 305 زخمی ہو چکے ہیں۔

قابض اسرائیلی فوج غزہ کی پٹی پر مسلسل 724 ویں دن بھی اپنی وحشیانہ نسل کشی جاری رکھے ہوئے ہے۔ فضائی اور زمینی بمباری، توپوں کی گولہ باری، ننگے بھوکے شہریوں اور بے گھر مہاجرین کو بے دریغ نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ امریکہ کی کھلی عسکری اور سیاسی پشت پناہی اور عالمی برادری کی مجرمانہ خاموشی نے قابض اسرائیل کو مزید درندگی پر آمادہ کر دیا ہے۔ ہمارے نامہ نگاروں کے مطابق قابض فوج نے پیر کی صبح درجنوں فضائی حملے کیے جن میں مزید قتل عام ہوا۔ دو ملین سے زائد بے گھر اور بھوکے فلسطینی بدترین قحط کا شکار ہیں جبکہ قابض اسرائیل اپنی پوری قوت کے ساتھ غزہ شہر کو خالی کرانے اور ملبے میں بدلنے پر تلا ہوا ہے۔

تازہ صورتحال: طبی ذرائع نے تصدیق کی ہے کہ پیر کی صبح سے اب تک مختلف علاقوں میں قابض اسرائیلی بمباری سے کئی فلسطینی شہید اور زخمی ہوئے ہیں۔ غزہ شہر کے صبرہ محلے میں ایک مکان کی چھت پر ڈرون کے ذریعے دھماکہ خیز مواد پھینکا گیا جس میں متعدد افراد شہید و زخمی ہوئے۔ ڈرون طیاروں نے صبح کے وقت السرایا، شارع الشہداء اور ہسپتال الشفاء کے اطراف فائرنگ کی۔

شمال مغربی غزہ کے شارع النصر میں قابض فوج نے بارودی روبوٹوں کو گھروں کے اندر دھماکے سے اڑا دیا، ساتھ ہی رہائشی عمارتوں کو منہدم کرنے کی کارروائیاں بھی کی گئیں۔ صبرہ محلے میں ایک اور مکان پر بمباری سے کئی شہری زخمی ہوئے۔ غزہ سٹی کے مشرقی علاقوں پر توپ خانے کی گولہ باری بھی وقفے وقفے سے جاری رہی۔ غزہ شہر میں جنرل سروسز ہسپتال کے قریب گھروں پر ڈرونز نے دھماکہ خیز بم برسائے۔

النصیرات کیمپ میں بے گھر شہریوں کی خیمہ گاہ پر بمباری کے نتیجے میں ایک شہید اور کئی زخمی العودہ ہسپتال لائے گئے۔

غزہ کے مختلف علاقوں میں ایمبولینسوں اور سول ڈیفنس کی گاڑیوں پر قابض فوج نے فائرنگ کی۔ خانیونس میں رہائشی عمارتوں کو دھماکوں سے اڑا دیا گیا اور شہر کے ساحلی علاقے پر قنابل اناری پھینکے گئے۔

غزہ کے شارع النفق میں ایک رہائشی عمارت پر بمباری کے بعد گھروں میں آگ بھڑک اٹھی۔ تل الہوا، الشجاعیہ، الزیتون، اور پرانی غزہ سمیت کئی محلوں کو مسلسل نشانہ بنایا گیا۔ بیت لحم، رفح اور دیر البلح پر بھی فضائی اور زمینی حملے جاری رہے جن میں کئی شہید اور زخمی ہسپتال لائے گئے۔

بھیانک نسل کشی کا تسلسل: وزارت صحت کے مطابق اب تک شہداء کی تعداد 66 ہزار 5 اور زخمیوں کی تعداد 168 ہزار 162 ہو گئی ہے۔ 9 ہزار سے زائد لاپتہ ہیں۔ قحط اور بھوک سے سینکڑوں جانیں جا چکی ہیں۔ قابض اسرائیل نے 20 ہزار سے زائد بچوں اور 12 ہزار 500 خواتین کو شہید کیا جن میں تقریباً 9 ہزار مائیں شامل ہیں۔ ایک ہزار سے زائد شیر خوار بھی شہید ہوئے، جن میں 450 وہ معصوم تھے جو جنگ کے دوران پیدا ہوئے اور پھر شہید کر دیے گئے۔ 18 مارچ 2025ء کے جنگ بندی معاہدے کو توڑنے کے بعد سے 13 ہزار 137 فلسطینی شہید ہوئے اور 56 ہزار سے زائد زخمی۔ 27 مئی 2025ء کے بعد سے قابض فوج نے امدادی تقسیم کے مقامات کو قتل گاہوں میں بدل دیا جہاں 2 ہزار 566 فلسطینی شہید ہوئے اور 18 ہزار 769 زخمی ہوئے۔

بھوک اور غذائی قلت سے اب تک 442 فلسطینی شہید ہوئے جن میں 147 بچے ہیں۔ اسرائیلی فوج نے 167 مساجد کو جزوی اور 833 کو مکمل تباہ کیا، 163 تعلیمی اداروں کو منہدم کیا اور 19 قبرستان مسمار کر دیے۔

قابض اسرائیل کی اس جنگ میں 1 ہزار 670 طبی اہلکار، 139 سول ڈیفنس کارکن، 248 صحافی، 173 بلدیاتی ملازم اور 780 امدادی پولیس اہلکار شہید ہوئے۔ 15 ہزار سے زائد قتل عام کے واقعات درج کیے گئے جن میں 14 ہزار سے زائد فلسطینی خاندان اجاڑ دیے گئے۔ تقریباً 2 ہزار 700 خاندان مکمل طور پر ختم کر دیے گئے۔ غزہ کی 88 فیصد عمارتیں زمیں بوس ہو چکی ہیں۔ مجموعی نقصان 62 ارب ڈالر سے بڑھ گیا ہے جبکہ قابض فوج 77 فیصد علاقے پر مکمل قبضہ اور آگ و خون کے ذریعے تسلط قائم کر چکی ہے۔

بزلئیل سموٹریچ کی بنجمن نیتن یاہو کو ٹرمپ کی جنگ بندی تجویز قبول کرنے پر وارننگ

مقبوضہ بیت المقدس: قابض اسرائیل کے وزیر خزانہ بزلئیل سموٹریچ نے اعلان کیا ہے کہ اس نے وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کے سامنے چھ سرخ لکیریں رکھ دی ہیں جنہیں عبور کرنا اس کے نزدیک ناممکن ہے۔ یہ شرطیں نیتن یاہو کی امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے متوقع ملاقات سے قبل رکھی گئی ہیں جس میں ٹرمپ کی جانب سے غزہ میں جنگ بندی اور قیدیوں کے تبادلے کے حوالے سے پیش کردہ منصوبے پر بات ہونی ہے۔ امریکی صدر ٹرمپ آج پیر کی شام وائٹ ہاؤس میں نیتن یاہو سے ملاقات کریں گے جس میں وہ اپنا اکیس نکاتی منصوبہ زیر بحث لائیں گے۔ یہ منصوبہ انہوں نے گذشتہ منگل عرب اور اسلامی ممالک کے بعض رہنماؤں کے ساتھ اپنی ملاقاتوں میں پیش کیا تھا۔ منصوبے کا مقصد دو برس سے جاری غزہ پر مسلط کی گئی نسل کشی کو کسی نہ کسی معاہدے کے ذریعے ختم کرنا بتایا جا رہا ہے۔ سموٹریچ نے امریکی پلیٹ فارم "ایکس" پر اپنی پوسٹ میں دعویٰ کیا کہ پہلی شرط یہ ہے کہ حماس کو غزہ سے مکمل طور پر نکالا جائے اور اس کی زیر زمین و زمینی مزاحمتی ڈھانچے کو پوری طرح تباہ کیا جائے۔ اس نے مزید کہا کہ دوسری شرط یہ ہے کہ اسرائیلی فوج ہمیشہ غزہ کے اطراف موجود رہے گی، اس میں صلاح الدین محور (فلاڈیلفیا روٹ) بھی شامل ہے، اور فوج کو پورے غزہ میں بلا رکاوٹ کارروائی کا حق حاصل ہوگا۔ تیسری شرط کے مطابق فلسطینی اتھارٹی کو غزہ میں آج یا کل کبھی کوئی کردار نہیں دیا جائے گا، نہ براہ راست نہ بالواسطہ۔ چوتھی شرط میں اس نے ڈھٹائی کے ساتھ کہا کہ فلسطینی ریاست کا کوئی ذکر تک نہیں ہونا چاہیے کیونکہ یہ قابض اسرائیل کے وجود کے لیے خطرہ ہے۔ اس نے کہا کہ "فلسطینی ریاست کے تصور کو ہمیشہ کے لیے میز سے ہٹا دینا چاہیے"۔ حال ہی میں ستمبر کے دوران اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاسوں میں برطانیہ، کینیڈا، آسٹریلیا، پرتگال، لکسمبرگ، بیلجیم، انڈورا، فرانس، مالٹا، موناکو اور سان مارینو سمیت گیارہ ممالک نے فلسطین کو ریاست تسلیم کیا جس کے بعد فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے والے ممالک کی تعداد 193 میں سے 159 تک پہنچ گئی ہے۔

قابض اسرائیل کے نسلی تطہیر نے فلسطین میں مسیحی وجود مٹا دیا: چرچ کمیٹی

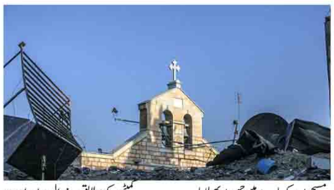

غزہ: فلسطین میں کلیساؤں کے امور کی اعلیٰ صدارتی کمیٹی نے کہا ہے کہ قابض اسرائیل نے فلسطین میں مسیحی وجود کو تباہ کر ڈالا ہے اور غزہ میں جاری نسل کشی کی جنگ کے دوران کلیساؤں اور ان کے اداروں پر بمباری کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔

یہ بیان کمیٹی کی جانب سے اتوار کو سماجی رابطے کی ویب سائٹ پر جاری کیا گیا جس کے ساتھ سنہ 2002ء میں غرب اردن پر حملے کے دوران بیت لحم کے چرچ آف نیٹوٹی کے سامنے کھڑے ایک اسرائیلی ٹینک کی تصویر بھی شامل تھی۔

یہ ردعمل بنجمن نیتن یاہو کے اقوام متحدہ میں جمعہ کے روز کیے گئے اس خطاب پر دیا گیا جس میں اس نے جھوٹا دعویٰ کیا تھا کہ اسرائیل مشرق وسطیٰ میں واحد ریاست ہے جو مسیحیوں کی حفاظت کرتی ہے۔ کمیٹی نے کہا کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں تقریباً خالی ہال کے سامنے جنگی مجرم اور بین الاقوامی فوجداری عدالت کو مطلوب بنجمن نیتن یاہو نے فلسطینی مسیحیوں کے بارے میں جھوٹ پھیلایا۔

کمیٹی نے واضح کیا کہ حقیقت یہ ہے کہ قابض اسرائیل کی نوآبادیاتی پالیسیوں، نسلی تطہیر، نسلی امتیاز کے نظام اور اجتماعی قتل عام نے فلسطین میں مسیحی وجود کو مٹا کر رکھ دیا ہے۔ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ نکبہ سے قبل فلسطین کی کل آبادی میں مسیحی فلسطینیوں کا تناسب 12.5 فیصد تھا لیکن آج تاریخی فلسطین میں صرف 1.2 فیصد اور سنہ 1967ء کے بعد کے مقبوضہ علاقوں میں صرف 1 فیصد رہ گئے ہیں۔

کمیٹی کے مطابق یہ زوال براہ راست قابض اسرائیل کی نسلی تطہیر، جبری ہجرت، زمینوں کی لوٹ مار اور منظم جبر کا نتیجہ ہے۔ مثال کے طور پر نکبہ کے دوران 90 ہزار مسیحی فلسطینیوں کو بے گھر کیا گیا اور قریب 30 کلیساؤں کو بند کر دیا گیا۔

کمیٹی نے یاد دلایا کہ سنہ 1948ء میں صہیونی دہشت گرد گروہ ہاگانا نے یروشلم کے سمیرامیس ہوٹل میں 25 مسیحی فلسطینیوں کو قتل کیا اور اسی سال قابض فوج نے ناصرہ کے قریب عیلبون گاؤں میں 12 مسیحیوں کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔

غزہ میں جاری نسل کشی کے دوران بھی قابض اسرائیل نے کلیساؤں کو نشانہ بنایا۔ قابض فوج نے یونانی آرتھوڈوکس چرچ آف سینٹ پورفیریس اور کیتھولک چرچ آف ہولی فیملی پر بمباری کی جس سے ان میں پناہ لینے والے معصوم مسیحی شہریوں کی اجتماعی شہادتیں ہوئیں۔ اسی طرح چرچ سے منسلک ادارے جیسے بپٹسٹ ہسپتال اور عرب آرتھوڈوکس ثقافتی و سماجی مرکز بھی قابض اسرائیل کی درندگی کا نشانہ بنے۔

مزید یہ کہ قابض فوج نے مسیحیوں کے گھروں پر حملے کیے جس کے باعث وہ پناہ کے لیے کلیساؤں کی طرف منتقل ہوئے لیکن چرچ بھی بمباری سے محفوظ نہ رہ سکے۔ کمیٹی نے تصدیق کی کہ غزہ پر قابض اسرائیل کی جنگ کے آغاز سے اب تک 44 فلسطینی مسیحی براہ راست بمباری یا بالواسطہ طور پر بھوک اور دوا کے فقدان جیسے شدید انسانی بحران کے باعث شہید ہو چکے ہیں۔

غزہ کا مستقبل: نیتن یاہو کی وائٹ ہاؤس آمد، ٹرمپ سے ملاقات متوقع

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ وائٹ ہاؤس میں اسرائیلی وزیر اعظم بن یامین نیتن یاہو کی میزبانی کریں گے، امریکی صدر نے امریکی اور اسرائیلی مخالفت کے خلاف متعدد مغربی رہنماؤں کی جانب سے فلسطینی ریاست کے قیام کو قبول کرنے کے بعد ایک معاہدے پر زور دیا ہے۔ جنوری میں ٹرمپ کے اقتدار میں واپس آنے کے بعد نیتن یاہو کے چوتھے دورے میں، دائیں بازو کے اسرائیلی رہنما اپنے ملک کے سب سے اہم تعلقات کو مضبوط بنانے کی کوشش کریں گے کیونکہ اسے غزہ میں نسل کشی کی جنگ کے تقریباً دو سال بعد بڑھتی ہوئی بین الاقوامی تنہائی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ نیتن یاہو وائٹ ہاؤس میں پرتپاک استقبال کی توقع کر سکتے ہیں۔

نیتن یاہو نے گزشتہ ہفتے برطانیہ، فرانس، کینیڈا، آسٹریلیا اور کئی دیگر ممالک کی جانب سے فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کے ▯شرمناک فیصلے※ کا سخت جواب دیا جو امریکہ کے اعلیٰ اتحادیوں کی جانب سے ایک بڑی سفارتی تبدیلی ہے۔

ان کا کہنا تھا کہ اسرائیل-فلسطین تنازع کے دو ریاستی حل کے امکان کو برقرار رکھنے اور اسرائیل کی جنگ کے خاتمے میں مدد کے لیے اس طرح کے اقدامات کی ضرورت ہے۔

ٹرمپ، جنہوں نے حماس کو بطور انعام کے طور پر تسلیم کرنے کے اقدامات پر تنقید کی تھی، نے اتوار کے روز رائٹرز کو بتایا کہ وہ فلسطینی علاقے میں جنگ کے خاتمے کے لئے ایک فریم ورک پر نیتن یاہو کی رضامندی حاصل کرنے کی امید کرتے ہیں۔

ٹرمپ نے نیتن یاہو کے عرفی نام کا استعمال کرتے ہوئے ایک ٹیلی فون انٹرویو میں کہا، "ہمیں بہت اچھا ردعمل مل رہا ہے کیونکہ بی بی بھی یہ معاہدہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہر کوئی معاہدہ کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے سعودی عرب، قطر، متحدہ عرب امارات، اردن اور مصر کے رہنماؤں کو ان کی مدد کا سہرا دیا اور کہا کہ اس معاہدے کا مقصد غزہ سے آگے مشرق وسطیٰ میں وسیع تر امن کی طرف جانا ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا غزہ میں امن کے لیے اب کوئی متفقہ معاہدہ ہو گیا ہے، تو ایک سینئر اسرائیلی عہدیدار نے کہا، "یہ بتانا قبل از وقت ہوگا۔" عہدیدار نے مزید کہا کہ نیتن یاہو پیر کو ٹرمپ سے ملاقات کے دوران اس تجویز پر اسرائیل کا جواب دیں گے۔

امن منصوبہ: نیتن یاہو کو یرغمالیوں کے اہل خانہ اور رائے عامہ کے جائزوں کے مطابق جنگ سے تنگ اسرائیلی عوام کی طرف سے بڑھتے ہوئے دباؤ کا سامنا ہے۔

گزشتہ ہفتے اقوام متحدہ کے اجلاس میں 21 نکاتی امن منصوبہ عرب اور مسلم ممالک میں تقسیم کیا گیا تھا۔ وائٹ ہاؤس کے ایک عہدیدار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ اس میں زندہ اور مردہ تمام یرغمالیوں کی رہائی، قطر پر مزید اسرائیلی حملے نہ کرنے اور اسرائیل اور فلسطینیوں کے مابین "پرامن بقائے باہمی کے لئے ایک نئی بات چیت" کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اسرائیل نے قطریوں کو ناراض کیا تھا اور 9 ستمبر کو دوحہ میں حماس کے عہدیداروں کے خلاف فضائی حملے پر ٹرمپ کی طرف سے تنقید کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ اسرائیل اور حماس کے درمیان خلیج کو ختم کرنے میں ناکامی کی وجہ سے امریکی حمایت یافتہ جنگ بندی کی پچھلی کوششیں ناکام ہو گئی ہیں اور نیتن یاہو نے جنگ جاری رکھنے کا عہد کیا ہے۔ وائٹ ہاؤس کا یہ اجلاس نیویارک میں عالمی رہنماؤں کے سالانہ اجلاس کے بعد ہو رہا ہے جس میں غزہ کی جنگ نے مرکزی حیثیت حاصل کی تھی اور اسرائیل اکثر اس کا ہدف تھا۔

اسرائیلی تاریخ کی سب سے زیادہ دائیں بازو کی حکومت بنیامین نیتن یاہو کی انتظامیہ نے فلسطینی ریاست کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ فلسطینی صحت کے حکام کے مطابق اسرائیلی فوج نے غزہ میں 65 ہزار سے زائد افراد کو ہلاک کر دیا ہے جس سے زیادہ تر علاقے کھنڈرات میں تبدیل ہو چکے ہیں جبکہ انسانی بحران مزید گہرا ہو گیا ہے اور بھوک پھیل رہی ہے۔ بین الاقوامی فوجداری عدالت نے غزہ جنگ میں جنگی جرائم کے الزام میں نیتن یاہو کے وارنٹ جاری کر دیے ہیں۔ اسرائیل عدالت کے دائرہ اختیار کو مسترد کرتا ہے اور جنگی جرائم کے ارتکاب سے انکار کرتا ہے۔ اگرچہ ٹرمپ اور نیتن یاہو زیادہ تر ہم آہنگی میں رہے ہیں اور امریکہ اسرائیل کو اسلحہ فراہم کرنے والا اہم ملک ہے، پیر کے روز ہونے والی بات چیت میں کشیدگی کا امکان ہے۔ نیتن یاہو کے کچھ سخت گیر وزراء نے کہا ہے کہ حکومت کو فلسطینی ریاست کی بڑھتی ہوئی منظوری کا جواب فلسطینی آزادی کی امیدوں کو ختم کرنے کے لیے مقبوضہ مغربی کنارے کے تمام یا کچھ حصوں کو ضم کر کے کرنا چاہیے۔

تاہم جمعرات کو ٹرمپ نے کہا تھا کہ وہ اسرائیل کو غزہ اور مقبوضہ مشرقی یروشلم کے ساتھ مقبوضہ مغربی کنارے پر قبضہ کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ مقبوضہ مغربی کنارے پر اسرائیلی الحاق سے تاریخی ابراہم معاہدے کو بے نقاب کیا جا سکتا ہے، جو ٹرمپ کی پہلی انتظامیہ کی ثالثی میں حاصل ہونے والی خارجہ پالیسی کا ایک دستخطی کارنامہ ہے جس میں کئی عرب ممالک نے اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات استوار کیے تھے۔

اٹلی اور بحرین کے سرمایہ کاری بڑھانے کے لیے مفاہمتی یادداشت پر دستخط، غزہ میں جنگ بندی کا مطالبہ

روم: اٹلی اور بحرین نے پیر کے روز ایک مفاہمتی یادداشت پر دستخط کیے ہیں۔ اس یادداشت پر

دستخطوں کا مقصد دونوں ملکوں کے درمیاں سرمایہ کاری کو بڑھا کر ایک ارب بیس کروڑ ڈالر تک لے جانا ہے۔ اس امر کا اعلان دونوں ملکوں کی طرف سے جاری کردہ مشترکہ بیان میں کیا گیا ہے۔ یہ اعلان روم میں دونوں ملکوں نے کیا ہے۔ جہاں اٹلی کی وزیر اعظم جارجیا میلونی اور بحرین کے ولی عہد سلمان بن حمد الخلیفہ کے درمیان پیر کے روز ملاقات ہوئی ہے۔ مفاہمتی یادداشت میں یہ اتفاق کیا گیا ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان معاشی تعلقات اور تجارت کو فروغ دیا جائے گا اور سرمایہ۔ کاری میں اضافہ کیا جائے گا۔ دونوں ملک باہمی شراکت داری بڑھاتے ہوئے سرمایہ کاری کو ایک ارب ہورو تک لے جائیں گے۔ نیز دونوں ملک دفاعی شعبے میں بھی تعاون بڑھائیں گے۔ اس اعلیٰ سطح کی ملاقات کے دوران دونوں ملکوں نے غزہ میں جنگ بندی کا بھی مطالبہ کیا ہے اور اسرائیلی قیدیوں کی رہائی کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ دونوں ملکوں کے اعلیٰ عہدے داروں نے مغربی کنارے میں کسی بھی طرح کی پرتشدد کارروائی کی مذمت کی ہے۔ نیز غزہ کی ناکہ بندی کھولتے ہوئے انسانی بنیادوں پر امداد کی ترسیل کو مکمل کھولنے پر بھی زور دیا ہے۔

ترکیہ کی طرف سے فلوٹیلا کے ساتھ شامل انسانی حقوق کارکنوں کے ریسکیو کے لیے کوششیں

انقرہ: ترکیہ نے فلوٹیلا کے ساتھ آنے والے انسانی حقوق کے لیے سرگرم کئی ملکوں کے کارکنوں کی کھلے سمندروں میں ریسکیو کوششیں شروع کر دی ہیں۔ یہ بات ترکیہ کے سرکاری خبر رساں ادارے ▯اناطولو※ نے رپورٹ کی ہے۔ بین الاقوامی صمود فلوٹیلا میں

پاکستان کے ایک اہم سیاسی رہنما سینیٹر مشتاق احمد خان اور سویڈن سے تعلق رکھنے والی انسانی حقوق کارکن گریٹا تھنبرگ بھی شامل ہیں۔ مجموعی طور پر 45 ملکوں سے سینکڑوں انسانی حقوق کارکن اس کاررواں کا حصہ ہیں جو کئی ہفتوں کے بعد غزہ کے قریب پہنچے۔ گریٹا تھنبرگ نے اس سے پہلے بھی غزہ کی اسرائیلی ناکہ بندی کے خلاف ایک اسی طرح کے فلوٹیلا کے ذریعے آواز بلند کرنے کی کوشش کی تھی۔ تاہم انہیں اسرائیلی حکام نے گرفتار کر کے جبری طور پر ▯ڈی پورٹ※ کر دیا تھا۔ صمود فلوٹیلا کے ساتھ آنے والے انسانی حقوق کارکن چاہتے ہیں کہ اسرائیل کی غزہ میں ناکہ بندی کر کے بھوک و قحط سے فلسطینیوں کو مارنے کی کوششوں کو روکا جائے اور اس کے خلاف عالمی سطح پر آواز بلند کی جائے۔ یاد رہے کہ اقوام متحدہ بھی کئی بار اس امر کے بارے میں انتباہ کر چکا ہے کہ غزہ میں بھوک و قحط کا راج ہے۔ ایک بیان میں فلوٹیلا کے منتظمین نے کہا ہم اس مشن کو عارضی طور پر روک رہے ہیں۔ کیونکہ ہمارے ایک جہاز کا انجن متاثر ہو گیا ہے اور وہ آگے بڑھنے کی پوزیشن میں نہیں رہا۔ ان کے مطابق اس جہاز کے تمام مسافروں کو محفوظ طریقے سے کشتیوں میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ جبکہ بعض کو ابھی دیگر جہازوں اور کشتیوں میں منتقل کیا جانا ہے۔ ※اناطولو※ کے مطابق ایک کشتی بین الاقوامی پانیوں کے درمیان ملی ہے۔ پیر کی صبح اس جہاز کو قبرص کے نزدیک یہ حادثہ پیش آیا۔ ہلال احمر بھی ان کارکنوں کو بچانے کے لیے کوششیں کر رہی ہے۔ سمتھ فر جہاز کو اس جہاز کی مدد کے لیے بھیجا گیا ہے۔ وہ جہاز کے کپتان ہیں انہوں نے ▯اناطولو※ کو بتایا ہے کہ یہ واقعہ تکنیکی غلطی کی وجہ سے ہوا ہے۔ سمتھ فر نے کہا کہ 12 افراد کو ریسکیو کیا گیا ہے اور انہیں دوسرے جہازوں میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

اسپین: اسرائیل کے لیے اسلحہ لے جانے والے امریکی جہازوں اور طیاروں کے گزرنے پر پابندی عائد

میڈریڈ: اسپین نے اعلان کیا ہے کہ وہ امریکی طیاروں یا جہازوں کو جو ہتھیار، گولہ بارود یا فوجی ساز و سامان لے کر اسرائیل جا رہے ہیں، روتا (صوبہ کیڈس) اور مورون ڈی لا فرونترا (صوبہ سیویلہ) کے اڈوں سے عبور کرنے کی اجازت نہیں دے گا۔ یہ بات ہسپانوی اخبار "ایل پاییس" نے بتائی۔ اخبار کے مطابق یہ پابندی ان جہازوں پر بھی لاگو ہوگی جن کی آخری منزل اسرائیل ہو، خواہ وہ دوران سفر اسپین کے اڈوں پر مختصر قیام کریں۔ اسپین کے حکام امریکی نقل و حمل کے طیاروں یا جہازوں کی تلاشی نہیں لیں گے، جس سے پینٹاگان کے لیے یہ ممکن ہو جائے گا کہ وہ جہازوں پر موجود سامان کی نوعیت کو مخفی رکھ سکے۔ اخبار نے اس حوالے سے بتایا کہ اتحادیوں کے درمیان تعلقات اعتماد پر مبنی ہوتے ہیں اور ایسی صورت حال میں اس اعتماد کو شدید نقصان پہنچ سکتا ہے۔ میڈرڈ نے غزہ کی پٹی میں موجود حالات کی وجہ سے تل ابیب کے خلاف سخت موقف اختیار کیا ہے۔ اس سے قبل اسپین کی کابینہ نے ایک فرمان کی منظوری دی تھی جس میں اسرائیل کو ہتھیاروں کی فروخت پر پابندی عائد کی گئی۔ اس تعلقات میں کشیدگی اکتوبر 2023 میں شروع ہوئی، جب اسپین کی حکومت نے حماس کے اسرائیل پر حملے کے بعد یورپی کمیشن کی فلسطینیوں کے لیے امداد معطل کرنے پر مخالفت اور عدم اطمینان کا اظہار کیا۔ اسی ماہ اسپین کی وزیر برائے سماجی حقوق ایونی بیلارا نے یورپی ممالک سے مطالبہ کیا کہ وہ غزہ میں انسانی صورت حال کے پیش نظر اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات منقطع کریں۔ مئی 2024 میں اسپین کی وزیر اعظم پیڈرو سانچیز کی حکومت نے فلسطینی ریاست کو تسلیم کیا۔ اس کے ایک ماہ بعد اسپین یورپی یونین کا پہلا رکن ملک بنا جس نے جنوبی افریقا کی جانب سے اسرائیل کے خلاف بین الاقوامی عدالت انصاف میں دائر کی گئی درخواست میں شمولیت اختیار کی۔ چند دن قبل اسپین کی عدلیہ نے غزہ میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی تحقیقات کا اعلان کیا تا کہ بین الاقوامی فوجداری عدالت کو شواہد فراہم کیے جا سکیں۔ تعلقات اس وقت مزید بگڑے جب سانچیز نے غزہ کی صورت حال کو نسل کشی قرار دیا، اور وہ پہلے یورپی رہنما بنے جنہوں نے یہ اصطلاح استعمال کی، جبکہ اسرائیل نے سختی سے انکار کیا کہ اس کی کارروائیاں نسل کشی کے زمرے میں نہیں آتی ہیں۔ اسپین کی حکومت نے اسرائیل کو ہتھیار برآمد کرنے پر پابندی عائد کر دی، جس میں 70 کروڑ یورو مالیت کے اسرائیلی ساختہ راکٹ لانچر خریدنے کا معاہدہ بھی منسوخ کیا گیا۔ مزید برآں، اسپین کی وزارت دفاع نے اسرائیلی کمپنی "رافائیل" سے 168 راکٹ لانچر اور 1680 ٹینک مخالف راکٹ خریدنے کا 75.28 کروڑ یورو مالیت کا معاہدہ بھی منسوخ کر دیا۔ یہ بات "ایل پاییس" اخبار نے حکومتی ذرائع کے حوالے سے بتائی۔ اسپین کی وزارت داخلہ نے بھی اسرائیلی کمپنی سے 68 لاکھ یورو مالیت کا گولہ بارود خریدنے کا معاہدہ منسوخ کر دیا، جس کے لیے بائیں بازو کی پارٹی "سومار" نے دباؤ ڈالا۔

غزہ میں خون کے ذخائر ختم ہونے کے قریب، بلڈ بینک بند ہونے کا خدشہ

غزہ: غزہ کی وزارت صحت نے آج پیر کو متنبہ کیا ہے کہ غزہ کے چند فعال ہسپتالوں میں بلڈ بینک مکمل طور پر بند ہونے کے قریب ہیں کیونکہ خون اور اس کے اجزاء کے ٹیسٹ اور منتقلی کے لیے درکار اہم لیبارٹری مواد کا شدید فقدان پیدا ہو گیا ہے۔ وزارت صحت نے اپنے بیان میں کہا کہ ہسپتالوں کے بلڈ بینک مسلسل قلت کے نتیجے میں مکمل بندش کے دہانے پر پہنچ چکے ہیں کیونکہ خون کے عطیات کے معائنے اور منتقلی کے لیے ضروری لیبارٹری ساز و سامان ختم ہو رہا ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ خون اور اس کے اجزاء کی ذخائر کی شدید قلت پیدا ہو گئی ہے جس کی وجہ سے زخمیوں کی فوری جان بچانے والی طبی مداخلتیں سخت متاثر ہو رہی ہیں۔ وزارت صحت بارہا خبردار کر چکی ہے کہ خون کے ذخائر میں یہ کمی فلسطینی مریضوں اور زخمیوں کی زندگیوں کے لیے جان لیوا خطرہ ہے، بالخصوص ان دنوں جب قابض اسرائیل کے وحشیانہ حملوں کے نتیجے میں روزانہ سیکڑوں فلسطینی شدید زخمی ہو رہے ہیں جنہیں فوری طور پر خون کی ضرورت ہوتی ہے۔ قابض اسرائیل کے مسلط کردہ قحط نے صورتحال کو مزید بگاڑ دیا ہے۔ غذائی قلت کے باعث فلسطینی عوام کے لیے خون کے عطیات دینا ممکن نہیں رہا جس کے بعد یہ واحد سماجی ذریعہ بھی ختم ہو گیا ہے۔ اسرائیلی محاصرے کی شدت نے ہر طرح کی انسانی ہمدردی کی راہیں مسدود کر دی ہیں۔ وزارت صحت نے یہ بھی بتایا کہ خون کے ذخائر کی شدید قلت کے ساتھ ساتھ غزہ کا پورا صحت کا شعبہ ادویات اور طبی ساز و سامان کی کمی کا شکار ہے۔ قابض اسرائیل نے مارچ سے سرحدی گذرگاہوں کو تقریباً مکمل طور پر بند رکھا ہے جس کے باعث امدادی اور طبی سامان داخل نہیں ہو پا رہا۔ واضح رہے کہ 7 اکتوبر سنہ 2023ء سے قابض اسرائیل نے امریکہ کی پشت پناہی کے ساتھ غزہ پر اجتماعی نسل کشی مسلط کر رکھی ہے جس میں قتل عام، قحط، تباہی اور جبری بے دخلی سب شامل ہیں۔ عالمی عدالتی فیصلوں اور بین الاقوامی مطالبات کو نظر انداز کرتے ہوئے قابض اسرائیل کی اس درندگی کے نتیجے میں اب تک 66168 فلسطینی شہید اور 168162 زخمی ہو چکے ہیں جبکہ قحط سے 442 فلسطینی شہید ہوئے جن میں 147 معصوم بچے شامل ہیں۔

ایران: اسرائیل کے لیے جاسوسی کے الزام میں ایک شخص کو پھانسی دے دی گئی

تہران: عدلیہ کے نیوز آؤٹ لیٹ میزان نے کہا ہے کہ ایران نے بہمن چوبیسل نامی ایک شخص کو پھانسی دے دی ہے جس پر اسرائیل کے لیے جاسوسی کرنے کا الزام ہے۔ میزان نے پیر کو کہا کہ چوبیسل نے "حساس ٹیلی مواصلات کے منصوبوں" پر کام کیا اور "الیکٹرانک آلات کی درآمد کے راستوں" کے بارے میں اطلاع دی۔ میزان نے کہا کہ مدعا علیہ کے تعاون کو راغب کرنے میں موساد کا بنیادی مقصد سرکاری اداروں کا ڈیٹا بیس حاصل کرنا اور ایرانی ڈیٹا سینٹرز میں خلاف ورزی پیدا کرنا تھا، جس کے ساتھ ساتھ اس نے الیکٹرانک آلات کی درآمد کے راستے کی تحقیقات سمیت دیگر ثانوی اہداف کا بھی تعاقب کیا۔ سپریم کورٹ نے ملزم کی اپیل مسترد کرتے ہوئے "زمین پر بدعنوانی" کے الزام میں سزائے موت کی توثیق کی تھی۔ اسرائیل کے ساتھ کئی دہائیوں سے جاری جنگ میں الجھے ہوئے ایران نے بہت سے ایسے افراد کو پھانسی دی ہے جن پر اسرائیل کی موساد انٹیلی جنس سروس کے ساتھ روابط رکھنے اور ملک میں اس کی کارروائیوں میں سہولت فراہم کرنے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ ایران اسرائیل تنازعہ جون میں اس وقت براہ راست جنگ میں بدل گیا جب اسرائیل نے ایران کے اندر مختلف اہداف پر حملہ کیا، جس میں ملک کے اندر موساد کمانڈوز کی تعیناتی پر انحصار کرنے والے حملوں کے ذریعے بھی شامل تھا۔ رواں سال اسرائیل کے لیے جاسوسی کے الزام میں سزا یافتہ ایرانیوں کی سزائے موت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے اور حالیہ ماہ میں کم از کم 10 افراد کو سزائے موت دی گئی ہے۔

الشفاء ہسپتال پر صہیونی محاصرہ اور رات کی بمباری، مریضوں کے لیے دہشت کا منظر

غزہ: غزہ شہر میں قابض اسرائیلی افواج نے الشفاء میڈیکل کمپلیکس کے اطراف رات کے وقت لگاتار حملے شروع کر رکھے ہیں۔ صہیونی فوج آتشیں بمباری اور بارودی گاڑیوں کے دھماکے استعمال کر کے ہسپتال کے اردگرد موت کا راج قائم کر رہی ہے جس سے مریض اور ان کے تیماردار شدید خوف و ہراس میں مبتلا ہیں۔ انہی حملوں کے ساتھ قابض اسرائیل کے ٹینک شمالی اور مشرقی سمتوں سے کمپلیکس کے قریب پہنچ رہے ہیں جس کے باعث درجنوں مریض علاج کی ضرورت کے باوجود فرار پر مجبور ہوئے۔

ان حملوں نے ہسپتال تک رسائی کو نہایت خطرناک بنا دیا ہے۔ بہت سی طبی کارروائیاں عملے کی کمی اور دواؤں و ضروری سامان کی قلت کے باعث روک دی گئی ہیں۔ ڈاکٹر انتہائی پیچیدہ آپریشنز ایسے حالات میں کرنے پر مجبور ہیں جہاں مکمل بے ہوشی تک میسر نہیں۔ یہ دلخراش مناظر ایک بار پھر اس حقیقت کو تازہ کرتے ہیں کہ قابض اسرائیل نے رفح سے شمالی بیت حانون تک ہسپتالوں کو محاصرے میں لے کر بارہا اجتماعی قتل عام کی وارداتیں کیں۔ آج غزہ کے باسی انہی جرائم کے نئے ابواب دیکھ رہے ہیں۔

ایک المیہ بار بار دہرایا جا رہا ہے: الشفاء میڈیکل کمپلیکس کے میڈیکل ڈائریکٹر ڈاکٹر حسن شاعر کا کہنا ہے کہ عملے کے کئی ارکان خوف اور شدید اضطراب کے باوجود ڈٹے ہوئے ہیں۔ ان کے ذہنوں میں وہ لمحے تازہ ہیں جب قابض اسرائیل نے اسی کمپلیکس کا محاصرہ کر کے ڈاکٹروں اور طبی عملے کو قتل اور گرفتار کیا تھا۔

انہوں نے مرکز برائے حقوق انسانی کو بتایا کہ زندگی بچانے والی ادویات اور طبی سامان فوری طور پر فراہم کرنا اشد ضروری ہے۔ ڈاکٹر شاعر کے مطابق کم از کم 100 مریض اس وقت نہایت کٹھن حالات میں علاج کروا رہے ہیں۔ یاد رہے کہ 18 مارچ سنہ 2024ء کو قابض اسرائیل نے الشفاء کمپلیکس پر شدید بمباری کر کے علاقے کے مکینوں کو جبری طور پر نکال دیا تھا، جس کے نتیجے میں سینکڑوں شہری شہید ہوئے اور عمارتیں و طبی آلات ملبے کا ڈھیر بن گئے۔

نظام صحت کا انہدام قریب ہے: قابض اسرائیل کا مقصد غزہ کی شہری زندگی کو مفلوج کر دینا ہے۔ وزارت صحت کے مطابق حالیہ حملوں نے مزید 4 ہسپتالوں کو بند کر دیا جس کے بعد 20 ہسپتال یا تو مکمل تباہ یا خالی کرا لیے گئے ہیں۔ صرف 7 ہسپتال باقی رہ گئے ہیں جو اپنی معمولی صلاحیت کے ساتھ آخری سانس لے رہے ہیں۔ مرکز برائے حقوق انسانی نے خبردار کیا ہے کہ قابض اسرائیل دانستہ طور پر پورے طبی نظام کو نیست و نابود کرنا چاہتا ہے تاکہ مہلک امراض میں مبتلا مریض موت کے منہ میں چلے جائیں اور لاکھوں شہری بنیادی علاج سے محروم ہو کر جبراً جنوبی غزہ کی طرف دھکیلے جائیں۔ غزہ میں باقی رہ جانے والے ہسپتال، بشمول الشفاء میڈیکل کمپلیکس، مستشف※ اصدقاء المریض، مجمع الصحابہ، ہسپتال اہلی معمدانی، ہسپتال الوفاء، ہسپتال الحلو اور السرایا ہسپتال شدید خطرے سے دوچار ہیں اور کسی بھی وقت مکمل طور پر بند ہو سکتے ہیں۔ ایندھن کے خاتمے اور ضروری سامان کی کمیابی نے پہلے ہی ان ہسپتالوں کے کئی اہم شعبے مفلوج کر دیے ہیں۔

غزہ کے 94 فیصد ہسپتال تباہ: بنیادی ادویات میں 52 فیصد اور ایک بار استعمال ہونے والے آلات میں 68 فیصد کمی واقع ہو گئی ہے۔ وزارت صحت کے مطابق خون کے بینکوں میں بھی شدید بحران ہے۔

عالمی ادارہ صحت نے تصدیق کی ہے کہ قابض اسرائیل کی مسلسل بمباری نے غزہ کے 94 فیصد ہسپتال تباہ کر دیے ہیں۔ جو ہسپتال جزوی طور پر کام کر رہے ہیں وہ بھی صہیونی حملوں سے بری طرح متاثر ہو کر صرف چند خدمات ہی فراہم کر پا رہے ہیں۔

گزشتہ ماہ کے دوران 16 طبی مراکز اور 11 بنیادی صحت مراکز کو بند کرنا پڑا۔ موجودہ ہسپتال روزانہ اوسطاً 80 اجتماعی زخمیوں کے کیس وصول کر رہے ہیں۔

مریض موت کے دہانے پر: انسانی المیہ مزید گہرا اس وقت ہوا جب ڈاکٹرز ود آؤٹ بارڈرز نے اعلان کیا کہ قابض اسرائیل کے محاصرے کے بعد ان کے دفاتر اور کلینکس بند کر دیے گئے ہیں اور وہ غزہ چھوڑ رہے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہزاروں مریض اپنی معمولی سی امید بھی کھو بیٹھے ہیں۔

تنظیم کے مطابق صرف گزشتہ ہفتے انہوں نے 3640 طبی مشورے دیے اور 1655 مریضوں کا علاج کیا، جن میں غذائی قلت کے شکار بچے، شدید زخمی، جھلسے ہوئے افراد اور حاملہ خواتین شامل تھیں۔

منظم جنگی جرائم: مرکز برائے حقوق انسانی نے دوٹوک کہا ہے کہ قابض اسرائیل کے ان اقدامات کو بین الاقوامی قانون کے مطابق جنگی جرائم کہا جائے گا۔ مریضوں کو علاج سے محروم کرنا، ہسپتالوں کو نشانہ بنانا، شہریوں سے خوراک و پانی چھیننا اور پورے معاشرے کو اجتماعی سزا دینا واضح طور پر جنیوا کنونشنز کی خلاف ورزی ہے۔

یہ اقدامات آرٹیکل 6 کے تحت کھلی نسل کشی کے زمرے میں آتے ہیں، کیونکہ شہریوں کو دانستہ اور منظم انداز میں صفحہ ہستی سے مٹانے کی پالیسی پر عمل ہو رہا ہے۔

مرکز نے زور دیا کہ عالمی برادری اگر واقعی انسانی زندگیوں کو بچانا چاہتی ہے تو فوری اور مستقل جنگ بندی، انسانی امداد کی بلا روک ٹوک ترسیل، ایندھن و ادویات کی فراہمی اور ہسپتالوں کے تحفظ کو یقینی بنائے۔ بصورت دیگر غزہ میں انسانی المیہ اس قدر سنگین ہو جائے گا جس کا خمیازہ لاکھوں شہری بھگتیں گے۔

مزید برآں، ہسپتالوں اور طبی عملے کو عالمی تحفظ فراہم کیا جائے، زخمیوں اور مریضوں کے لیے محفوظ راہداری کھولی جائے اور ایک آزادانہ بین الاقوامی تحقیقات کے ذریعے ان جرائم کو نسل کشی کے ناقابل تردید شواہد کے طور پر پیش کیا جائے۔

قابض اسرائیل کی بمباری سے غزہ کے سب سے بڑے ہسپتال کا طبی عملہ لاپتہ

غزہ: غزہ کی وزارت صحت نے اعلان کیا ہے کہ قابض اسرائیل کے ڈرون طیاروں کی بمباری کے بعد غزہ شہر میں واقع سب سے بڑے طبی مرکز، الشفاء میڈیکل کمپلیکس کے عملے سے رابطہ منقطع ہو گیا ہے۔

وزارت صحت نے اپنے بیان میں بتایا کہ قابض اسرائیل کے ڈرون سے کی گئی بمباری نے الشفاء ہسپتال کے گردونواح کو نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں ہسپتال تک کسی بھی مریض کا پہنچنا ناممکن ہو گیا ہے۔

بیان میں مزید کہا گیا کہ الشفاء ہسپتال کے اندر 12 نوزائیدہ بچے محصور ہیں جبکہ قابض فوج شعوری طور پر صحت کی سہولیات کو نشانہ بنا کر فلسطینی آبادی کو جبری طور پر بے گھر کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔

گزشتہ روز اتوار کو قابض اسرائیل کے جنگی طیاروں نے الشفاء کمپلیکس اور اس کے اطراف میں شدید بمباری کی تھی۔ اس علاقے کو "فائرنگ زون" کے طور پر جانا جاتا ہے جہاں ایک رہائشی ٹاور اور متعدد گھروں کو تباہ کیا گیا۔ یہ سب کچھ قابض اسرائیل کی اس پالیسی کا حصہ ہے جس کے تحت وہ غزہ شہر میں اجتماعی تباہی کی حکمت عملی پر عمل کر رہا ہے۔

اسی دوران قابض فوج کی ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں نے کئی محلوں میں پیش قدمی کی جس سے زمینی حملے کی شدت میں اضافہ ہوا۔ یہ پیش رفت وسطی اور جنوبی غزہ پٹی میں جاری فوجی کارروائیوں کے ساتھ ساتھ ہوئی جس کے دوران ایک ہی دن میں 90 سے زائد فلسطینی شہید کیے گئے۔

یہ پہلی مرتبہ نہیں کہ قابض اسرائیل نے اس بڑے ہسپتال کو نشانہ بنایا ہے۔ 18 مارچ سنہ 2024ء کو بھی قابض فوج نے شدید بمباری کے سائے میں مجمع الشفاء ہسپتال پر دھاوا بولا تھا اور آس پاس کے رہائشیوں کو جبری ہجرت پر مجبور کیا تھا۔ اس حملے میں سینکڑوں فلسطینی شہید ہوئے جبکہ ہسپتال کی عمارتوں اور طبی آلات کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا۔ اس سے قبل بھی قابض فوج دو ہفتوں تک ہسپتال کا محاصرہ کر چکی تھی۔

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق قابض اسرائیل اب تک 38 ہسپتالوں کو تباہ یا غیر فعال کر چکا ہے، 96 طبی مراکز کو نشانہ بنایا، 197 ایمبولینسوں کو تباہ یا ناکارہ کیا، 788 براہ راست حملے صحت کی سہولیات، طبی عملے اور سپلائی چین پر کیے اور دو ہزار 670 طبی اہلکار اپنی انسانی خدمات انجام دیتے ہوئے شہید ہو گئے۔

جنوبی شام میں قابض اسرائیلی فوجی افسر دھماکے میں شدید زخمی

دمشق: قابض اسرائیلی فوج نے اعلان کیا ہے کہ جنوبی شام میں ایک فوجی چوکی کے قریب دھماکے کے نتیجے میں اس کا ایک افسر شدید زخمی ہو گیا ہے۔ قابض فوج نے اس دھماکے کی وجوہات اور پس منظر کے بارے میں تفصیل دینے سے انکار کیا ہے۔

صہیونی ذرائع ابلاغ کے مطابق فوج یہ جانچ کر رہی ہے کہ آیا دھماکہ زمین میں پہلے سے نصب کسی پرانے بارودی سرنگ کے باعث ہوا یا اس کے پیچھے کوئی اور سبب ہے۔ فوج نے کہا ہے کہ وہ تمام امکانات کا جائزہ لے رہی ہے۔ یہ واقعہ ایسے وقت پیش آیا ہے جب قابض اسرائیل کی افواج جنوبی شام میں مسلسل دراندازیاں کر رہی ہیں۔ قابض فوج شامی قصبوں اور گھروں پر حملے کر رہی ہے، چھاپے مار رہی ہے، شہریوں کو گرفتار کر رہی ہے اور ان پر ظلم ڈھا رہی ہے جس کے نتیجے میں متعدد شامی شہری شہید اور زخمی ہو چکے ہیں۔ یاد رہے کہ 8 دسمبر سنہ 2024ء کو بشار الاسد کے نظام کے خاتمے کے بعد سے قابض اسرائیل کی افواج شام کی خودمختاری کو پامال کر رہی ہیں۔ وہ جنوبی شام میں مسلسل پیش قدمی، بمباری اور اپنی عسکری گرفت مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ شامی فوجی صلاحیتوں کو بھی نشانہ بنا رہی ہیں۔ اسی دوران قابض اسرائیل نے امریکہ کی ثالثی میں شام کے ساتھ براہِ راست بات چیت بھی کی ہے تاکہ ایک ایسے سکیورٹی معاہدے پر پہنچا جا سکے جس کا مقصد جنوبی شام کو غیر مسلح کرنا ہے۔ تاہم حالیہ دنوں میں چار مختلف ذرائع نے انکشاف کیا کہ دمشق اور قابض اسرائیل کے درمیان اس معاہدے کی کوششیں آخری لمحات میں اس وقت ناکام ہو گئیں جب قابض اسرائیل نے السویداء گورنری میں نام نہاد "انسانی راہداری" قائم کرنے کا مطالبہ کر ڈالا۔

صمود فلوٹیلا 'مرسی مطروح' پہنچ گیا

غزّہ: غزّہ کی طرف عازم سفر عالمی صمود امدادی بیڑا مصر کے بحیرہ روم ساحل پر مرسی مطروح کے شمال میں پہنچ گیا ہے۔

صمود فلوٹیلا کی، غزّہ محاصرہ توڑنے کے لئے قائم کی گئی، بین الاقوامی کمیٹی نے اتوار کو ایکس سے جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ فلوٹیلا چند گھنٹوں میں اسکندریہ کے شمالی پانیوں کی طرف روانہ ہو جائے گا۔

بیان میں کہا گیا ہے کہ "ہم، غزہ کے قریب پہنچ رہے ہیں اور صیہونیوں کی طرف سے کسی بھی وقت ہمارے خلاف جنگی جرم کا ارتکاب متوقع ہے"۔

عالمی صمود کمیٹی نے کہا ہے کہ "ہمارے مرکزی جہاز اوہیلا اور ل ان※ اس وقت غزہ سے صرف 678 کلومیٹر دور ہیں۔ توقع ہے کہ جہاز 3 سے 4 دن تک غزّہ پہنچ جائیں گے۔ حال ہی میں دو نئے جہازوں کی شرکت سے ہمارے امدادی بیڑے کے جہازوں کی تعداد 44 ہو گئی ہے"۔

مزید کہا گیا ہے کہ "صرف دو دن میں، بیڑا خطرناک علاقے میں داخل ہو جائے گا۔ ہمارا عزم مضبوط ہے، لیکن یہ وہ لمحہ ہے جب عالمی سطح پر آپ سب کا چوکس اور باہم متحد ہونا سب سے زیادہ ضروری ہے"۔

اس سے قبل، کمیٹی نے کہا تھا کہ "ہم صحافیوں اور طبی ماہرین پر مشتمل ایک کشتی کو، اسرائیل کے زیر محاصرہ، غزہ بھیجیں گے۔ یہ کشتی، یکم اکتوبر کو روانہ ہو گی اور 100 سے زائد بین الاقوامی میڈیا کارکنوں اور ڈاکٹروں کو غزہ پہنچائے گی۔

روک تھام: اسرائیل کے سرکاری نشریاتی ادارے کان کی خبر کے مطابق اسرائیل، صمود فلوٹیلا کو روکنے اور اسے قبضے میں لینے کی تیاری کر رہا ہے۔ توقع ہے کہ صمود چار دن میں یعنی یہودیوں کی مذہبی تعطیل "یوم کپور" کے موقع پر غزہ کے ساحل تک پہنچے گا۔

کان نشریاتی ادارے کے مطابق، اسرائیل کی بحری کمانڈو یونٹ شایتیت 13 نے حالیہ دنوں میں "سمندر میں جہازوں پر قبضے" کی مشقیں کی ہیں۔ یہ "مشقیں" جہاز کے عملے کو پہنچنے والے نقصان کو کم سے کم کرتے" کے لیے کی گئی ہیں۔ خبر میں مزید کہا گیا ہے کہ اسرائیل نے حال ہی میں بیڑے کے منتظمین سے رابطہ کیا اور انسانی امداد کو اشکلون پورٹ، یونانی زیر انتظام جنوبی قبرص یا پھر ویٹیکن کے ذریعے غزہ پہنچانے کی پیشکش کی ہے لیکن منتظمین نے انکار کر دیا ہے۔ یہ ایک ایسا قدم ہے جسے تل ابیب اشتعال انگیزی قرار دیتا ہے۔

اگر یہ کارروائی کی گئی تو متوقع اسرائیلی آپریشن ویسا ہی ہوگا جیسا کہ جون اور جولائی میں میڈیلین اور ہندالہ امدادی جہازوں کو روکنے کے لئے کیا گیا تھا۔

واضح رہے کہ صمود فلوٹیلا رواں مہینے کے آغاز میں، غزہ پر اسرائیلی محاصرہ توڑنے اور انسانی امداد، خاص طور پر طبی سامان، کی فراہمی کے لیے، روانہ ہوا تھا۔

اسرائیل نے 2 مارچ سے، غزہ کی گزرگاہوں کو مکمل طور پر بند کر رکھا ہے، خوراک اور امدادی قافلوں کو روک دیا اور علاقے میں غذائی قلّت کو قحط کی حد تک شدید کر دیا ہے۔ بحیثیت ایک قابض طاقت کے، اسرائیل غزہ کی طرف جانے والے جہازوں کو روکنے، جہازوں کو قبضے میں لینے اور کارکنوں کو ملک بدر کرنے کا ریکارڈ رکھتا ہے۔ ناقدین ان اقدامات کو بحری قزاقی قرار دیتے ہیں۔ اسرائیلی فوج اکتوبر 2023 سے تا حال غزہ میں، زیادہ تر عورتوں اور بچوں پر مشتمل، 000,66 سے زائد فلسطینیوں کو قتل کر چکی ہے۔ مسلسل بمباری نے علاقے کو ناقابل رہائش بنا دیا ہے اور بھوک اور بیماریوں کے پھیلاؤ کا سبب بن گئی ہے۔

امریکہ ایران کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا نہیں دیکھنا چاہتا: پزشکیان

تہران: ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے امریکہ پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ "اسلامی جمہوریہ ایران کو کبھی اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کے قابل نہیں بننے دے گا"۔

پزشکیان نے اتوار کو نشر ہونے والے فاکس نیوز کے انٹرویو میں اس بات کی تردید کی کہ ایران جوہری ہتھیار حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے، حالانکہ بین الاقوامی پابندیاں دوبارہ عائد کی گئی ہیں۔

انہوں نے کہا، "ہم نے کبھی بھی ایک پُرامن جوہری پروگرام کے علاوہ کچھ اور نہیں چاہا۔ جوہری ہتھیار یا کسی بھی قسم کے تباہ کن ہتھیاروں کے لیے ہمارے پاس کوئی جگہ نہیں ہے۔ ہم نے کبھی جوہری ہتھیار حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی اور نہ ہی کبھی کریں گے"۔

جب حالیہ حملوں کے بعد اسرائیلی انٹیلیجنس کی مداخلت کے بارے میں پوچھا گیا تو پزشکیان نے اسرائیل کو مورد الزام ٹھہرایا۔

انہوں نے کہا، "یہ ظاہر کرتا ہے کہ اسرائیل جارح ہے"، اور مزید کہا کہ تل ابیب کے حملے بین الاقوامی قوانین اور معاہدوں کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔

اسنیپ بیک

اتوار کو فرانس، جرمنی، اور برطانیہ نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 2231 کے تحت "اسنیپ بیک" میکانزم کا استعمال کیا، جس کے تحت اگر ایران اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں ناکام رہتا ہے تو 30 دن کے اندر پابندیاں بحال ہو جاتی ہیں۔

اس سال کے اوائل میں امریکہ اور اسرائیل کے ایران پر حملوں کے بعد، تہران نے اقوام متحدہ کے جوہری نگران ادارے کے ساتھ تعاون معطل کر دیا، یہ الزام لگاتے ہوئے کہ عالمی ایٹمی توانائی ایجنسی (IAEA) اس کے خلاف جانبدار رہی ہے۔

اس سال کے شروع میں امریکی فوجی حملوں نے ایران کی جوہری تنصیبات کو نشانہ بنایا، جبکہ ٹرمپ انتظامیہ کے حکام نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے افزودگی کے مقامات کو "مکمل طور پر تباہ" کر دیا ہے، حالانکہ ایران نے نقصان کی حد پر اختلاف کیا۔ اتوار کو ایک دہائی میں پہلی بار پابندیاں دوبارہ عائد کی گئیں جب تین ممالک نے تہران پر اس کی جوہری ذمہ داریوں کی خلاف ورزی کا الزام لگایا۔

یہ اقدامات تہران کے جوہری اور بیلسٹک میزائل پروگراموں سے متعلق معاملات پر پابندی عائد کرتے ہیں اور توقع کی جاتی ہے کہ اس کے ملک کی معیشت پر وسیع اثرات مرتب ہوں گے۔

غزہ کے ہسپتالوں پر 788 حملے، 361 طبی اہلکار قابض اسرائیلی زندانوں میں پابند سلاسل

غزہ: غزہ کے سرکاری دفتر برائے اطلاعات کے ڈائریکٹر اسماعیل ثوابتہ نے انکشاف کیا ہے کہ قابض اسرائیل صحت کے شعبے کو تباہ کرنے کے لیے منظم جنگی جرائم جاری رکھے ہوئے ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ 7 اکتوبر سنہ 2023ء سے شروع ہونے والی جارحیت کے بعد سے اب تک ہسپتالوں اور طبی عملے پر براہ راست حملوں کی تعداد 788 تک پہنچ چکی ہے۔ اسماعیل ثوابتہ نے بتایا کہ مغربی غزہ شہر میں الحلو ہسپتال پر صہیونی فوج نے دو گولے داغے جس کے نتیجے میں وہاں کا انٹرنیٹ مکمل طور پر بند ہو گیا اور ہسپتال کو دنیا سے کاٹ کر مریضوں کو طبی سہولتوں سے محروم کرنے کی دانستہ کوشش کی گئی۔

انہوں نے کہا کہ قابض اسرائیل غزہ میں باقی ماندہ صحت کی تنصیبات کو منظم انداز میں نشانہ بنا رہا ہے۔ ہسپتالوں اور طبی مراکز پر براہ راست حملے کیے جا رہے ہیں جو بین الاقوامی قانون کے تحت کھلے عام جنگی جرائم ہیں۔

اعداد و شمار کے مطابق اب تک قابض اسرائیل کے حملوں میں 1670 طبی اہلکار شہید ہو چکے ہیں اور 197 ایمبولینس گاڑیاں تباہ کر دی گئی ہیں جس سے زخمیوں کو فوری طور پر بچانے کی صلاحیت بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ سرکاری رپورٹ کے مطابق قابض اسرائیل اب تک 38 ہسپتالوں کو مکمل طور پر تباہ یا غیر فعال کر چکا ہے، 96 طبی مراکز کو نشانہ بنایا اور 197 ایمبولینسوں کو تباہ یا ناکارہ کر دیا ہے۔ اسماعیل ثوابتہ نے زور دے کر کہا کہ غزہ کے طبی ڈھانچے پر ہونے والے حملے شہری آبادی کو کچلنے اور بنیادی ڈھانچے کو مٹانے کی صہیونی پالیسی کا حصہ ہیں۔ انہوں نے عالمی برادری سے فوری مطالبہ کیا کہ ہسپتالوں اور طبی عملے کو تحفظ فراہم کیا جائے اور ضروری طبی ساز و سامان و ایمرجنسی امداد کی ترسیل کے لیے محفوظ راستے کھولے جائیں۔

غزہ کا صحت کا شعبہ مکمل انہدام کے دہانے پر ہے۔ صہیونی محاصرے نے دواؤں اور طبی آلات کے داخلے کو روک رکھا ہے، مریضوں اور زخمیوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے، آپریشن اور علاج ناممکن ہو چکے ہیں اور زیادہ تر ہسپتال کھنڈر بن چکے ہیں۔

اسی تناظر میں فلسطینی وزارت صحت نے اعلان کیا ہے کہ غزہ کے 361 طبی اہلکار قابض اسرائیل کی جیلوں میں جبری طور پر لاپتہ ہیں اور انسانی حقوق کی تنظیموں کو ان کے حالات جاننے کی اجازت نہیں دی جا رہی۔

وزارت صحت کے مطابق یہ اقدام اس بات کا ثبوت ہے کہ قابض اسرائیل دانستہ طور پر فلسطینی طبی اہلکاروں کو نشانہ بنا رہا ہے تاکہ غزہ کے عوام کو علاج و معالجہ سے محروم کیا جا سکے۔

یاد رہے کہ گزشتہ اگست میں قابض اسرائیل نے غزہ شہر پر وسیع فوجی حملہ شروع کیا جس کا مقصد پورے علاقے پر بتدریج قبضہ کرنا تھا۔ ستمبر میں صہیونی فوج نے "عربات جدعون 2" کے نام سے زمینی آپریشن شروع کیا جو اجتماعی قتل عام، جبری ہجرت اور بڑے پیمانے پر تباہی کی پالیسی پر مبنی تھا۔ اسی دوران الشفاء ہسپتال پر کئی بار دھاوے بولے گئے، اندرونی و بیرونی جھڑپیں ہوئیں اور فضائی حملوں نے اس کے اردگرد کی عمارتوں کو ملبے کا ڈھیر بنا دیا۔

مشی گن چرچ میں فائرنگ اور آتشزدگی سے ہلاکتوں کی تعداد 4 ہو گئی

مشی گن: امریکہ کی شمالی ریاست مشی گن میں ایک مورمن چرچ پر حملہ کرنے اور اسے نذرِ آتش کرنے والے مسلح شخص کے واقعے میں مزید دو لاشیں برآمد کی گئی ہیں، جس سے ہلاکتوں کی مجموعی تعداد چار ہو گئی ہے۔ گرینڈ بلینک پولیس کے چیف ولیم رینیے نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ "جلے ہوئے چرچ کے ملبے تلے سے مزید دو لاشیں برآمد ہوئی ہیں"۔ انہوں نے کہا، "اس طرح جانی نقصان چار ہو گیا ہے"۔ یہ واقعہ ڈیٹرائٹ سے تقریباً 80 کلومیٹر شمال میں واقع ایک چرچ میں پیش آیا۔ حکام کا کہنا ہے کہ عمارت میں آگ بھی لگی ہوئی تھی، لیکن یہ واضح نہیں ہو سکا کہ آگ کا تعلق فائرنگ سے تھا یا نہیں۔ پولیس نے تصدیق کی کہ عوام کو مزید کسی خطرے کا سامنا نہیں ہے، لیکن متاثرین کی تعداد یا ان کی حالت کے بارے میں تفصیلات جاری نہیں کی گئیں۔ ایمرجنسی عملہ جائے وقوعہ پر پہنچا اور تحقیقات جاری ہیں۔ چرچ آف جیزس کرائسٹ آف لیٹر ڈے سینٹس، جس کے رہنما گزشتہ رات 101 سال کی عمر میں انتقال کر گئے تھے، نے اتوار کے حملے کو تشدد کا المناک واقعہ قرار دیا۔ چرچ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا ہے کہ "عبادت گاہیں امن، دعا اور تعلق کے مراکز ہوتی ہیں۔ ہم تمام متاثرین کے لیے امن اور شفا کی دعا کرتے ہیں"۔ 1830 میں قائم ہونے والا مورمن چرچ خود کو ایک مسیحی ادارہ سمجھتا ہے، لیکن اس کے عقائد مورمن کی کتاب پر مبنی ہیں، جسے اس کے پیروکار بائبل کے مقابلے میں یسوع مسیح کے الفاظ کا مکمل ورژن قرار دیتے ہیں۔

قابض اسرائیل کی لبنان پر بمباری، ایک شہری شہید

بیروت: لبنان کے مشرقی صوبے بقاع کے علاقے البقاع الغربی میں قابض اسرائیل کے جنگی طیاروں کی بمباری سے ایک لبنانی شہری شام کو شہید ہو گیا۔ لبنانی سرکاری خبر رساں ادارے کے مطابق صہیونی ڈرون نے سحمر قصبے کی الشمیشہ نامی بستی پر حملہ کیا جس میں ایک عام شہری کی کھدائی کرنے والی مشین کو نشانہ بنایا گیا اور اس کا آپریٹر موقع پر ہی شہید ہو گیا۔

اس سے قبل آج دوپہر ایک اور اسرائیلی ڈرون نے بلد※ عیترون پر حملہ کیا تاہم وہاں کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ اسی طرح ایک اور ڈرون نے حومین الفوقا میں ایک گھر کو نشانہ بنایا۔ صہیونی جنگی طیارے اور ڈرون انتہائی نچلی پرواز کرتے ہوئے زفتا، المروانیہ، الغسانیہ، الکوثریہ، تفاحتا، الزہرانی اور دیگر کئی دیہات جیسے الغسانیہ، کوثریہ السیاد اور الخرطوم کے اوپر پرواز کرتے رہے۔ گذشتہ روز اتوار کو بھی قابض اسرائیل کی افواج نے لبنان کے جنوبی علاقے میں متعدد خلاف ورزیاں کیں اور "لبنان جنگ بندی" و فائر بندی معاہدے کی دھجیاں اڑا دیں۔ ان کارروائیوں میں شدید فضائی بمباری بھی شامل تھی۔ قابض اسرائیل مسلسل حزب اللہ کے ساتھ طے پانے والے فائر بندی معاہدے کو پامال کر رہا ہے اور جنوبی و مشرقی لبنان میں حملے جاری رکھے ہوئے ہے۔ صہیونی فوج جھوٹے دعوؤں کے تحت ہتھیاروں کے ذخائر، ڈھانچے اور حزب اللہ کے ارکان کو نشانہ بنانے کی آڑ میں لبنان کے عام شہریوں پر ظلم ڈھا رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ اب بھی پانچ ایسی پہاڑیاں اپنے قبضے میں رکھے ہوئے ہے جو اس نے گذشتہ جنگ کے دوران ہتھیائی تھیں۔ واضح رہے کہ اکتوبر سنہ 2023ء میں قابض اسرائیل نے لبنان پر جارحانہ حملے شروع کیے جو ستمبر سنہ 2024ء میں باقاعدہ ایک بڑی جنگ میں بدل گئے۔ اس جنگ میں چار ہزار سے زائد لبنانی شہری شہید اور سترہ ہزار سے زیادہ زخمی ہوئے۔ بالآخر نومبر سنہ 2024ء میں ایک فائر بندی معاہدہ طے پایا تھا۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

فلسطینی ریاست تسلیم کرنا صرف فریب

اسد مرزا

حالیہ عرصے میں فلسطینی ریاست کے بارے میں بحث ایک بار پھر زور پکڑ گئی ہے۔ بہت سے مغربی ممالک خاص طور پر یورپی یا سفید فام، نے فلسطین کو بطور ریاست تسلیم کر لیا ہے۔ برطانیہ نے تازہ ترین لہر کی قیادت کی ہے۔ وزیراعظم کیئر اسٹارمر کا کہنا ہے کہ ”مشرق وسطیٰ میں بڑھتی ہوئی ہولناکی کے پیش نظر، ہم امن اور دو ریاستی حل کے امکان کو زندہ رکھنے کے لیے کام کر رہے ہیں۔“ برطانیہ کے بعد کینیڈا، آسٹریلیا اور پرتگال کا نمبر آتا ہے۔ 22 ستمبر کو فرانس کے صدر ایمانوئل میکرون نے بھی اس کی پیروی کی، مالٹا، موناکو، لکسمبرگ اور سان مارینو نے بھی اسی طرح کے فیصلوں کا اعلان کیا۔ یہ اقدام مسئلہ فلسطین کے پرامن حل اور دو ریاستی حل کے نفاذ کے لیے اعلیٰ سطحی بین الاقوامی کانفرنس میں سامنے آیا، جس کی مشترکہ صدارت سعودی عرب اور فرانس نے امریکہ میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے موقع پر کی۔

مجموعی طور پر، اقوام متحدہ کے 193 رکن ممالک میں سے 153 - تقریباً 80% - اب فلسطین کو سرکاری طور پر تسلیم کرتے ہیں۔ دیگر ریاستوں نے جنہوں نے حال ہی میں اس طرح کی شناخت کا اعلان کیا ہے ان میں جنوبی افریقہ، برازیل، ارجنٹائن، چلی اور سویڈن کے ساتھ ساتھ بارباڈوس، جمیکا، ٹرینیڈاڈ اور ٹوباگو، آئرلینڈ، ناروے، اسپین، سلووینیا، آرمینیا اور میکسیکو کے نام بھی شامل ہیں۔

ہندوستانی موقف

اگر ہندوستان کے موقف کی بات کی جائے تو اس نے دہائیوں پہلے یعنی 1988 میں فلسطین کی ریاست کو تسلیم کر لیا تھا، اور وہ ایسا کرنے والے پہلے ممالک میں سے ایک بن گیا تھا۔ یہ وہی سال تھا جب فلسطین لبریشن آرگنائزیشن (PLO) کے چیئرمین یاسر عرفات نے الجزائر میں فلسطین کی آزادی کا اعلان کیا تھا۔ تاہم، ہندوستان کی موجودہ دائیں بازو کی حکومت کے تحت، ہندوستان کا ردِعمل حالیہ عرصے میں یا یوں کہیں کہ اسرائیل پر حماس کے حملے کے بعد سے زیادہ تر خاموش یا ذو معنی رہا ہے۔ اس کی ایک وجہ شاید یہ ہوسکتی ہے کہ موجودہ حکومت کے اسرائیل کے ساتھ تعلقات ہتھیاروں اور نگرانی کے آلات اور ٹیکنالوجی حاصل کرنے کے لیے بہت بڑھے ہیں۔

1988 میں درجنوں عرب، ایشیائی اور افریقی ریاستوں نے فوری طور پر فلسطینی ریاست کو تسلیم کر لیا تھا۔ جس کے بعد کئی سالوں میں ترقی پذیر دنیا کی طرف سے یعنی کہ گلوبل ساؤتھ کی طرف سے PLO کی پالیسیوں کی اور فلسطینیوں کی خودمختاری کی مانگ کی پیروی کی۔ اتفاق سے 1974 میں، ہندوستان پہلی غیرعرب ریاست تھی جس نے PLO کو فلسطینی عوام کا واحد اور جائز نمائندہ تسلیم کیا تھا۔ تو اب، عرفات کی طرف سے فلسطینی ریاست کے اعلان کے تین دہائیوں سے زیادہ عرصے بعد، مغربی دنیا نے اچانک فلسطین کو تسلیم کرنے کا فیصلہ کیوں کیا ہے؟ اور کیوں مغربی ممالک میں اس کو تسلیم کرنے کی ہوڑ سی لگ گئی ہے؟

اس کی ایک مذموم وضاحت ہوسکتی ہے: اپنے ضمیر کو تسکین دینا۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یورپی سامیت دشمنی، ہولوکاسٹ پر منتج ہوئی تھی، جس نے مشرق وسطیٰ میں موجودہ تنازعہ کے بیج بوئے تھے۔ 1948 کے اقوام متحدہ کے فیصلے میں برطانوی حکومت کے تحت فلسطین کو دو آزاد ریاستوں میں تقسیم کرنے کی تجویز پیش کی گئی تھی، ایک یہودی اور ایک عرب۔ اس کو عربوں نے چیلنج کیا تھا۔ آج، بہت سے فلسطینی اس بات پر متفق ہوں گے کہ یہ ایک تباہ کن غلطی تھی۔ بعد میں تین بڑی عرب-اسرائیل جنگیں، اسرائیل اور پی ایل او کے درمیان مذاکرات کے کئی دور، اور بعد میں اسلام پسند گروپس-جن میں سب سے اہم حماس ہے- اور لامتناہی مذاکرات، متعدد امن کانفرنسیں، دو فلسطینی بغاوتوں اور نقل مکانی یعنی کے نکبہ، اور اس کے درمیان راہ استوار کرنے والے اوسلو معاہدے نے فلسطینیوں کو اپنی ریاست کے قیام کے قریب کہیں بھی نہیں آنے دیا۔

اس وقت بعض عرب ممالک اور خارجی امور کے ماہرین کا یہ ماننا تھا کہ اگر آپ فلسطین کو بطور ریاست تسلیم کرتے ہیں یا دو ریاستی حل کی بات کرتے ہیں تو دونوں صورتوں میں آپ اسرائیل کو تسلیم کر رہے ہیں، بطور ایک آزاد ملک کے۔ اگر ہم تاریخ کا جائزہ لیں تو یہ واضح ہوجائے گا کہ یہ برطانیہ ہی تھا جس نے اسرائیل کی ریاست کے قیام میں فیصلہ کن کردار ادا کیا تھا۔ اس کے علاوہ فرانس نے اسرائیل کے ابتدائی سالوں میں اسے مسلح کیا اور اسے جوہری ہتھیار بنانے میں مدد کی۔ جب 14 مئی 1948 کو فلسطین میں اسرائیل کی ریاست کا اعلان کیا گیا تو امریکہ نے اسے صرف 11 منٹ میں تسلیم کر لیا تھا۔

> **ندائے حق**
>
> ”حالیہ عرصے میں اقوام متحدہ کے 80 ویں اجلاس کے موقع پر لاتعداد مغربی ممالک نے فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ کیا یہ اقدام واقعی میں مسئلہ فلسطین کو حل کرنے کی کوشش کا کوئی نیا طریقہ ہے یا صرف اپنے ضمیر اور عوام کی آواز کو مطمئن کرنے کا حربہ۔“

اگر ہم تاریخ میں تھوڑا اور پیچھے جائیں تو یہ واضح ہوجائے گا کہ 1917 میں اس وقت کے برطانوی وزیر خارجہ آرتھر بالفور نے بالفور ڈیکلیریشن جاری کیا تھا اور ایک خفیہ خط میں برطانوی سرمایہ دار لارڈ راتس چائلڈ جو کہ حقیقت میں ایک یہودی ہیں اور جنھوں نے اسرائیل کے قیام میں نمایاں کردار ادا کیا تھا سیاسی اور مالی دونوں طور پر ان کو بالفور نے یقین دلایا تھا کہ برطانیہ یہودی عوام کے لیے ایک نئے ملک کو قائم کرنے کے لیے اپنا حتی الامکان کردار ادا کرے گا۔

یہ ایک ایسے وقت میں ہو رہا تھا جب پہلی جنگ عظیم کے بعد برطانیہ نے وسطی ایشیا میں ترک حکومت کے علاقوں کو اپنے زیرانتظام لے لیا تھا۔ لیکن اس دوران میں بھی جو پاسپورٹ یا روپے جاری کیے جاتے تھے اس پر لفظ ’حکومتِ فلسطین‘ لکھا جاتا تھا۔ یعنی کہ سیاسی طور پر کسی ملک کو نہیں بلکہ ایک علاقے کو فلسطینی ملک تسلیم کیا جاتا تھا۔ جس میں فلسطینی، یہودی اور عیسائی تینوں آباد تھے۔ گو کہ جس میں مسلمان اکثریت میں تھے۔

تو اگر منطقی طور پر دیکھا جائے تو برطانیہ نے فلسطینی علاقے کو کسی ملک کا درجہ دینے کے بجائے اسے اپنی ملکیت سمجھ کر وہاں پر اسرائیل کے قیام کے لیے پوری کوششیں کیں۔ اب کچھ سیاسی اور سفارتی مبصرین کی دلیل ہے کہ آپ نے فلسطینی علاقے میں زبردستی ایک نیا ملک قائم کرکے اسے تسلیم کرنا شروع کر دیا۔ اور جو آبادی وہاں موجود تھی اسے بطور نئے ملک تسلیم نہیں کیا گیا یعنی اب جو فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کا نیا سلسلہ شروع ہوا ہے تو وہ اپنے ضمیر کی آواز کو تسکین دینے اور تاریخی غلطی کو ٹھیک کرنے کا عمل بھی ہوسکتا ہے۔

اس موجودہ عمل کو بہت سے لوگوں نے اس طرح بھی سمجھا ہے کہ ان ممالک نے بڑی مسلم کمیونٹیز کے وجود کی وجہ سے فلسطین کو اس طرح کی نئی پہچان دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس میں بھی تھوڑی بہت سچائی ہے۔ اس کے باوجود، فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے والے تمام ممالک ان کے مسلم ووٹروں سے مشروط نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر ناروے۔ جہاں بہت سے لوگوں نے غزہ پر اسرائیلی جنگ اور مغربی کنارے میں آبادکاری کی توسیع کو روکنے کے لیے اسرائیل کے خلاف دیگر تعزیری اقدامات کے ساتھ اپنی پہچان کو جوڑا ہے۔ اس کے ساتھ ہی برطانیہ نے اسرائیل کی دفاعی برآمدات کو روک دیا ہے اور انتہائی دائیں بازو کے اسرائیلی وزراء Ben Gvir Itamar اور Bezalel Smotrich کے برطانیہ آنے پر پابندی لگا دی ہے۔ جرمنی اور اسپین نے اسرائیل پر ہتھیاروں کی مکمل پابندی کا اعلان کیا ہے، جب کہ ناروے کا خودمختار دولت فنڈ – جو کہ دنیا کا سب سے بڑا فنڈ ہے – اس نے غزہ جنگ کے معاملے پر متعدد اسرائیلی کمپنیوں سے اپنی سرمایہ کاری منقطع کر لی ہے۔ اسرائیل کے یورپ کے ساتھ قریبی تعلقات کے باعث، یہ دباؤ کے حربے اسرائیلی حکومت کے لیے مذاکرات پر دوبارہ غور کرنے کا سبب بن سکتے ہیں۔ اسرائیل کے قریبی عرب اتحادی متحدہ عرب امارات نے حال ہی میں اسرائیلی حکومت اور دفاعی کمپنیوں پر نومبر میں ہونے والے دبئی ایئرشو میں اسرائیل کی شمولیت پر پابندی عائد کر دی ہے۔ اس سے پہلے سال کے شروع میں پیرس ایئرشو میں بھی یہی عمل دیکھنے میں آیا تھا۔

مجموعی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ ہم ایک نئے دور سے گزر رہے ہیں، جس میں کہ زیادہ تر فلسطینی اور عرب دو ریاستی حل پر یقین رکھتے ہیں، جس کا واضح مطلب ہے اسرائیل کی ریاست کو تسلیم کرنا، اور 80 سال سے جاری تنازعہ، افراتفری اور نفرت کا خاتمہ۔ یہ ایک اہم ہدف ہے اور اسے آسانی سے حاصل نہیں کیا جاسکے گا۔

(مضمون نگار سینئر سیاسی تجزیہ نگار اور میڈیا کینسلٹنٹ ہیں، ماضی میں وہ بی بی سی اردو سروس اور خلیج ٹائمز دبئی سے بھی وابستہ رہ چکے ہیں۔ رابطہ کیلئے: (www.asadmirza

بھارت کو سیاحتی مقام کے طور پر ترقی دینے کی پہل

رتیش اگروال

بھارت کی مالا مال ثقافت، روحانی ورثہ، قدرتی خوبصورتی اور تاریخی اہمیت اسے دنیا بھر کے سیاحوں کے لیے خوابوں کی منزل بناتی ہیں۔ مگر صرف موجودہ مودی حکومت کے دور میں اس شعبے کو نہ صرف معیشت کے لیے ایک کلیدی محرک کے طور پر بلکہ سماجی طور طریقے اور صلاحیت کی طاقت کے آلۂ کار کے طور پر بھی، وہ اہمیت ملی ہے، جس کا یہ حقدار تھا۔ وزیراعظم مودی نے گجرات کے وزیراعلیٰ کے طور پر اپنی مدت کار کے دوران ہی اس صلاحیت کو پہچان لیا تھا۔ بھارت میں سیاحت اب محض تفریح تک محدود نہیں رہی؛ یہ روزگار، قومی فخر اور بھارت کو عالمی نقشے پر نمایاں کرنے کا ذریعہ بھی بن چکی ہے۔

گزشتہ دہائی میں بھارت میں نقل وحمل کے بنیادی ڈھانچے میں زبردست توسیع دیکھی گئی ہے۔ شاہراہوں، ریلوے اور ہوابازی کے نیٹ ورکس اب ان علاقوں تک پہنچ چکے ہیں جو پہلے ناقابل رسائی تھے۔ سودیش درشن (موضوعاتی سیاحت) اور پرشاد (یاتراؤں کے مقامات کا احیا اور روحانی فروغ کی مہم) جیسی اسکیموں نے قدیم مذہبی اور ثقافتی راستوں کو دوبارہ بحال کیا اور چھوٹے شہروں اور دیہی علاقوں میں روزگار کے مواقع پیدا کیے۔ گزشتہ دہائی میں تعمیر ہونے والی ہر شاہراہ، ہوائی اڈے اور یاترا کی راہداری محض ڈھانچہ جاتی نہیں، بلکہ بھارت کے ورثے کا ایک پل ہے۔

مودی کے وژن نے ”انکریڈیبل انڈیا 2.0“ کو نئی جلا بخشی، جس میں روحانیت، صحت وتندرستی، ایڈونچر اور کاروباری سیاحت پر زور دیا گیا ہے۔ خصوصی سرکٹس جیسے بدھ سرکٹ، رامائن سرکٹ، وارانسی میں کاشی وشوناتھ کوریڈور اور گجرات میں اسٹیچو آف یونٹی لاکھوں سیاحوں کو متوجہ کرنے والے نمایاں منصوبے ہیں۔ کیدارناتھ، جو کبھی آفت زدہ تھا 2024 میں 16 لاکھ سے زائد یاتریوں کو خوش آمدید کہنے کے لیے دوبارہ ابھر کر سامنے آیا، جب کہ ایک دہائی قبل یہاں صرف 40,000 یاتری آتے تھے۔ اجین، مہاکال کے شہر کے طور پر دوبارہ بحال ہوا، اور 2024 میں یہاں 7.32 کروڑ یاتری آئے۔ کاشی میں 11 کروڑ یاتریوں کی آمد ہوئی، جبکہ بودھ گیا اور سارناتھ میں 2023 میں 30 لاکھ سے زائد یاتری آئے۔ رام للا کی پران پرتیشٹھا کے صرف چھ ماہ بعد، 11 کروڑ سے زائد عقیدت مند آئے۔ دنیا کے سب سے بڑے روحانی اجتماع مہاکمبھ 2025 میں 65 کروڑ سے زائد عقیدت مندوں نے شرکت کی۔ کیدارناتھ کی بحالی، کاشی کی تبدیلی اور ایودھیا کی نئی شکل یہ ظاہر کرتی ہے کہ کس طرح عقیدت اور انفراسٹرکچر مل کر سفر کے تجربے کو ایک نئی تعریف عطا کر سکتے ہیں۔

ڈیجیٹل انڈیا اور اسمارٹ سٹیز پر مخصوص توجہ نے انفراسٹرکچر اور رسائی کو مزید بہتر بنایا ہے۔ جدید ہوائی اڈے، اپ گریڈ شدہ ہائی ویز، بہتر ریل رابطے اور بلا رکاوٹ ڈیجیٹل بکنگ نظام نے سفر کو زیادہ آسان اور قابل بھروسہ بنایا ہے۔ ڈیجیٹل ایپس، کثیر زبانوں والی ہیلپ لائنز اور آخری میل کنیکٹوٹی بظاہر چھوٹے اقدامات لگ سکتے ہیں، مگر مجموعی طور پر انہوں نے بھارت کو دنیا کے سب سے زیادہ سیاح دوست مقامات میں سے ایک بنا دیا ہے۔

ہمہ وقت، آسان ویزا ضوابط اور وسعت شدہ ای ویزا پالیسی نے غیرملکی سیاحوں کی آمد میں نمایاں طور پر اضافہ کیا ہے۔ حکومت نے ماحولیاتی سیاحت، صحت وتندرستی کی سیاحت اور ایڈونچر کھیلوں کو بھی فروغ دیا ہے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ بھارتی سیاحت کا مستقبل — ترقی کے ساتھ پائیداری، انفراسٹرکچر کے ساتھ ورثہ اور جدیدیت کے ساتھ روایت — کے توازن پر مبنی ہو۔

بھارت کی جانب سے اعلیٰ سطحی عالمی تقریبات جیسے جی 20 سمٹ کی میزبانی نے نہ صرف مہمان نوازی بلکہ ثقافتی گہرائی کو بھی اجاگر کیا۔ ایسے مواقع نے بھارت کو نہ صرف ایک جدید معیشت بلکہ ایک لازوال تہذیب کے طور پر بھی پیش کیا، جس سے بین الاقوامی توجہ مبذول ہوئی اور زیادہ غیرملکی سیاحوں کو راغب کرنے میں مدد ملی۔

پالیسی سے بالاتر، اس پیشرفت میں مودی جی کے بھارتی ثقافت اور مقامات کے لیے ذاتی عزم کا پہلو نمایاں طور پر شامل ہے۔ یوگا کو دنیا بھر میں مقبول بنانے سے لے کر کیدارناتھ میں ننگے پاؤں چلنے اور انڈومان و نکوبار جزائر میں غوطہ لگانے تک، انہوں نے بھارت کو دنیا کے سامنے صرف تقاریر کے ذریعے نہیں بلکہ عملی تجربات کے ذریعے دوبارہ متعارف کرایا۔ اس طرح، وہ خود ثقافتی سفیر بن گئے اور یہ بات واضح کی کہ برانڈ انڈیا صرف بورڈ رومز یا پالیسی دستاویز میں نہیں بنایا جا رہا بلکہ وارانسی کے گھاٹوں، ہمالیہ کے بلند پہاڑوں اور کیرالہ کے ساحلوں پر بھی بنایا جا رہا ہے۔

مودی صرف سیاحت کی حمایت نہیں کرتے، بلکہ وہ اسے عملی طور پر مجسم کرتے ہیں۔ سوشل میڈیا پر بھارتی مقامات کو اکثر دکھانا، تقاریر میں مقامی تہواروں اور روایات کا حوالہ دینا اور بھارتیوں کو ”پہلے بھارت کو جانیں“ کی دعوت دینا، ملک کے اندر سیاحت پر فخر پیدا کر رہا ہے۔ حتیٰ کہ سرکاری دوروں پر ان کا لباس — چاہے ناگا شال، ہماچلی ٹوپی، یا تمل ویشٹی ہو — علاقائی شناخت اور روایات کا احترام کرتا ہے، اور تنوع میں اتحاد کی علامت ہے۔

بطور قومی رہنما اور عالمی لیڈر، مودی بھارت کی سافٹ پاور، ثقافت اور روحانیت کی اہمیت کو پہچانتے ہیں۔ اقوام متحدہ، عالمی اقتصادی فورم اور جی 20 سمٹ میں ان کے خطاب میں اکثر بھارت کے ورثے کو فخر کے ساتھ اجاگر کیا جاتا ہے۔ یوگا اور آیوروید کے لیے ان کی عالمی کوشش نے بھارت کو مکمل صحت و تندرستی کے مرکز کے طور پر قائم کیا ہے۔ آج ملک بھر میں ریٹریٹ پروگرام 120 سے زائد ممالک سے آنے والے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر رہے ہیں، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ قدیم طور طریقے کس طرح دنیا بھر میں جدید طرز زندگی کو تشکیل دے رہے ہیں۔

مودی کی قیادت میں سیاحت، روزگار، ترقی اور ثقافتی تبادلے کے ایک طاقتور محرک کے طور پر ابھری ہے۔ بھارت میں 2024 میں 294.76 کروڑ گھریلو سیاحتی سفر ریکارڈ کیے گئے — جو پچھلے سال کے مقابلے میں 17.36 فیصد کا اضافہ ہے۔ جیسے جیسے یہ شعبہ ترقی کر رہا ہے، بھارت نہ صرف اپنے ماضی کا جشن منا رہا ہے بلکہ ایک ایسا مستقبل بھی تعمیر کر رہا ہے جہاں ہر خطے کو عالمی نقشے پر اپنی الگ حیثیت حاصل ہو۔ ہر ریاست، شہر اور گاؤں کے پاس اب اپنی کہانی سنانے کا موقع ہے — اور مودی جی کی قیادت میں، یہ کہانیاں دنیا تک پہنچ رہی ہیں۔

ایسے رہنما کے ساتھ جو ”برانڈ انڈیا“ کی طاقت پر یقین رکھتے ہیں، بھارتی سیاحت کا مستقبل مضبوط، متحرک اور پائیدار ہے۔

(جناب رتیش اگروال، پریزم ہاسپٹیلٹی چین کے بانی اور سی ای او ہیں۔ اس مضمون میں بیان کردہ آراء اور خیالات ذاتی ہیں۔)

●●●

بہار کی سیاست: ایک پیچیدہ اور منفرد سیاسی منظرنامہ

شمس آغاز

بہار کی سیاست ہندوستانی جمہوریت کا ایک منفرد اور دلچسپ نمونہ ہے، جہاں مختلف سماجی، مذہبی اور علاقائی عناصر ایک دوسرے سے جڑ کر انتخابی نتائج پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ ریاست کی سیاسی فضا کو ذات پات پر مبنی ووٹنگ پیٹرن، قیادت کی شخصیت، ترقیاتی وعدے اور قومی سطح پر بننے والے بیانیے متعین کرتے ہیں۔ ذات پات کا عنصر، خاص طور پر یادو، کوئری، دلت اور برہمن برادریوں کی سیاسی وابستگی، آج بھی انتخابی نتائج میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ مذہبی شناخت، بالخصوص مسلم ووٹ بینک، مختلف جماعتوں کی حکمت عملی میں مرکزی اہمیت رکھتی ہے۔ حالیہ برسوں میں ”سیکولر بمقابلہ کیمونل“ کا بیانیہ بہار کی سیاست میں غالب رہا ہے۔ آر جے ڈی، کانگریس اور بائیں بازو کی جماعتیں خود کو سیکولر قوتوں کے طور پر پیش کرتی ہیں، جبکہ بی جے پی اور اس کے اتحادیوں کو ہندوتوا نظریے سے جوڑا جاتا ہے۔ اس بیانیے نے ووٹر کے ذہن پر گہرا اثر ڈالا ہے، خاص طور پر نوجوان اور شہری طبقے پر۔ تاہم، اس کے ساتھ ساتھ نئی سیاسی صف بندیاں، علاقائی جماعتوں کا ابھار، اور عوامی سطح پر روزگار، تعلیم، مہنگائی اور بنیادی سہولیات جیسے مسائل بھی انتخابی نتائج پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ بہار کی سیاست اب صرف روایتی بنیادوں پر نہیں، بلکہ ایک پیچیدہ اور بدلتے ہوئے سماجی تانے بانے کے تحت تشکیل پا رہی ہے۔ اب جب کہ ریاست میں اگلے اسمبلی انتخابات کی تیاریاں زور پکڑ رہی ہیں، دو نئی سیاسی طاقتیں انڈیا گٹھ بندھن، بالخصوص آر جے ڈی اور کانگریس کے لیے ایک سنجیدہ چیلنج بن کر ابھر رہی ہیں۔ یہ پرشانت کشور کی جماعت ”جن سوراج“ اور اسدالدین اویسی کی آل انڈیا مجلس اتحادالمسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) ہے۔ اگرچہ دونوں جماعتوں کی بنیاد مختلف ہے، لیکن ان کے اثرات ایک مشترکہ پہلو رکھتے ہیں، یعنی سیکولر ووٹ کا بٹوارا۔ اس تقسیم کا براہ راست فائدہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور این ڈی اے کو پہنچ سکتا ہے۔

بہار کے گزشتہ دو اسمبلی انتخابات، یعنی 2015 اور 2020، اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ معمولی ووٹ شیئر میں تبدیلی بھی اقتدار کے توازن کو بدل سکتی ہے۔ 2015 میں آر جے ڈی، جے ڈی یو اور کانگریس پر مشتمل مہاگٹھ بندھن نے واضح اکثریت حاصل کی تھی۔ آر جے ڈی کو 80 نشستیں اور 18.4 فیصد ووٹ ملے، جے ڈی یو کو 71 نشستیں اور 16.8 فیصد ووٹ، جبکہ کانگریس نے 27 نشستوں پر کامیابی حاصل کی اور 6.7 فیصد ووٹ حاصل کیے۔ بی جے پی کو اس وقت 53 نشستیں اور 24.4 فیصد ووٹ ملے تھے، جبکہ اس کی اتحادی جماعتوں ایل جے پی اور آر ایل ایس پی کو بالترتیب 2.8 اور 2.6 فیصد ووٹ ملے۔ مجموعی طور پر مہاگٹھ بندھن نے 41.9 فیصد ووٹ شیئر کے ساتھ واضح برتری حاصل کی۔

تاہم 2020 کا انتخابی منظرنامہ یکسر مختلف تھا۔ جے ڈی یو اس بار بی جے پی کے ساتھ این ڈی اے کا حصہ بن چکی تھی، جس کے باعث انتخابی توازن بدل گیا۔ بی جے پی کو 74 نشستیں اور 19.5 فیصد ووٹ ملے، جے ڈی یو کو 43 نشستیں اور 15.4 فیصد ووٹ حاصل ہوئے۔ ایل جے پی اگرچہ صرف ایک نشست جیت پائی، لیکن اس نے 5.6 فیصد ووٹ حاصل کر کے کئی حلقوں میں مہاگٹھ بندھن کو نقصان پہنچایا۔ دوسری طرف آر جے ڈی نے سب سے بڑی پارٹی کے طور پر 75 نشستیں جیتیں اور 23.1 فیصد ووٹ حاصل کیے، جبکہ کانگریس کو 19 نشستیں اور 9.5 فیصد ووٹ ملے۔ بائیں بازو کی جماعتوں نے 16 نشستیں جیت کر مہاگٹھ بندھن کو مزید مضبوط کیا، لیکن مجموعی طور پر مہاگٹھ بندھن کا ووٹ شیئر 37 فیصد رہا، جبکہ این ڈی اے کو 37.3 فیصد ووٹ ملے۔ یعنی صرف 0.3 فیصد کا معمولی فرق این ڈی اے کو حکومت سازی کی دہلیز تک لے گیا۔

ان اعداد وشمار سے یہ بات بخوبی سمجھی جا سکتی ہے کہ بہار کی سیاست میں صرف ایک یا دو فیصد ووٹ کا ادل بدل حکومت سازی کی پوری تصویر کو بدل کر رکھ دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پرشانت کشور اور اویسی کی جماعتوں کی سرگرمیاں مہاگٹھ بندھن کے لیے ایک سنجیدہ چیلنج ہیں۔ پرشانت کشور نے اپنی سیاسی مہم کو ”جن سوراج“ کے نعرے کے ساتھ شروع کیا ہے، جس کا دعویٰ ہے کہ امیدواروں کا انتخاب گاؤں گاؤں جا کر عوامی مشورے سے کیا جائے گا۔ وہ خود کو ذات پات اور مذہبی سیاست سے الگ، ایک نئی قسم کی عوامی سیاست کے علمبردار کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔ لیکن بہار جیسے معاشرے میں، جہاں ووٹ دینے کا فیصلہ اکثر ذات، برادری اور مذہب کی بنیاد پر ہوتا ہے، وہاں ایسی جماعتوں کو ابتدا میں وہی ووٹ ملتے ہیں جو بی جے پی کے مخالف یعنی سیکولر ووٹرز کے مانے جاتے ہیں۔ اگر جن سوراج کو 5 سے 7 فیصد ووٹ بھی حاصل ہوجاتے ہیں تو یہ زیادہ تر وہ ووٹ ہوں گے جو مہاگٹھ بندھن کو ملنے تھے، اور یوں بی جے پی کو راست فائدہ پہنچے گا۔

دوسری طرف اے آئی ایم آئی ایم کا کردار بھی غیر معمولی ہے۔ 2020 میں اویسی کی پارٹی نے سیمانچل کے خطے میں پانچ نشستیں جیت کر سب کو حیران کر دیا تھا۔ سیمانچل میں مسلم آبادی کا تناسب زیادہ ہے اور یہاں کے مسائل دیگر علاقوں سے مختلف ہیں۔ اویسی نے ان مسائل کو اجاگر کیا اور مسلم ووٹرز میں اپنے لیے ایک جگہ بنائی۔ اگرچہ بعد میں ان کے کچھ کامیاب امیدوار آر جے ڈی میں شامل ہوگئے، لیکن اس کامیابی نے یہ ثابت کر دیا کہ اے آئی ایم آئی ایم بہار کی سیاست میں مسلم ووٹ پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اگر آئندہ انتخابات میں اے آئی ایم آئی ایم دوبارہ سیمانچل اور دیگر مسلم اکثریتی علاقوں میں سرگرم ہو گئی، تو آر جے ڈی اور کانگریس کو مسلم ووٹوں کے حوالے سے سخت نقصان ہوسکتا ہے، کیونکہ یہی ووٹ مہاگٹھ بندھن کا بنیادی سہارا رہے ہیں۔

تیجسوی یادو نے ماضی میں بھی واضح طور پر اے آئی ایم آئی ایم کو مہاگٹھ بندھن میں شامل کرنے سے انکار کیا تھا۔ ان کے مطابق اویسی کی جماعت سیکولر ووٹ کو تقسیم کرتی ہے، اور بالآخر اس کا فائدہ بی جے پی کو ہوتا ہے۔ یہ بات 2020 کے انتخابی نتائج سے بھی ثابت ہوئی، جہاں سیمانچل کی بعض نشستوں پر اے آئی ایم آئی ایم کے امیدواروں نے اتنے ووٹ حاصل کیے کہ اگر وہ ووٹ آر جے ڈی یا کانگریس کو ملتے، تو گٹھ بندھن وہاں جیت سکتا تھا۔ تیجسوی یادو کی حکمتِ عملی کا واضح مقصد مسلم ووٹ کو متحد رکھنا ہے اور کسی بھی دوسری سیکولر یا مذہبی جماعت کو اس حلقے میں داخل ہونے سے روکنا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ بہار کے آئندہ انتخابات میں یہ تمام عوامل کس طرح اثر انداز ہوں گے۔ اگر پرشانت کشور کی جن سوراج 5 سے 10 فیصد ووٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے، اور اے آئی ایم آئی ایم سیمانچل میں اپنی سابقہ کارکردگی دہرانے میں کامیاب رہتی ہے، تو مہاگٹھ بندھن کے لیے راہیں مشکل ہو جائیں گی۔ فی الحال مہاگٹھ بندھن کی سب سے بڑی امید یہ ہے کہ اس کے ووٹرز میں بی جے پی مخالف جذبات بدستور مضبوط ہیں، اور اگر یہ جذبات برقرار رہے تو ووٹ تقسیم ہونے کے بجائے ایک ہی خیمے میں جانے کا امکان ہے۔ لیکن اگر مہاگٹھ بندھن اندرونی اختلافات، قیادت کی کمزوری یا ٹکٹوں کی غلط تقسیم جیسی خامیوں کا شکار ہوتا ہے، تو نئی جماعتوں کے لیے راستہ کھل سکتا ہے۔ ایسے میں سب سے زیادہ فائدے کی پوزیشن میں بی جے پی نظر آتی ہے، جس کا ووٹ بینک پچھلے کئی انتخابات سے خاصا مستحکم ہے۔ 2015 میں شکست کے باوجود بی جے پی کو سب سے زیادہ 24.4 فیصد ووٹ ملے تھے، اور 2020 میں 19.5 فیصد ووٹ لے کر اس نے سب سے بڑی کامیابی حاصل کی۔ اس لیے اگر سیکولر ووٹ بینک تقسیم ہوتا ہے، تو یہ بی جے پی کے لیے ایک سازگار موقع بن سکتا ہے، نہ کہ نقصان دہ۔

ان تمام پہلوؤں کو دیکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ بہار کا آئندہ انتخاب ممکنہ طور پر ایک مثلثی مقابلے کی شکل اختیار کر سکتا ہے، جہاں ایک طرف بی جے پی اور اس کے اتحادیوں پر مشتمل این ڈی اے، دوسری طرف مہاگٹھ بندھن، اور تیسری جانب نئی جماعتیں جیسے جن سوراج اور اے آئی ایم آئی ایم ہوں گی۔ تاہم، ان دونوں نئی جماعتوں کا اثر بنیادی طور پر سیکولر ووٹروں پر پڑے گا، جس سے براہ راست نقصان مہاگٹھ بندھن کو پہنچ سکتا ہے۔ اگر تیجسوی یادو اے آئی ایم آئی ایم کو ساتھ شامل نہ کرنے کی پالیسی پر قائم رہتے ہیں اور پرشانت کشور اپنی عوامی مہم کے ذریعے قابلِ ذکر ووٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں، تو یہ انتخاب بہار کی سیاست میں ایک نئے سیاسی توازن کی بنیاد رکھ سکتا ہے۔

روزنامہ
صحافت

تحریک بمقابلہ سازش

لیہہ میں ایک احتجاج کے دوران پرتشدد مشتعل ہونے کے بعد، جس میں پولیس کی فائرنگ میں چار افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے، مقامی موسمیاتی کارکن سونم ونگچک کو گرفتار کر کے لداخ سے ملک بدر کر دیا گیا ہے۔ اس کارروائی کو کسی سازش کے امکان کے پیش نظر احتیاطی اقدام کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ تاہم سوال یہ ہے کہ اگر اس احتجاج کی بنیاد پہلے سے تیار کی جا رہی تھی تو حکومت نے اسے فوری طور پر حل کرنے اور اس کے حل کی طرف قدم اٹھانا کیوں ضروری نہیں سمجھا؟ سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ وہاں کے لوگوں کو اپنے مطالبات کے لیے دباؤ ڈالنے کے لیے احتجاج کیوں شروع کرنا پڑا، صرف صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا اور افراتفری کا ماحول پیدا ہوگیا۔ اگرچہ ایسے حالات میں حکومتی اقدام کسی حد تک ضروری سمجھا جا سکتا ہے، لیکن کیا لیہہ میں مظاہرین کے مطالبات کے پس منظر پر غور کرنا اور انہیں پورا کرنا کیوں ضروری ہے؟ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ لیہہ کے مظاہرین کے بنیادی مطالبات وہی تھے جو کئی سال پہلے ان سے کیے گئے تھے۔ یہ تحریک مرکزی زیرانتظام علاقہ لداخ کو مکمل ریاست کا درجہ دینے اور آئین کے چھٹے شیڈول کے تحت تحفظ کے مطالبے کے ساتھ شروع ہوئی تھی۔ تاہم، حکومت کی مسلسل تاخیر اور اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ بات چیت میں لاتعلقی نے ایک بنیاد پیدا کی جس میں مقامی نوجوانوں میں بڑھتی ہوئی بے روزگاری جیسے مسائل شامل ہوگئے۔ تاہم اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ایک ایسی صورت حال پیدا ہو رہی تھی جہاں مظاہرین اور کچھ بددیانت عناصر میں بدامنی کا خطرہ تھا۔ بات چیت کو ترجیح دینے اور مقامی آبادی کو اعتماد میں لینے سے صورتحال کو سنبھالنے میں مدد مل سکتی تھی۔ تاہم اس سمت میں کوئی پہل نہیں کی گئی۔ اس کا اندازہ اس حقیقت سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ بڑے پیمانے پر تشدد جمہوری تحریک کے متوازی ہوا، اس کے باوجود مقامی انٹیلی جنس نظام بے خبر رہا۔ غور طلب ہے کہ چین کی سرحد پر واقع لداخ کو انتہائی حساس علاقہ سمجھا جاتا ہے اور وہاں ہر ممکنہ صورتحال کا جائزہ لینا اور ضروری اقدامات کرنا حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ لداخ اپنی سیاحتی کشش اور پرامن اور ثقافتی ورثے کے لیے جانا جاتا ہے۔ تاہم، مقامی مطالبات کی بنیاد پر اٹھائے گئے مسائل سے غفلت اور لاتعلقی کے نتیجے میں جاری احتجاج کے درمیان انارکی اور تشدد پھیل رہا ہے۔ اب لیہہ میں مظاہرین کے بارے میں طرح طرح کے خدشات اور شکوک وشبہات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ تاہم اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ حکومت نے ابھی تک اس معاملے کی تحقیقات ضروری نہیں سمجھی ہے۔ موسمیاتی کارکن سونم وانگچک کی نیشنل سیکیورٹی ایکٹ کے تحت گرفتاری کے حوالے سے ان پر الزام لگایا جا رہا ہے کہ وہ پاکستان سے روابط رکھتے ہیں، جب کہ ان کے حامیوں کا کہنا ہے کہ وہ گاندھیائی انداز میں احتجاج کر رہے تھے اور پولیس کی کارروائی نے صورتحال کو مزید خراب کر دیا۔ سوال یہ ہے کہ اگر سونم وانگچوک کے پاکستان سے روابط تھے تو انٹیلی جنس ایجنسیوں نے اس کا پتہ کیوں نہیں لگایا؟ معاملہ کچھ بھی ہو، اگر حکومت اب بھی مقامی آبادی کے جائز مطالبات کے تئیں ایمانداری کا مظاہرہ کرے تو کسی سازش کو عملی جامہ پہنانا ممکن نہیں رہے گا۔

دریاباد اور اس کی عظمت رفتہ

محمد مدثر دریابادی

ہندوستان میں ایسی بے شمار بستیاں ہیں جو اپنے علمی، ادبی نقوش، تاریخی و تہذیبی اثرات کی وجہ سے آج بھی عزت و احترام کی نظروں سے دیکھی جاتی ہیں، ان کی قدر و منزلت ایک تاریخی حقیقت کے طور پر تسلیم شدہ ہے، ان میں ایک قدیم اور معروف بستی دریاباد بھی ہے جو ضلع بارہ بنکی اتر پردیش میں ہے جس کے وجود میں تاریخ کی گہرائیاں اور ادب کی بلندیاں یکجا نظر آتی ہیں جس کی گراں قدر علمی، ادبی خدمات، علم و ادب، فکر و فن کا بیش قیمت سرمایہ ہیں اور وہاں کی عظیم شخصیات کے علم و ہنر اور کمال فن کا بین ثبوت ہیں۔

دریاباد کی بنیاد پندرھویں صدی میں دریا خاں کے ہاتھوں رکھی گئی اس کا پرانا نام درداوادتھا دور اکبری میں اسے دریاباد کے نام شہرت حاصل ہوئی، غازی الدین حیدر کے زمانہ تک اس کو پرانے نام سے یاد کیا جاتا تھا لیکن نصیر الدین حیدر کے زمانہ میں پرانا نام یکسر متروک ہوگیا اور دریاباد عام طور پر رائج ہوگیا اور آج تک یہی نام چل رہا ہے۔

یہ بستی بہت قدیم ہے، یہ کبھی بہت ترقی یافتہ اور خوشحال اور ہر طرح کی سہولیات کی حامل بستی تھی، اس کی خوشحالی و ترقی کا سب سے زیادہ روشن باب نواب آصف الدولہ کا عہد ہے کیونکہ کہا جاتا ہے کہ نواب آصف الدولہ ہر ہفتہ لکھنؤ سے فیض آباد اپنی والدہ سے ملاقات کے لیے جاتے تھے تو راستہ میں دریاباد میں قیام کرتے تھے چنانچہ ان کے قیام سے یہ بستی عظمت و بلندی کے منازل طے کرنے لگی اور اس کے لیے ہر طرح کی سہولیات و وسائل و ذرائع کی فراہمی کا راستہ ہموار ہوتا گیا اور ترقی کی راہیں نکلتی رہیں پھر جب نواب کا دارالحکومت فیض آباد سے لکھنؤ منتقل ہوا تو اس وقت تک دریاباد سیاسی اعتبار سے بھی ایک مرکزی مقام بن چکا تھا اور اس کو بادشاہوں کی عنایت حاصل ہو چکی تھی چنانچہ جابجا مہمان خانے، سرائیں، بازار، منڈیاں اور کارواں سرائیں آباد ہوئیں تہذیب نے یہاں ڈیرے ڈالے اور علم و فن نے پرورش پائی۔

1856 میں جب واجد علی شاہ سلطنت سے کنارہ کش ہو کر کلکتہ میں سکونت پذیر ہو گئے تو دریاباد کو باقاعدہ ضلع اور صدر مقام کا درجہ دیا گیا اور یہاں سرکاری خزانہ محفوظ کیا گیا اور ایک انگریز پلٹن تعینات کی گئی لیکن دریاباد کی یہ حیثیت اور ترقی زیادہ دنوں برقرار نہ رہ سکی اور بالآخر 1859 کو نواب گنج صدر مقام اور بارہ بنکی کو ضلع بنا دیا گیا اس طرح دریاباد کی ترقی کی کھلی ہوئی راہ بند ہوگئی چنانچہ اس کاروائی سے دریاباد نہ صرف سیاسی لحاظ سے پسماندگی کا شکار ہوا بلکہ تہذیبی اعتبار سے بھی اس پر گہرا اثر پڑا اور پھر ترقی کی راہ سے کٹتا ہی چلا گیا لیکن خدا کی قدرت کہ اس نے اس سرزمین میں ایسی شخصیات کا پیدا ہونا مقدر فرمایا تھا جن کے عظیم علمی، ادبی کارناموں نے اس سرزمین کو محض ایک مقام اور بستی نہیں بلکہ علم و ادب کا مرکز اور دین و شریعت کی خانقاہ بنا دیا یہاں کی خاک سے ایسے افراد ظاہر ہوئے جو آسمان علم و ادب پر تابندہ و درخشندہ ستاروں کی مانند اپنی روشنی سے پورے عالم کو منور کر گئے ان میں سرفہرست حضرت مولانا عبدالماجد دریابادیؒ کی ذات بابرکت ہے، مولانا کی شخصیت ایک جامع ترین شخصیت تھی وہ ایک صاحب طرز ادیب، انشاء پرداز، بلند پایہ مفکر فلسفی اور مفسر قرآن تھے ان کی ہمہ جہت شخصیت کو نہ صرف برصغیر بلکہ یورپ تک نے تسلیم کیا، ان کے علم و ادب، فضل و کمال اور ان کی غیر معمولی صلاحیتوں نے علمی، ادبی میدان میں سرزمین دریاباد کو ایک ممتاز ترین حیثیت عطا کر دی اور اطراف عالم میں دریاباد کو شہرت و مقبولیت کا ایک بلند مقام حاصل ہوگیا، ان کا اسلوب بیان، انداز تحریر، فکر کی گہرائی اور روحانی بصیرت دریاباد کے تشخص کا استعارہ بن گئی۔

معارف علی گڑھ 1924 سے معلوم ہوتا ہے کہ دریاباد کی خدمات محض ہندوستان تک محدود نہ تھیں بلکہ بیرون ہندوستان بھی ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اور ان کی شہرت یورپ تک تھی، یہ ایسا قابل فخر کارنامہ ہے جو بسا اوقات کسی بڑے شہر میں بمشکل رونما ہوتا ہے اس کو دریاباد کی خوش قسمتی کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ یہ اعزاز دریاباد کو حاصل ہوا جو اہل دریاباد کے لیے شکر گزاری کا باعث ہے۔

دریاباد کی ترقی کسی زمانہ میں قابل ذکر و لائق فخر تھی کہ اس میں آٹھ پختہ سرائیں، چار دھرم شالے، پانچ منڈیاں، سات بازار، پچاس محلے، چونتیس پھاٹک قائم تھے، آپ تصور کریں کہ اس وقت اس کی رونق کیسی رہی ہوگی، آج اگر چہ ان میں دو بازار بیس کے قریب محلے کسی نہ کسی صورت میں باقی ہیں مگر ماضی کی وہ چہل پہل، وہ رونق، وہ تہذیبی جاذبیت اب صرف یادوں کی شمع میں روشن ہے۔

آج کے دریاباد کو جب ہم دیکھتے ہیں تو وہ ایک خاموش، بے رونق اور معمولی سا قصبہ نظر آتا ہے لیکن وہ اپنے دامن میں نہ جانے کتنی تاریخی صداقتوں کو چھپائے ہوئے ہے، اس کی فضاؤں میں ماضی کی گونج اور علم و ادب کی مہک آج بھی محسوس کی جاسکتی ہے، یہاں کے پرانے مکان، شکستہ در و دیوار، بوسیدہ کتب خانے اور گلیاں سب ماضی کی عظمت کی گواہی دیتی نظر آتی ہیں، یہ بستی آج کے مادی دور میں خواہ کتنی ہی پست اور بے حیثیت کیوں نہ ہو چکی ہو، علمی، ادبی، تاریخی اور روحانی اعتبار سے اس کا مقام آج بھی بلند ہے۔

لالچ اور پیسہ: بچوں کی تربیت کا زہر

ڈاکٹر ریاض عباس عابدی (راس نوگانوی)
8899592110

ہم سب کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش یہی ہوتی ہے کہ ہمارے بچے نیک، بااخلاق اور کامیاب ہوں۔ یہ خواب صرف والدین ہی نہیں دیکھتے بلکہ دادا، دادی، نانا، نانی اور ہر قریبی عزیز کے دل میں یہی آرزو پنپتی ہے۔ مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ بعض اوقات محبت کے نام پر ہم وہی غلطی کر بیٹھتے ہیں جو آنے والے وقت میں بچوں کی شخصیت کو کھوکھلا کر دیتی ہے۔

اکثر گھروں میں یہ منظر دکھائی دیتا ہے کہ ننھے بچے اپنی معصومیت میں کھیل کود اور شرارتوں میں مصروف ہوتے ہیں اور بڑے ان کی توجہ حاصل کرنے یا انہیں قابو میں رکھنے کے لیے پیسوں یا انعامات کا سہارا لیتے ہیں۔ کبھی کہا جاتا ہے: "یہ کام کر دو تو اتنے روپے ملیں گے"، کبھی یہ جملہ سننے کو ملتا ہے: "یہ سبق یاد کر لو تو انعام ملے گا"، اور کبھی عبادت جیسا پاکیزہ عمل بھی انعام کے لالچ کے ساتھ مشروط کر دیا جاتا ہے: "نماز پڑھو تو جیب خرچ بڑھا دوں گا۔"

یہ اندازِ تربیت بظاہر محبت اور حوصلہ افزائی معلوم ہوتا ہے، مگر حقیقت میں یہ بچوں کی سوچ میں ایک غلط بنیاد ڈال دیتا ہے۔ بچہ یہ سمجھنے لگتا ہے کہ ہر اچھا عمل صرف اسی وقت کرنے کے قابل ہے جب اس کے بدلے میں کوئی مادی فائدہ ملے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نیکی، عبادت، علم اور خدمت جیسے اعلیٰ اعمال کا مقصد رضائے الٰہی یا ذاتی اخلاقی ترقی نہیں رہتا بلکہ صرف "انعام حاصل کرنا" بن جاتا ہے۔

پیسہ محبت کا نعم البدل نہیں

ایسی تربیت کا سب سے پہلا نقصان یہ ہوتا ہے کہ بچے کی نیت صاف نہیں رہتی۔ وہ نماز پڑھتا ہے تو اللہ کی خوشنودی کے لیے نہیں بلکہ پیسے یا انعام کے لیے، وہ پڑھائی کرتا ہے تو علم حاصل کرنے کے شوق سے نہیں بلکہ بس کسی مادی لالچ کے تحت۔ یہ سوچ رفتہ رفتہ شخصیت کو کمزور کرتی ہے اور انسان کو خود غرض بناتی ہے۔

دوسری خرابی یہ ہے کہ بچہ عادتاً ہر بات میں "بدلے" کی توقع رکھنے لگتا ہے۔ اگر کسی دن انعام نہ دیا جائے تو وہ جھنجھلاہٹ، غصے اور ضد کا مظاہرہ کرتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جیسے جیسے وہ بڑا ہوتا ہے، اس کی توقعات بھی بڑھتی جاتی ہیں اور محبت و اخلاق کی اصل روح اس کی زندگی سے نکل جاتی ہے۔

میرا مشاہدہ بھی یہی بتاتا ہے کہ اگر بچہ چھوٹی عمر سے ہی نوٹوں کا عادی بنا دیا جائے، تو بڑے ہو کر وہ ذمے داری سے بھاگنے والا، فضول خرچ اور مادہ پرست انسان بن جاتا ہے۔ اس کی نظر میں خدمت، نیکی اور تعاون کی کوئی اہمیت باقی نہیں رہتی، بلکہ وہ صرف اس وقت قدم بڑھاتا ہے جب اس کے بدلے میں کچھ ملنے کی امید ہو۔

ماہرینِ نفسیات کے مطابق بھی اگر بچے کو کم عمری میں بلا وجہ پیسہ دیا جائے تو وہ محنت، صبر اور قناعت کے بجائے آسان راستہ اختیار کرنے لگتا ہے۔ "جرنل آف چائلڈ سائیکالوجی" میں شائع ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق ایسے بچے بڑی عمر میں بھی ذمے داری سے جی چرانے والے، زیادہ خرچ کرنے والے اور مادہ پرستی کے شکار ہوتے ہیں۔

میں نے ایسے نوجوان دیکھے ہیں جو چھوٹے چھوٹے کام کے لیے بھی پیسہ مانگتے ہیں، کیونکہ انہیں بچپن میں یہی سکھایا گیا تھا۔ وہ یہ نہیں جانتے کہ نیکی دل کے سکون کے لیے بھی کی جاتی ہے، تعاون محبت کے لیے بھی ہوتا ہے، اور محنت عزت کمانے کے لیے بھی۔

اسلام اور ہماری تہذیب ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ نیکی، عبادت اور خدمت کو صرف اللہ کی رضا اور اپنے کردار کی تعمیر کے لیے انجام دینا چاہیے۔ بچوں کو شروع سے یہ سمجھانا ضروری ہے کہ علم ※ نماز، روزہ، سچائی اور ایمانداری جیسے کام ہماری روحانی اور اخلاقی ضرورت ہیں، نہ کہ صرف کسی انعام کے بدلے کی چیز۔

گھر کے بزرگ اور ذمہ داری

والدین کے ساتھ ساتھ بزرگوں کا بھی بچوں کی تربیت میں گہرا کردار ہوتا ہے۔ دادا، دادی، نانا، نانی اور خالہ، ماموں یا چچا جیسے قریبی رشتہ دار اگر بچے کو بار بار پیسوں سے نواز کر خوش کرنے لگیں تو یہ تصور اور مضبوط ہو جاتا ہے کہ ہر محبت کا اظہار نوٹوں سے ہے۔

کیا یہ افسوس کی بات نہیں کہ ہم اپنی نئی نسل کو یہ سبق دیں کہ عبادت، خدمت یا علم حاصل کرنے کی اصل قدر صرف پیسہ ہے؟ اگر دادا یہ کہیں: "بیٹا! یہ کتاب پڑھ لو تو سو روپے ملیں گے" یا نانی یہ کہیں: "نماز پڑھو تو جیب خرچ بڑھاؤں گی"، تو بچہ نیکی کو بھی ایک کاروبار سمجھنے لگتا ہے۔

اصل انعام: محبت اور عزت

بچوں کی فطرت سادہ اور معصوم ہے۔ وہ محبت اور تعریف کے بھوکے ہوتے ہیں، پیسوں کے نہیں۔ ان کے لیے سب سے بڑا انعام یہ ہے کہ کوئی ان کے اچھے عمل کو سراہ لے، پیار سے ان کے سر پر ہاتھ رکھے، یا خاندان کے سامنے تعریف کر دے۔

میری نظر میں انعام دینے کے چند خوبصورت طریقے یہ ہیں:

انعام ہمیشہ ایسا ہونا چاہیے جو بچے کے اندر خود غرضی کے بجائے بانٹنے کا جذبہ پیدا کرے۔ اگر بچے کو کوئی کھلونا دیا جائے تو وہ ایسا ہو جو سب مل کر کھیل سکیں، یا اگر مٹھائی دی جائے تو وہ شرط کے ساتھ ہو کہ سب کو بانٹے۔ اس طرح بچہ یہ سیکھتا ہے کہ خوشی صرف اکیلے نہیں بلکہ دوسروں کو شامل کر کے دوگنی ہو جاتی ہے۔

بچے کو پیار سے کہنا: شاباش تم نے واقعی کمال کر دیا۔

سر پر ہاتھ پھیرنا یا گلے لگا لینا۔

کوئی اچھی کتاب یا چھوٹا سا تحفہ دینا۔

خاندان یا دوستوں کے سامنے تعریف کر دینا۔

یہ سب ایسے انعام ہیں جو بچے کی خود اعتمادی بڑھاتے ہیں، ان میں خوشی اور سکون پیدا کرتے ہیں، اور انہیں یہ سمجھاتے ہیں کہ ان کی اصل قدر ان کے اچھے عمل میں ہے، نہ کہ انعامی نوٹوں میں۔

لالچ کا بگاڑ: ایک تلخ حقیقت

میں نے کئی بار دیکھا ہے کہ بچے جب چھوٹے ہوتے ہیں تو والدین اور رشتہ دار انہیں بار بار کہہ دیتے ہیں: "یہ کرو تو اتنے روپے، وہ کرو تو اتنے روپے۔" نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بچہ بغیر پیسے کے کوئی بھی کام کرنے سے انکار کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنی پڑھائی، اپنی عبادت اور اپنے اخلاقی رویے کو بھی صرف پیسوں سے جوڑ دیتا ہے۔ کبھی کبھار پیسے دینا یا چھوٹا انعام رکھنا حوصلہ افزائی کے لیے برا نہیں، لیکن جب یہ عادت مستقل بن جائے تو یہ بچے کی شخصیت کو بگاڑ کر رکھ دیتی ہے۔

تحقیق اور تجربہ

ماہرینِ تعلیم اور نفسیات اس بات پر متفق ہیں کہ بار بار پیسے دینے والے والدین اور رشتہ دار دراصل بچوں کے کردار کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ تحقیق بتاتی ہے کہ ایسے بچے آگے چل کر:

1. غیر ذمے دار ہو جاتے ہیں۔
2. لالچی بن جاتے ہیں اور ہر کام بدلے کے بغیر نہیں کرتے۔
3. مادہ پرست ہو جاتے ہیں اور اخلاقی اقدار کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

میرے ذاتی تجربے میں بھی یہ بات سچ ثابت ہوئی ہے۔ میں نے ان گھروں میں پروان چڑھنے والے بچوں کو زیادہ بہتر اخلاق کا حامل پایا جہاں والدین اور بزرگ محبت، پیار اور سچی تعریف کے ذریعے تربیت کرتے ہیں، نہ کہ پیسوں کے ذریعے۔

اکثر بچے وہی سیکھتے ہیں جو ہم انہیں سکھاتے ہیں۔ اگر ہم ہر کام کے بدلے میں نوٹ تھماتے رہیں گے تو کل یہی بچے یہ سیکھ لیں گے کہ دنیا میں ہر چیز پیسوں سے جیتی جاتی ہے۔ لیکن اگر ہم انہیں صبر، قناعت، محنت اور عزت کا سبق دیں گے تو کل یہی بچے ہمارے فخر کا باعث بنیں گے۔

محبت صرف نوٹوں میں نہیں، بلکہ ایک گرم جوش مسکراہٹ، ایک سچی تعریف اور ایک پیار بھرے لمس میں بھی چھپی ہوتی ہے۔ اگر والدین اور بزرگ اس محبت کو سمجھ جائیں اور پیسے کو تربیت کا ہتھیار نہ بنائیں تو ہماری آنے والی نسلیں بہتر انسان ثابت ہوں گی۔

آخر میں یہی کہوں گا کہ جو بیج آج ہم بوئیں گے، کل وہی درخت ہمارے سامنے کھڑا ہوگا۔ اگر ہم لالچ کا بیج بوئیں گے تو کل وہی درخت ہمیں چھاؤں کے بجائے زہر دے گا، اور اگر ہم محبت، اخلاق اور قناعت کا بیج بوئیں گے تو کل یہی درخت نسلوں کو سایہ، سکون اور عزت دے گا۔

اکثر بچے وہی سیکھتے ہیں جو ہم انہیں سکھاتے ہیں۔ اگر ہم ہر کام کے بدلے میں نوٹ تھماتے رہیں گے تو کل یہی بچے یہ سیکھ لیں گے کہ دنیا میں ہر چیز پیسوں سے جیتی جاتی ہے۔ لیکن اگر ہم انہیں صبر، قناعت، محنت اور عزت کا سبق دیں گے تو کل یہی بچے ہمارے فخر کا باعث بنیں گے۔ محبت صرف نوٹوں میں نہیں، بلکہ ایک گرم جوش مسکراہٹ، ایک سچی تعریف اور ایک پیار بھرے لمس میں بھی چھپی ہوتی ہے۔ اگر والدین اور بزرگ اس محبت کو سمجھ جائیں اور پیسے کو تربیت کا ہتھیار نہ بنائیں تو ہماری آنے والی نسلیں بہتر انسان ثابت ہوں گی۔ آخر میں یہی کہوں گا کہ جو بیج آج ہم بوئیں گے، کل وہی درخت ہمارے سامنے کھڑا ہوگا۔ اگر ہم لالچ کا بیج بوئیں گے تو کل وہی درخت ہمیں چھاؤں کے بجائے زہر دے گا، اور اگر ہم محبت، اخلاق اور قناعت کا بیج بوئیں گے تو کل یہی درخت نسلوں کو سایہ، سکون اور عزت دے گا۔

انصاف: انسانیت کی بقا کا ستون

بدست قلم: محمد تقی صدیقی بیلگام کرناٹک
رابطہ: 9250672872

انصاف وہ صدیوں پرانی مانگ ہے جس پر آسمانوں کے خیمے گڑے ہیں، عدل وہ مقدس چراغ ہے جس کے بغیر عالمِ امکاں اندھیرے میں گم ہو جاتا ہے، قرآن کے حروفِ جاوداں میں عدل کی صدا جب گونجتی ہے تو ایک کائناتی ترتیل بن کر فضاؤں میں رقصاں ہو جاتی ہے "اے ایمان والو! انصاف پر مضبوطی سے قائم رہو اور اللہ کے لئے سچی گواہی دو اگر چہ تمہیں اپنے ہی خلاف بولنا پڑے" یہ الٰہی خطاب گویا پتھروں کو بھی پگھلا دے، یہاں تعلقات کی زنجیر اور مفادات کی بیڑیاں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں، قرآن ہر اس فصیل کو ڈھا دیتا ہے جو عدل کے قافلوں کے سامنے حائل ہو، وہ عدل کو اپنا غایۂ بعثت ٹھہراتا ہے: "ہم نے اپنے رسولوں کو دلائلِ بینہ کے ساتھ مبعوث کیا اور ان کے ساتھ کتاب و میزان نازل کی تا کہ لوگ انصاف پر قائم رہیں" یہاں میزان صرف انصاف کا آلہ نہیں، شریعتِ ازلی، ضمیرِ انسانی اور نظمِ جہاں کا لطیف ترین توازن بن جاتا ہے، عدل، جو شفاف آئینہ ہے، جس میں نہ رنگ کی گنجائش رہتی ہے نہ زبان، نہ قبیلہ نہ رتبہ قرآن یہ اعلان کرتا ہے کہ نہ دشمنی عدل میں رکاوٹ بن سکتی ہے، نہ دوستی اسے پامال کر سکتی ہے: "کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو، انصاف کرو یہی تقویٰ کے قریب تر ہے" یہاں عدل وہ سوکھا شجر ہے جو انسان کے ظرف سے قطرہ قطرہ خون کشید کر کے اسے پھر سرسبز و شاداب بنا دیتا ہے، ہر شعبۂ حیات، چاہے معیشت و تجارت ہو یا قضا و عدالت، قرآن کے میزانِ عدل کے زیر سایہ تولا جاتا ہے: "ناپ تول انصاف کے ساتھ پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو" یہ عدل فقیر کے پیالے سے لے کر سلطان کے سونے تخت تک، ہر حق دار کی امید بن جاتا ہے، یہاں عدل صرف کاغذوں کی سیاہی نہیں بلکہ سچائی کی شیرنی میں گندھا ہوا نور ہے، یہاں قول و فعل، نیت و ارادہ، حلم و حمیت سب کرسیٔ عدل کے سامنے سر بہ تسلیم خم کیے کھڑے ہیں، قرآن کی وہ آیت بار بار ذہن کے حریم میں دستک دیتی ہے "جب بھی بات کرو تو انصاف سے کرو خواہ وہ رشتہ دار ہی کے بارے میں کیوں نہ ہو" پس اندازِ عدل میں رگِ انسانی سے لے کر ریگِ صحرا تک اک عجیب سی بے نیازی، اک پر اسرار سی حرمت جاگزیں ہوتی ہے، جزا اور سزا کے ترازو باہم یوں بندھے ہیں کہ قصاص بھی حیات بن جاتا ہے "اے اہلِ خرد! قصاص میں تمہارے لئے زندگی ہے" یہاں سزا محض انتقام نہیں بلکہ نئی زندگی، نیا توازن، نیا جنم ہے اور وہی ہمہ گیر عدل جب آہنگِ رسالت میں ڈھلتا ہے تو حضور اکرم ﷺ کی ذات کے روپ میں مجسم ہو جاتا ہے، وہ ذاتِ سراپا عدل جنہوں نے عدل کو منبر سے لے کر بازار، مسجد سے لے کر عائلی زندگی، دشمنوں سے لے کر اقربا تک ہر لحظہ اوڑھ رکھا، جب آپ ﷺ نے فرمایا "قاضی تین ہیں؛ ایک وہ جو حق کو پا کر اس پر فیصلہ کرے، وہ جنتی ہے؛ دوسرا وہ جو حق کو پا کر خلافِ حق فیصلہ کرے، وہ جہنمی ہے؛ تیسرا وہ جو حق کو نہ جانے اور غلطی کر بیٹھے، وہ بھی جہنمی ہے" تو گویا انصاف پر پہرہ بٹھا دیا، یہ تعلیم فقط عدالت کے ایوانوں میں نہیں، ہر انسانی تعلق میں گونجتی ہے، یہاں کسی قریش کی بیٹی فاطمہ ہو تو بھی عدل کا ترازو لرزتا نہیں "اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دوں گا" اور پھر وہ لمحات جب ایک یہودی اور ایک مسلمان کا مقدمہ حضور ﷺ کی عدالت میں پہنچتا ہے، اور آپ ﷺ یہودی کو محض اس لئے حق دیتے ہیں کہ انصاف اسی کا تقاضا کرتا ہے، یہاں نہ مذہب رکتا ہے نہ دین، انصاف ایک کائناتی رشتہ بن جاتا ہے، آپ ﷺ نے عدل کو آسمانی عرش کے سائے سے جوڑا "سات لوگ وہ ہیں جنہیں اللہ اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے گا... ان میں وہ حاکم بھی ہے جو انصاف پر قائم رہا" گویا عدل کے بغیر نہ سکونِ دنیا ہے نہ فلاحِ آخرت، گھر کے اندر ازواج کے ساتھ عدل نہ ہو تو قیامت کے دن آدمی یک طرفہ لاغر ہو کر اٹھے گا، رسول اللہ ﷺ کی سنت سے یہ سبق ملتا ہے کہ رحم اور معافی عدل کی تکمیل ہیں، اگر عدل کے ساتھ احسان نہ ہو تو معاشرہ سکون سے خالی ہو جاتا ہے خلافتِ راشدہ ہی وہ سنہری مثال ہے جس نے عدل کو نظریات کی کوٹھریوں سے نکال کر زندہ انسانی کردار عطا کیا، حضرت ابو بکر صدیقؓ جب منبر پر اعلان کرتے ہیں کہ تم میں سب سے کمزور میرے نزدیک طاقتور ہے یہاں تک کہ میں اس کا حق دلوا دوں، اور سب سے طاقتور میرے نزدیک کمزور ہے یہاں تک کہ میں اس سے دوسروں کا حق چھین لوں، تو گویا منصب کی بنیاد صرف عدل رکھ دیتے ہیں، حضرت عمرؓ کا عدل تو مثلِ ضرب المثل بن جاتا ہے، قبطی نوجوان کے ساتھ گورنر کے بیٹے کا ظلم سن کر خلیفہ وقت مدینہ میں عدالت کی کرسی پر بیٹھتا ہے اور میزانِ عدل کے سامنے نہ عہدہ چلتا ہے نہ رشتہ، قبطی کو انصاف دلوا کر وہ جملہ ارشاد فرماتے ہیں جو آج بھی فضاؤں میں بازگشت بن کر گونجتا ہے: "تم نے کب سے لوگوں کو غلام بنا لیا جبکہ ان کی ماؤں نے انہیں آزاد جنا تھا" حضرت عثمانؓ گواہی دیتے ہیں کہ عدل کے بغیر کوئی سلطنت قائم نہیں رہ سکتی، حضرت علیؓ کی ذات میں تو انصاف پیکرِ کامل کی صورت میں اتر آتا ہے، قاضی شریح کے سامنے ایک عام یہودی اور وقت کا امیر دونوں کھڑے ہیں، ثبوت نہ ہونے پر عدالت یہودی کے حق میں فیصلہ دیتی ہے اور علیؓ فیصلہ سر جھکائے قبول کر لیتے ہیں، یہ مناظر عدل کے حقیقی معنی بیان کر دیتے ہیں کہ جہاں حاکم قانون کے سامنے، رعیت کی صف میں اپنی جگہ بنا لے، وہاں عدل اپنی کامل ترین صورت میں جلوہ گر ہو جاتا ہے تاریخ کے اوراق پلٹیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ جن قوموں نے عدل کو اپنے ضمیر کی خوشبو بنا لیا، وہ تہذیبوں کی معراج کو پہنچیں، اور جو عدل سے ہٹے، ان کے محلات بھی ریت کا تودہ بن گئے، فرعون ہو یا نمرود، جب عدل پامال ہو، طاقت و جلال بھی فنا ہو جاتا ہے، اسلامی تاریخ میں جب تک عدل کے رنگ محفوظ رہے خلافتِ راشدہ جیسے سنہرے عہد ظہور پذیر ہوئے، اور جب ناانصافی غالب آئی تو امت بکھر گئی، فلسطین کے زخم عدل کی پکار بنتے ہیں، کشمیر کی فریاد عدلیہ کے ضمیر کو جھنجھوڑتی ہے۔

افریقہ کے بچے اپنی بے بسی میں انصاف کے چراغ کے طلبگار نظر آتے ہیں، انصاف کی کمی قوموں کے اعتماد کو چاٹ جاتی ہے، عدالتیں جب طاقتور کے اجارے میں آ جائیں اور کمزور کی فریاد دب جائے تو محرومی بغاوت میں ڈھلتی ہے، قوموں کی جڑیں کمزور ہو جاتی ہیں، اللہ کی کتاب وضاحت سے اعلان کرتی ہے "اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا" یہاں ظلم صرف معاشرتی یا معاشی جرم نہیں بلکہ روحانی زوال کا پیش خیمہ ہے اسی لئے دورِ حاضر میں آئینِ ہند وجود میں آتا ہے تو اس کے پیشانی پر سب سے پہلے انصاف ※ کا لفظ جگمگاتا ہے، دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت اپنے شہریوں کو یقین دلاتی ہے کہ ہر کوئی بلا امتیاز انصاف پائے گا، یہاں انصاف سیاسی ہے کہ ہر رائے دہندہ کو برابر کا حق حاصل ہے، معاشی ہے کہ دولت چند ہاتھوں میں نہ سمٹ جائے، سماجی ہے کہ ذات پات، رنگ، مذہب کا چکر عدل کے دائرے کو محدود نہ کرے، آئین کی بنیادی دفعات اس بات کی شاہد ہیں کہ سب کے لئے قانون ایک سا ہے، کسی کے ساتھ تفریق نہیں کی جائے گی، عدالتِ عظمیٰ، سپریم کورٹ اپنے فیصلوں میں ہر بار عدل کی عبادت کرتی نظر آتی ہے، چاہے کیشوانند بھارتی کیس ہو یا کسی اقلیتی حق کا مقدمہ آئین اقلیتوں کو بھی انصاف کے سائے میں پنپنے کا حق دیتا ہے، مذہبی آزادی، زبان اور ثقافت کا تحفظ، تعلیمی اداروں کے قیام کی آزادی یہ سب عدل کے کھلتے آسمان ہیں، اگر چہ زمینی حقیقتوں میں اکثر جبر و ناانصافی ابھرتی ہے لیکن خواب اب بھی وردِ زباں ہے کہ حقیقی جمہوریت عدل کے بغیر محض نعرہ ہے تاریخ کی مٹتی سطور میں، آج کی تیز رفتار دنیا میں، جب طاقتور کمزور کو روندتے ہیں، سرمایہ داریت غریب کے خیمے جلاتی ہے، اور سیاست کی منڈی میں سچ بے مول ہو چکا ہے، تو ہر صاحب شعور دل سے ادا کرتا ہے کہ عدل کلیسا و کعبہ، مندر و محل، بازار و عدالت، قبیلہ و قومیت سب کے در و دیوار پر رنگ بن کر چڑھ جانا چاہئے، انصاف کے بغیر امن سراب ہے اور سکون، خواب، ترقی، محال، جب تک عدل معاشرت کا سنگ بنیاد نہ ہو عدالتیں کمزور، قوانین بے جان، سماج ٹکڑوں میں بٹ جاتا ہے، رشوت و سفارش عدل کا گلا گھونٹتی ہیں تو قومیں بکھر جاتی ہیں، عدل محض فلسفہ نہیں، وہ حیات کی سانس ہے، قوموں کی جڑ ہے، معاشرت کا ساز ہے، قرآن و حدیث نے اسے ایمان کا جزو بنایا، حضور ﷺ نے اسے عملی تفسیر بنایا، خلفائے راشدین نے اسے کردار کی عظمت بنایا، آئینِ ہند نے اسے آئینی اساس بنایا، اور تاریخ نے اسے بقاء انسانیت کی شرطِ اولین گردانا، آج کا انسان جب اپنے فائدے کی خاطر دوسروں کے حقوق پامال کرتا ہے، انصاف کی غیر موجودگی سے غربت و امیری کے درمیان فاصلہ پھیلتا ہے، عدل احاطۂ عدلیہ میں قید نہیں، وہ خاندان، تعلیم، ملازمت، معیشت ہر جگہ اپنی کرنیں بکھیرنا چاہتا ہے، اگر امتحان میں سفارش ہو، روزگار پہ اجارہ داری ہو، اظہارِ حق پر پابندی ہو تو معاشرت زوال کے گڑھے میں لڑھک جاتی ہے اسی لئے آج ہر طبقہ، ہر فرد اس صدا پر لبیک کہتا ہے کہ انصاف کے بغیر اقتدار بھی فانی ہے، عزت بھی فانی، ریاست بھی خالی، انسانیت بھی مٹتی جاتی ہے، عدل حقیقت ہے، عدل ضرورت ہے، عدل امانت ہے اور عدل ہی اصل میں روشنی ہے جس کے بغیر یہ دنیا تاریخ کے اندھیروں میں گم ہو جاتی ہے۔

غزہ شہر: انکیوبیٹرز میں نومولود فلسطینی بچوں کی زندگیاں خطرے میں ہیں: یونیسیف

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کے بچوں سے متعلق امدادی اور خیراتی کام کرنے والے ادارے یونیسیف نے کہا ہے کہ غزہ شہر سے 25 نومولود بچوں کو جلدی سے نکالنا ہوگا تا کہ ان کی زندگیاں خطرے سے بچ جائیں۔

غزہ شہر مسلسل بمباری کی زد میں ہیں جہاں اسرائیل نے جارحانہ جنگی کاروائی کو تیز کر رکھا ہے۔ ہسپتال اور گھر سب بمباری کی زد میں ہے۔ صحت کے شعبے سے وابستہ فلسطینی حکام کا کہنا ہے کہ الہیلو ہسپتال بھی مسلسل خطرے میں ہے کہ اس کے ارد گرد ٹینک موجود ہیں جو مسلسل گولہ باری کر رہے ہیں۔ اس ہسپتال میں 12 نومولود بچے انکیوبیٹرز میں موجود ہیں۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے روئٹرز کی بنائی گئی ایک ویڈیو میں دکھایا گیا ہے کہ ہسپتال کے کمروں اور حتی کہ بیڈز پر بھی ملبہ گرا ہوا نظر آتا ہے۔ یونیسیف کی ترجمان نے کہا کہ ان بچوں کو فوری طور پر یہاں سے نکالنے کی ضرورت ہے کیونکہ غزہ ایک بار پھر جنگ کا میدان بن چکا ہے یہاں کوئی جگہ محفوظ نہیں ہے۔

اسرائیلی حکام نے یونیسیف ترجمان کے اس بیان اور نومولود بچوں کو درپیش خطرہ کے حوالے سے تبصرہ کرنے سے گریز کیا ہے۔

یونیسیف ترجمان نے کہ ان نومولود بچوں کو منتقل کرتے ہوئے مسلسل آکسیجن فراہم کرنے والی ڈرپس کی ضرورت ہوگی نیز انہیں بمباری سے آلودہ ماحول سے بچا کر نکال کر لے جانا ہوگا تا کہ وہ کسی انفیکشن کا شکار نہ ہو جائیں۔ دوسری جانب ابھی تک یہ واضح نہیں ہے کہ اگر غزہ سے ان بچوں کو نکال لیا گیا تو آگے انہیں کونسے ہسپتال منتقل کیا جائے گا یا کون سا ہسپتال انہیں قبول کرلے گا۔

لکھنؤ: وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اپنے سرکاری بنگلے پر جنتا درشن میں عوام کی فریاد سنتے ہوئے۔

یونائیٹڈ اسپرٹ آف رائٹرز اکیڈمی میں تعزیتی جلسہ

علی گڑھ : (اسٹاف رپورٹر) یونائیٹڈ اسپرٹ آف رائٹرز اکیڈمی کے دفتر فرینڈز کالونی سول لائنز علی گڑھ پر ہنگامی اجلاس ہوا۔ اکیڈمی کے بانی صدر ڈاکٹر شجاعت حسین نے ملت تشیع کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آج شہر علم علی گڑھ کے باشندے ہی نہیں بلکہ ملت تشیع کے قلوب غم واندوہ سے مضطرب ہیں۔ ہم لوگ اپنی تعزیت سب سے پہلے بارگاہ امام العصرعج میں پیش کرتے ہیں، مرجع عالی قدر، آیت اللہ العظمیٰ سید علی حسینی سیستانی مدظلہ العالی خدمت میں، نیز آپ کے جلیل القدر فرزندان، آیت اللہ سید محمد رضا سیستانی اور آیت اللہ سید محمد باقر سیستانی دامت برکاتہ کی بارگاہ میں اور وکیل مطلق برائے ہند حجت الاسلام والمسلمین مولانا سید اشرف علی الغروی صاحب قبلہ، باب النجف، سجاد باغ کالونی، لکھنؤ کی خدمت میں دلی تعزیت وتسلیت پیش کرتے ہیں جن کی والدہ ماجدہ اور عقیلہ مرجع اس دار فانی سے رخصت ہوگئیں۔ یہ ایک ایسی صالحہ، عابدہ، صابرہ، ماجدہ، عالمہ، عقیلہ، باوقار اور باایمان علویہ خاتون کا ارتحال ہے، جنھوں نے پوری حیات دین خدا کی خدمت میں گزاری۔ آپ کی شخصیت بیت طہارت وقداست سے وابستہ و مزین تھیں۔ ان کا وصال نہ صرف خانوادہ مرجعیت بلکہ پوری امت تشیع کے لیے عظیم سانحہ وصدمہ اور ناقابل فراموش المیہ ہے۔ ڈاکٹر شجاعت حسین نے مرحومہ کی خدمات، کردار وعظمت پر روشنی ڈالی اور بارگاہ کریم سے دعا کی کہ وہ مرحومہ کو صدیقہ طاہرہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کی جوارگاہ میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے! کن فیکون کے مالک مختار سے دعا کی کہ مرحومہ کے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے!

آیت اللہ العظمیٰ سیّد علی سیستانی کی زوجہ کے انتقال پر تعزیت

سیّد اشرف علی الغروی نے کیا گہرے رنج و غم کا اظہار

لکھنؤ: سیّد اشرف علی الغروی نے آیت اللہ العظمیٰ سیّد علی سیستانی کی زوجہ کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

اپنے تعزیتی پیغام میں انہوں نے کہا کہ انتہائی افسوس اور گہرے غم کے ساتھ یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مرجع اعلیٰ، آیت اللہ العظمیٰ سیّد علی سیستانی کی زوجہ محترمہ، اور ہمارے محترم اساتذہ آیۃ اللہ سیّد محمد رضا سیستانی اور آیۃ اللہ سیّد محمد باقر سیستانی (دامت برکاتہم)، کی والدہ، اس دنیا فانی سے رخصت ہوگئیں۔

مرحومہ ایک صابرہ، باایمان اور پاک دل خاتون تھیں، جنہوں نے اپنی زندگی کو دین کی خدمت اور بندگی کے اعلیٰ مقاصد کے لئے وقف کردیا۔ ان کا جانا دلوں میں گہرے زخم کی طرح ہے اور ان کا فقدان ہر مومن کے لئے ناقابلِ برداشت غم ہے۔ اس غم واندوہ کے موقع پر ہم حضرت امام زمانہ علیہ السلام عجل اللہ فرجہ الشریف، مرجع اعلیٰ، اساتذہ عظام اور تمام مومنین کرام کے حضور تسلیت و تعزیت پیش کرتے ہیں۔

ہم دعا گو ہیں کہ:

اے اللہ! مرحومہ ومغفورہ کو اپنی بے پناہ رحمت میں جگہ دے۔

انہیں حضرت فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کے جوار میں بلند درجات عطا کر۔

اہل خانہ کو صبر واستقامت عطا فرما۔

انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرما، اور ان کے گھر کو سکون و رحمت سے پر کردے۔

اللهم اجعلها مع محمد و آل محمد (صلواتك عليهم اجمعين) واغفر لها وارحمها۔ ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم۔

یوگی نے کیا کینسر کے مریض کا علاج کرانے کا انتظام

لکھنؤ: (پی این ایس) اترپردیش کے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے پیر کو عوامی شکایات کے اجلاس کے دوران ایک کینسر کے مریض کی ماں کی پریشان حال درخواست سننے کے بعد فوری طور پر اس کے علاج کے لیے انتظام کیا۔ سرکاری بیان کے مطابق، کانپور کے رائپوروا کی 64 سالہ خاتون نے چیف منسٹر کے "جنتا درشن" پروگرام میں بات کرتے ہوئے کہا: مہراج، ہمارا نوجوان بیٹا کینسر میں مبتلا ہے۔ ہم غریب ہیں اور علاج کے متحمل نہیں ہوسکتے۔ ہمارے پاس ایوشمان کارڈ بھی نہیں ہے۔ براہ کرم میرے بیٹے کی جان بچائیں اور علاج کے لیے مالی مدد فراہم کریں۔ آدتیہ ناتھ نے ہدایت دی کہ ان کا بیٹا فوری طور پر ایمبولینس کے ذریعے لکھنؤ کے کلیان سنگھ سپر اسپیشلٹی کینسر انسٹی ٹیوٹ بھیجا جائے تاکہ علاج شروع کیا جاسکے۔ بیان میں کہا گیا کہ مریض کو براہ راست موقع پر سے ہسپتال لے جایا گیا، جہاں اس کا معائنہ شروع کیا گیا۔ وزیراعلیٰ نے پیر کی صبح اپنا 'جنتا درشن' پروگرام منعقد کیا، جس میں ریاست بھر سے 50 سے زائد شہری شامل ہوئے۔ انہوں نے ہر شخص سے بات کی، ان کی درخواستیں وصول کیں، اور اہلکاروں کو ہدایت دی کہ فوری اور مناسب راحت فراہم کیا جائے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ حکومت عوام کی خدمت کو 'بھگوان کی خدمت' کے مترادف مانتی ہے اور ریاست کے ہر شہری کو خوش رکھنے کے لیے کام کرتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کوئی بھی شہری، چاہے ذاتی طور پر، نمائندوں کے ذریعے، یا کسی بھی چینل کے ذریعہ حکومت سے علاج کے لیے مدد مانگے تو اسے مدد فراہم کی جاتی ہے۔ عوامی شکایات کے اجلاس کے دوران دیگر شہریوں نے غیر قانونی تعمیرات، سائبر فراڈ، طبی علاج کے لیے مالی مدد، اور انتظامی امور جیسے پولیس، آمدنی، اور بجلی سے متعلق مسائل بھی اٹھائے، جو نوٹ کیے گئے، بیان میں کہا گیا۔

فتح پور میں دھماکہ دو افراد ہلاک، دو زخمی

فتح پور: (پی این ایس) کلیان پور تھانہ علاقہ کے تحت واقع ریواڑی خورد گاؤں میں پیر کی صبح ایک مکان کے اوپر ایک کمرے میں دھماکہ ہوا۔ مکان کا مالک نور محمد (57) اور بیٹی طیبہ (18) ملبے تلے دب کر موقع پر ہی دم توڑ گئے۔ نور محمد ولد علی شیر اور دودھ والا گڈو ساکنہ لکشمن پور شدید زخمی ہوگئے۔ زخمیوں کو پی ایچ سی گوپال گنج سے نازک حالت میں کانپور کے ہیلٹ اسپتال ریفر کردیا گیا۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ انوپ سنگھ نے جائے وقوعہ کا معائنہ کیا۔

انٹرنیشنل ٹریڈ شو ملک کی صلاحیت کا عکاس: پیوش گوئل

یوپی انٹرنیشنل ٹریڈ شو 2025 ایک شاندار اختتامی تقریب کے ساتھ اختتام پذیر

لکھنؤ: (پی این ایس) اترپردیش انٹرنیشنل ٹریڈ شو (UPITS2025) کا تیسرا ایڈیشن پیر کو ایک شاندار اختتامی تقریب کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ مرکزی وزیر تجارت اور صنعت پیوش گوئل نے اس تقریب میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی اور اترپردیش حکومت کو کامیاب تقریب کیلئے مبارکباد دی۔ گوئل نے کہا کہ UPITS نہ صرف ریاست بلکہ پورے ملک کی اقتصادی، صنعتی اور ثقافتی صلاحیت کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے مقامی اشیا کے استعمال کو فروغ دینے اور ترقی یافتہ ہندوستان 2047 کے ہدف کو حاصل کرنے کیلئے اجتماعی عزم پر زور دیا۔ مرکزی وزیر نے گزشتہ آٹھ سالوں میں اترپردیش میں ہونے والی اہم تبدیلیوں کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم نریندر مودی کی دور اندیشانہ سوچ اور وزیراعلی یوگی آدتیہ ناتھ کی فیصلہ کن قیادت نے ریاست کو تبدیل کردیا ہے۔ آج، اترپردیش ایک نہ رکنے والے رن وے پر ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ سرمایہ کاری کے محفوظ ماحول اور مضبوط انفراسٹرکچر نے اترپردیش کو سرمایہ کاروں کیلئے ایک ترجیحی انتخاب بنادیا ہے۔ پیوش گوئل نے UPITS2025 کو منفرد قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ تمام اسٹیک ہولڈرز کا ایک

بہترین امتزاج ہے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ حکومت اور صنعت کے نمائندوں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں کاروباری افراد، برآمد کنندگان، MSME، خواتین کاروباری افراد اور اسٹارٹ اپس پلیٹ فارم پر موجود تھے۔ انہوں نے کہا، جب سب اکٹھے ہوتے ہیں، تو یہ ایک بہترین مرکب پیدا کرتا ہے، اور یہی اترپردیش کی ترقی کے سفر کا اصل راز ہے۔" گوئل نے حال ہی میں وزیراعظم مودی کے ذریعہ اعلان کردہ جی ایس ٹی بچت فیسٹیول" کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ روزمرہ کی اشیاء پر ٹیکسوں میں کمی صارفین کیلئے نوراتری کا عظیم تحفہ ہے انہوں نے 22 ستمبر کی اصلاحات کو آزادی کے بعد سب سے بڑا قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس کا اثر کئی دہائیوں تک محسوس کیا جائے گا۔ 2014 سے پہلے کے حالات کا موازنہ کرتے ہوئے، مرکزی وزیر نے کہا کہ ملک پہلے بدعنوانی اور معاشی بدانتظامی سے دوچار تھا، جس کی شرح نمو 4% تھی اور افراط زر کی شرح 8%-8.5% تھی۔ انہوں نے کہا کہ مودی جی نے 11 سال کی محنت سے نظام کو بدل دیا ہے۔ آج نیلامی کے ذریعے شفافیت آئی ہے۔ ہندوستان اب دنیا کی چوتھی بڑی معیشت ہے اور جلد ہی تیسری بن جائے گی۔ گوئل نے کہا کہ آج ہندوستانی پاسپورٹ احترام اور اعتماد کی علامت ہے اور دنیا بھر کے ترقی یافتہ ممالک ہندوستان کے ساتھ آزادانہ تجارت کے معاہدے کرنے کے خواہشمند ہیں۔

بریلی کے بعد اب بارہ بنکی اور مئو میں بھی کشیدگی

بریلی/ بارہ بنکی/ مئو: (پی این ایس) اترپردیش کے بریلی ضلع میں 'آئی لو محمد" مہم کے خلاف احتجاج پرتشدد شکل اختیار کرگیا ہے۔ اس کے جواب میں انتظامیہ نے انٹرنیٹ پر پابندی عائد کردی ہے۔ مولانا توقیر رضا کو گرفتار کرکے عدالتی حراست میں جیل بھیج دیا گیا ہے۔ وہیں بارہ بنکی اور مئو میں بھی کشیدگی بڑھ گئی ہے۔ صورتحال سے نمٹنے کے لیے پولیس کی بھاری نفری تعینات کی گئی ہے۔ سوشل میڈیا پر کڑی نظر رکھی جارہی ہے۔ پولیس رپورٹس میں بریلی کے تشدد کو ایک سوچی سمجھی سازش قرار دیا گیا ہے۔ بریلی میں جمعہ کی رات کی جھڑپوں کے بعد بارہ بنکی کے فیض اللہ گنج گاؤں میں ایک بینر تنازعہ کا مرکز بن گیا۔ "آئی لو محمد" کے الفاظ پر مشتمل بینر کو گرائے جانے کے بعد صورتحال مزید بڑھ گئی۔ مقامی لوگوں نے الزام لگایا کہ چوکیدار دھنی نے ڈنڈے سے رسی توڑی اور بینر نیچے لے آیا۔ اس کے بعد ایک برادری کے لوگوں کی بڑی تعداد جائے وقوعہ پر پہنچی اور احتجاج شروع کر دیا۔ صورتحال کو گرم ہوتے دیکھ کر دوسری طرف کے لوگ بھی جمع ہوگئے اور پورے گاؤں میں کشیدگی پھیل گئی۔ دریں اثنا، کچھ نوجوانوں پر چوکیدار دھنی کے گھر پر حملہ کرنے، اس میں توڑ پھوڑ اور سامان چوری کرنے کا الزام ہے۔ متاثرہ کی بیوی نے پولیس میں شکایت درج کرائی ہے۔ مسجد میں نصب سی سی ٹی وی کیمروں نے چوکیدار کو مبینہ طور پر بینر پھاڑتے ہوئے پکڑ لیا۔ پولیس نے ویڈیو قبضے میں لے کر تفتیش شروع کردی ہے۔

ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اور سرکل آفیسر جائے وقوعہ پر پہنچے اور کئی تھانوں کی پولیس فورس تعینات کردی گئی۔ بارہ بنکی پولیس نے دعویٰ کیا کہ گاؤں میں حالات اب معمول پر ہیں، لیکن کشیدگی کی وجہ سے سخت چوکسی رکھی جارہی ہے۔ دریں اثناء ضلع مؤ میں نماز جمعہ کے بعد نیا بازار علاقہ میں جلوس نکالا گیا۔ کچھ لوگوں کو "آئی لو محمد" کے نعرے لگاتے ہوئے دیکھا گیا۔ پولیس نے انہیں روکنے کی کوشش کی اور جب انہوں نے انکار کیا تو انہوں نے لاٹھی چارج کرکے بھیڑ کو منتشر کردیا۔ واقعے کی ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوگئی۔ مؤ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ایلاماران نے کہا کہ سوشل میڈیا پر نظر رکھی جارہی ہے اور مجرموں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ وارانسی میں بھی اسی واقعہ سے متعلق گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں۔ 22 ستمبر کو، پولیس نے وارانسی کے سگرا علاقے سے سات افراد اور لالہ پورہ سے ایک نوجوان کو گرفتار کیا تھا۔ پولیس رپورٹس کے مطابق، 15-20 نامعلوم افراد لالہ پورہ میں ایک غیر مجاز جلوس نکال رہے تھے، جنہوں نے بینرز اور پوسٹرز اٹھا رکھے تھے جن پر لکھا تھا "آئی لو محمد" اونچی آواز میں ڈی جے میوزک چل رہا تھا، نعرے لگائے جارہے تھے اور ٹریفک میں خلل پڑ رہا تھا جس سے لوگوں میں خوف اور غصہ پایا جاتا تھا۔ بریلی کے ضلع مجسٹریٹ اونیش سنگھ نے بتایا کہ ضلع میں حالات معمول پر ہیں۔

جیل سے رہائی کے بعد اعظم خاں رام پور میں سرگرم

رام پور: (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے سینئر لیڈر اعظم خان دہلی میں علاج کروانے کے بعد واپس رام پور پہنچ گئے ہیں۔ سیتا پور جیل سے رہا ہونے کے بعد انہوں نے گزشتہ تین دن دہلی کے ایک اسپتال میں گزارے۔ وہ کل رات رام پور میں گھر پہنچے۔ اس کے بعد ان کے گھر پر حامیوں اور پارٹی عہدیداروں کا ہجوم تھا۔ پیر کو اعظم خان نے رہائی کے بعد پہلی بار جوہر یونیورسٹی کا دورہ کیا۔ انہوں نے طلباء سے بات چیت کی اور سیاسی اور سماجی مسائل پر رہنمائی کی۔ انہوں نے میڈیکل کالج کا بھی دورہ کیا اور صحت کی خدمات اور طلباء کے مسائل کے بارے میں دریافت کیا۔ رام پور میں اعظم خان کے گھر حامیوں کا آنا جانا جاری ہے۔ ان کی صحت کے بارے میں فکرمند، ان کی عیادت بھی شروع کر دی ہے۔ حامیوں نے ان کا گھر کے باہر استقبال کیا اور ان کی حوصلہ افزائی کی۔ سابق وزیر نے کہا کہ ان کی توجہ اب عوام اور نوجوانوں کے مستقبل کے چیلنجوں کو سمجھنے اور ان کو حل کرنے پر مرکوز رہے گی۔ پارٹی رہنماؤں اور کارکنوں سے بات چیت میں مستقبل کے لائحہ عمل اور سماجی سرگرمیوں کے حوالے سے حکمت عملی طے کی گئی۔

حکومت نوجوانوں کو گمراہ کررہی ہے: کے ایل شرما

امیٹھی: (پی این ایس) کانگریس ایم پی کشوری لال شرما پیر کو ایک دن کے دورے پر امیٹھی پہنچے۔ دورے کے دوران، انہوں نے امیٹھی کے سدھ پیٹھ مندروں کا دورہ کیا اور پوجا کی، پارٹی کارکنوں سے ملاقات کی، اور بی جے پی کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا، حکومت نوجوانوں کو گمراہ کررہی ہے۔ پیپر لیک، بے روزگاری اور دیگر سنگین مسائل سے توجہ ہٹانے کیلئے انہیں گمراہ کیا جارہا ہے۔ حکومت ان مسائل کو حل کرنے کے بجائے کنفیوژن پھیلا رہی ہے۔ ایم پی نے سینک اسکول کے بچوں کیلئے ایم پی ایل اے ڈی ایس فنڈ سے 32 لاکھ روپے کی لاگت والی نئی بس فراہم کی۔ انہوں نے کہا کہ یہ بس اسکول کے بچوں کو بڑی سہولت فراہم کرے گی اور ان کی پڑھائی میں بھی سہولت ہوگی۔ خواتین کو بااختیار بنانے پر رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ آج خواتین پہلے سے زیادہ بااختیار ہورہی ہیں اور معاشرے میں ایک مضبوط کردار ادا کررہی ہیں۔

روڈویز بس اور کار میں ٹکر، ایک ہلاک، تین افراد زخمی

لکھنؤ: (پی این ایس) لکھنؤ سے یاتریوں کو لے کر پورنگیری جانے والی کار پیلی بھیت-

بستی قومی شاہراہ پر حادثے کا شکار ہوگئی۔ ایک نوجوان کی موت ہوگئی اور تین ساتھی شدید زخمی ہوگئے جنہیں ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ یہ حادثہ پورن پور تھانہ علاقہ میں ہرسنگر پور موڑ کے قریب پیش آیا۔ روڈویز کی بس اور کار میں تصادم ہوا۔ کاکوری علاقے کے متی پور گاؤں کے بی اے سال اول کے طالب علم ابھیشیک یادو کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ تین دیگر ساتھی شدید زخمی ہوئے جنہیں ضلع اسپتال ریفر کردیا گیا ہے۔ گھر والوں نے بتایا کہ ابھیشیک اکلوتا بیٹا تھا۔ ان کی موت سے خاندان کو ایک ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ زخمی یاتری بجنور اور رحیم آباد علاقوں کے رہنے والے بتائے جاتے ہیں۔ پولیس نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر واقعہ کی معلومات حاصل کی ہیں۔ مزید کارروائی کی جارہی ہے۔

سڑک حادثے میں 5 افراد کی دردناک موت

ہردوئی: (پی این ایس) ضلع کے سرسا تھانہ علاقے میں پیر کی دوپہر ایک خوفناک سڑک حادثے نے ایک خاندان کی خوشی کو ماتم میں بدل دیا۔ ایک مذہبی تقریب سے واپس آنے والے پانچ افراد موقع پر ہی ہلاک ہو گئے۔ مرنے والوں میں دو خواتین، ایک مرد اور دو معصوم بچے شامل ہیں۔ حادثہ دوپہر تقریباً ڈھائی بجے سرسا چوراہے کے قریب اس وقت پیش آیا جب ایک تیز رفتار بائک اور ایک میجک وین میں ٹکر ہوگئی۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ موٹر سائیکل پر سوار تمام افراد سڑک پر دور جاگرے اور کوئی بھی بچ نہ سکا۔ مرنے والوں کی شناخت سنترام (30)، اس کی بیوی سنگیت (28)، سنترام کی بہن مونی (32)، مونی کی دوسالہ بیٹی گوری، اور اس کی بھابھی کے نو ماہ کے بیٹے واسو کے طور پر کی گئی ہے۔ مبینہ طور پر وہ بابا مندر میں منڈن کی تقریب سے واپس آرہے تھے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ میجک ڈرائیور موقع سے فرار ہوگیا۔ جائے وقوعہ پر افراتفری پھیل گئی، اور مقامی لوگ بڑی تعداد میں جمع ہوگئے۔ خاندان کے لوگوں کا رو-روکر برا حال ہے۔ گاؤں پر ایک سوگوار خاموشی چھائی ہوئی ہے۔

اب کانگریس بھی پوسٹر وار میں شامل

لکھنؤ: (پی این ایس) اترپردیش میں "آئی لو محمد" کے پوسٹر سے شروع ہونے والا تنازعہ اب ایک مکمل پوسٹر وار میں بڑھ گیا ہے، جس میں ریاست کی تین بڑی سیاسی پارٹیوں، بی جے پی، سماج وادی پارٹی اور کانگریس کو ایک دوسرے کے خلاف کھڑا کردیا گیا ہے۔ یہ پوسٹر مہم محض ذاتی حمایت نہیں بلکہ آئینی اقدار اور سیاسی نظریے کا میدان جنگ بن گئی ہے۔ اس پوسٹر وار کا آغاز کچھ عرصہ قبل کانپور میں 'آئی لو محمد' کے پوسٹرز لگانے سے ہوا تھا۔ ان پوسٹروں کے خلاف پولیس کی کارروائی کے الزامات سے لکھنؤ سمیت پوری ریاست میں تنازعہ پھیل گیا۔ بریلی میں پولیس کی کارروائی کے خلاف احتجاج تیزی سے پرتشدد ہوگیا، جس سے پولیس کو لاٹھی چارج کا سہارا لینا پڑا، اور مظاہرین نے جوابی پتھراؤ کیا۔ بریلی پولیس نے ماحول خراب کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی اور حالات کو قابو میں کیا۔ بریلی میں پولیس کی کارروائی کے بعد سیاسی جماعتوں نے پوسٹروں کے ذریعے جوابی کارروائی شروع کردی۔ بریلی پولیس کی کارروائی کی حمایت میں، بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے رہنماؤں نے لکھنؤ کی سڑکوں پر "آئی لو یوگی" اور "آئی لو بلڈوزر" کے نعروں کے ساتھ بل بورڈز لگائے۔ ان بل بورڈز نے وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ کے کام کرنے کے انداز اور سختی کو اجاگر کیا۔ بی جے پی کے اس اقدام کے بعد سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے لیڈر بھی میدان میں کود پڑے۔ ایس پی لیڈروں نے سابق وزیر اعلی اور ایس پی صدر اکھلیش یادو کی حمایت میں "آئی لو اکھلیش" کے نعرے والے بل بورڈ لگا کر جوابی کارروائی کی۔ اب کانگریس پارٹی بھی اس میں شامل ہوگئی ہے۔ اترپردیش کانگریس کمیٹی کے رکن عبداللہ شیر خان نے پارٹی دفتر کے باہر ایک بڑا بل بورڈ لگا دیا ہے جس پر لکھا ہے "آئی لو آئین۔" بل بورڈ پر کانگریس لیڈر راہل گاندھی کی ایک بڑی تصویر ہے جس میں آئین کی کاپی ہے۔ ان کے ساتھ پارٹی صدر ملکارجن کھرگے، سونیا گاندھی، پرینکا گاندھی اور دیگر سینئر ریاستی لیڈروں کی تصویریں ہیں۔ کانگریس پارٹی کے اس اقدام کو سیاسی تنازعہ کو آئینی اقدار کی طرف موڑنے کی سوچی سمجھی حکمت عملی کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔ یہ پوسٹر وار اب محض پروپیگنڈے کا آلہ نہیں ہے بلکہ ریاستی سیاست میں مختلف جماعتوں کے درمیان جاری نظریاتی جنگ کو بھی نمایاں کرتی ہے۔

ریاست میں یکم اکتوبر سے شدید گرمی اور اُمس کے درمیان بارش کا الرٹ

لکھنؤ: (پی این ایس) یوپی میں ایک بار پھر موسم بدلنے والا ہے۔ پوروانچل اور مدھیانچل میں اکتوبر کا آغاز بارش کے ساتھ ہونے کی امید ہے۔ اس سے قبل لوگوں کو پیر اور بدھ کی درمیانی شب چلچلاتی دھوپ اور مرطوب گرمی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ مغربی اترپردیش سے مانسون کے جانے کے بعد جنوبی حصے کے علاوہ ریاست کے باقی حصوں میں بارش کے لیے حالات سازگار نہیں ہیں۔ دریں اثنا، خلیج بنگال میں ایک اور کم دباؤ والے علاقے کی تشکیل سے پوروانچل اور مدھیانچل میں یکم اکتوبر سے بکھری بونداباندی ہوگی۔ لکھنؤ کے علاقائی موسمیاتی مرکز کے سینئر سائنسدان اتل کمار سنگھ نے کہا کہ موسم کی یہ نئی فوری تبدیلی بدھ سے شروع ہونے والے اگلے تین دنوں تک بونداباندی کا اشارہ دیتی ہے۔ 1 سے 3 اکتوبر کے درمیان ہونے والی بارش دسہرہ کے دن بھی بارش لاسکتی ہے۔ تاہم یہ بارش مشرقی یوپی اور اودھ کے کچھ حصوں میں زیادہ ہوگی۔ اس کا اثر مغرب میں کم نظر آئے گا۔ فی الحال، یوپی کے جنوبی حصے میں وقفے وقفے سے بونداباندی جاری رہے گی۔ اتوار کی دوپہر کی چلچلاتی دھوپ اور نمی نے سب کو بے چین کررکھا تھا۔ ورچوئل ہیٹ کی وجہ سے اتوار کو 34 ڈگری درجہ حرارت 44 ڈگری کی طرح غیر آرام دہ محسوس ہوا۔ محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ منگل تک دارالحکومت میں گرمی اور نمی سے راحت کی کوئی امید نہیں ہے۔ علاقائی موسمیاتی مرکز کے سینئر سائنسدان اتل کمار سنگھ کا کہنا ہے کہ خلیج بنگال میں بننے والے نئے موسمی نظام کی وجہ سے لکھنؤ میں یکم اکتوبر سے دو سے تین دن تک وقفے وقفے سے بونداباندی کا امکان ہے۔ اس وقت تک گرمی مرطوب اور مرطوب رہے گی۔

بریلی میں اب تک 22 افراد گرفتار، جیل بھیجے گئے

بریلی: (پی این ایس) پولیس نے بریلی شہر میں فسادات کے سلسلے میں مزید 22 لوگوں کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس نے تمام ملزمان کو جوڈیشل مجسٹریٹ کے سامنے پیش کرکے جیل بھیج دیا۔ ان میں سے سولہ افراد پر مولانا توقیر رضا خان کی گرفتاری کے بعد فسادات اور چھ پر لوگوں کو اکسانے کا الزام ہے۔ مولانا توقیر رضا سمیت کل 34 ملزمان کو گرفتار کرکے جیل بھیج دیا گیا ہے۔ پولیس 26 مشتبہ افراد سے پوچھ گچھ کر رہی ہے جنہیں حراست میں لیا گیا ہے۔ ایس پی سٹی نے بتایا کہ جمعہ کو ہجوم کی طرف سے پتھراؤ اور فائرنگ میں 22 پولیس اہلکار زخمی ہوئے۔ کوتوالی پولیس اسٹیشن میں پانچ ایف آئی آر درج کی گئی ہیں، دو بربری میں، اور ایک ایک قلعہ، کینٹ اور پریم نگر پولیس اسٹیشنوں میں، جس میں 125 افراد کو نامزد کیا گیا ہے۔ تین ہزار نامعلوم افراد پر بھی فرد جرم عائد کی گئی ہے۔ ایس سی سٹی نے ملزمان کو میڈیا کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے معافی مانگ لی۔ ملزمان میں زیادہ تر نوجوان ہیں۔ جب ان سے فساد کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے کہا کہ انہیں گمراہ کیا گیا اور آئندہ کبھی ایسا نہیں کریں گے۔ ملزمان میں چک محمود کے رہائشی معین عرف چھوٹی کٹوا کے خلاف متعدد مقدمات درج ہیں۔ اس نے پہلے بھی شہر کی فضا کو خراب کرنے کی کوشش کی تھی۔ انتظامیہ کی ممانعت کے باوجود ہجوم کو خلیل سکول چوراہے کی طرف لے جانے میں سات تھانوں کے علاقوں کے پانچ کونسلروں سمیت 77 افراد کے کردار کا انکشاف ہوا ہے۔ ایک کونسلر کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ پولیس اب چار کونسلروں سمیت 76 لوگوں کے کردار کی تفتیش کررہی ہے۔ ایس سی سٹی نے ملزمان کو میڈیا کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے معافی مانگ لی۔ ملزمان میں زیادہ تر نوجوان ہیں۔ جب ان سے فساد کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے کہا کہ انہیں گمراہ کیا گیا اور آئندہ کبھی ایسا نہیں کریں گے۔ ملزمان میں چک محمود کے رہائشی معین عرف چھوٹی کٹوا کے خلاف متعدد مقدمات درج ہیں۔ اس نے پہلے بھی شہر کا ماحول خراب کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہنگاموں کے تیسرے دن اتوار کو بھی شہر میں حالات کافی حد تک معمول پر رہے۔ کچھ علاقوں سے ہجوم کے جمع ہونے کی افواہیں آتی رہیں، لیکن کہیں سے کوئی ناخوشگوار اطلاع نہیں ملی۔ اس دوران پولیس نے ڈرون کیمروں سے حساس علاقوں کی نگرانی کی۔ پیر کو صورتحال مکمل طور پر نارمل تھی۔ بازاروں میں معمول کے مطابق سرگرمیاں جاری تھیں۔ ایس ایس پی انوراگ آریہ اور ایس پی سٹی مانوش پاریک نے پولیس، پی اے سی اور آر اے ایف کے ساتھ شام کے وقت قطب خانہ، سیلانی، برک پاجاہ، شیام گنج، خلیل اسکول تیراہا، عالمگیری گنج، بہاری پور اور دیگر علاقوں میں روٹ مارچ کیا۔ انہوں نے آٹو اور ای رکشہ ڈرائیوروں اور دکانداروں سے بات کی اور ان سے کسی بھی افواہ پر دھیان نہ دینے کی تاکید کی۔

بابین تحصیل سے سینی نے کیا پیپر لیس رجسٹری کا آغاز

محکمہ ریونیو کے تکنیکی بدلاؤ کے ذریعہ گڈ گورننس، شفافیت اور شہریوں کی سہولت کے نئے باب کا ہوا آغاز

چنڈی گڑھ، (صحافت بیورو): ہریانہ کے وزیراعلیٰ نائب سنگھ سینی نے کہا کہ حکومت پیپر لیس رجسٹریشن کر کے محکمہ ریونیو میں بدعنوانی کی جڑوں پر براہ راست حملہ کر رہی ہے۔ انسانی مداخلت کم سے کم ہوگی تو کرپشن کی گنجائش قطعی نہیں رہے گی۔ اب رجسٹری کا کام مکمل طور پر ڈیجیٹل ہوگا جس میں یہ پہل کم از کم حکومت–زیادہ سے زیادہ حکمرانی کی پالیسی کی زندہ مثال ہے۔ پیپر لیس رجسٹریشن سے ماحولیات کی بھی حفاظت ہوگی۔ وزیراعلیٰ پیر کو ایک ریاستی سطحی تقریب سے خطاب کر رہے تھے جس میں کروکشیتر ضلع کے لاڈوا اسمبلی حلقہ کی بابین تحصیل میں محکمہ ریونیو کے چار نئے اقدامات کے آغاز کے موقع پر خطاب کر رہے تھے۔ وزیراعلیٰ نے اسٹیج سے ایک بٹن دبا کر پیپر لیس رجسٹریشن، حد بندی پورٹل، واٹس ایپ چیٹ بوٹ اور ریونیو کورٹ مینجمنٹ سسٹم کا آغاز کیا۔ انہوں نے دستی معلومات پر مشتمل ایک کتابچہ بھی جاری کیا۔ وزیراعلیٰ نے بابین تحصیل میں پہلے پیپر لیس رجسٹریشن اور حد بندی کے عمل کا بھی مشاہدہ کیا۔ اس سے قبل انہوں نے تحصیل کے احاطے میں ایک درخت بھی لگایا۔ نائب سنگھ سینی نے کہا کہ ہریانہ میں ڈیجیٹل ہریانہ پروگرام آخری پائیدان پر بیٹھے شخص کو بااختیار بنانے کا ذریعہ ہے۔ محکمہ ریونیو کی طرف سے شروع کیے گئے چار اقدامات صرف تکنیکی تبدیلیاں نہیں ہیں؛ یہ تبدیلیاں گڈ گورننس، شفافیت اور شہریوں کی سہولت کے ایک نئے باب کا آغاز کرتی ہیں۔ انہوں نے

کہا کہ محکمہ محصولات اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ ریاست کے اہم ترین محکموں میں سے ایک ہے۔ اس کا عوام کی زندگیوں سے براہ راست تعلق ہے۔ یہ ریونیو مینجمنٹ میں اہم کردار ادا کرتا ہے اور آفات کے وقت لوگوں کے لیے نجات دہندہ کے طور پر بھی کام کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ ریونیو نے وقتاً فوقتاً نئی ٹیکنالوجیز کو اپنا کر اپنی کارروائیوں کو آسان، شفاف اور عوام دوست بنایا ہے۔ آج شروع کیے گئے عمل اس سفر کا ایک نیا باب ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکمرانی کا اصل مطلب عوام کی خدمت ہے۔ لہٰذا، خدمات سادہ، شفاف اور فوری ہونی چاہئیں۔ ہمارا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ عام شہری کو سرکاری دفاتر کے چکر لگانے کی ضرورت نہ پڑے اور حکومت خود شہریوں کی دہلیز تک پہنچ جائے۔ ریونیو اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے یہ چار اقدامات اس عزم کو آگے بڑھانے کے لیے شروع کیے گئے ہیں۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ پیپر لیس رجسٹریشن کا یہ اقدام رجسٹریشن کے کئی دہائیوں سے جاری بوجھل عمل کو ختم کرے گا۔ رجسٹریشن میں کوئی غیر ضروری تاخیر نہیں ہوگی۔ اس سے شہریوں کو دفاتر کے چکر لگانے کی پریشانی سے نجات ملے گی۔ انہیں تصویر لینے اور دستخط کے لیے صرف ایک بار تحصیل کا دورہ کرنا ہوگا۔ نایاب سنگھ سینی نے کہا کہ کسان اور زراعت ریاست کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں، اور زمینی تنازعات گاؤں میں ایک بڑا مسئلہ ہیں۔ آج شروع کیا گیا حد بندی پورٹل اس مسئلے کا ایک مستقل اور تکنیکی حل ہے۔ اس پورٹل کے ذریعے کسان اب براہ راست اپنی زمین کی پیائش کے لیے درخواست دے سکتے ہیں۔ روور اور جدید جی پی ایس ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے، یہ عمل اب درستگی، رفتار اور انصاف کے ساتھ مکمل کیا جائے گا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ آج ہر ایک کے پاس اسمارٹ فون ہے اور واٹس ایپ رابطے کا سب سے قابل رسائی ذریعہ بن گیا ہے۔ حکومت نے اس ٹیکنالوجی کو عوام کی خدمت کے لیے استعمال کیا ہے۔ نیا واٹس ایپ چیٹ بوٹ محکمہ ریونیو سے متعلق عمومی معلومات، خدمات کی حیثیت اور مطلوبہ دستاویزات کی فہرست دن کے 24 گھنٹے، ہفتے کے ساتوں دن فراہم کرے گا۔ اب چھوٹی سے چھوٹی معلومات کے لیے بھی دفتر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب آپ اپنے موبائل فون پر فوری اور درست معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ شہریوں کو بااختیار بنانے کا ایک ذریعہ ہے۔ اس سے حکومت اور عوام کے درمیان فاصلہ ختم ہو جائے گا۔ یہ سہولت خاص طور پر دیہی باشندوں کے لیے بہت مددگار ثابت ہوگی۔

برلا نے سیلاب متاثرین کے ساتھ گزاری پوری رات

صبح 4 بجے تک عوامی مسائل سن کر عوامی خدمت کی مثال قائم کی، حالت زار سن کر دی امداد کی ہدایت

بونڈی، (پریس ریلیز): انسانی حساسیت اور عوامی خدمت کی مثال قائم کرتے ہوئے لوک سبھا اسپیکر اوم برلا نے حال ہی میں ضلع بونڈی میں سیلاب سے متاثرہ گاؤں کا دورہ کیا۔ موسلا دھار بارش اور سیلاب سے متاثرہ دیہاتوں میں پہنچ کر لوگوں کے دکھ میں شریک ہوئے اور ہر خاندان کو یقین دلایا کہ حکومت اور عوامی نمائندے راحت اور بحالی کے ہر قدم پر ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ان متواتر دوروں کے دوران برلا صبح سے لیکر اگلے دن علی الصبح تک لوگوں کے درمیان موجود رہے۔ انہوں نے اپنے پارلیمانی حلقہ بونڈی کے ایک درجن سے زیادہ گاؤں میں گھنٹوں عوامی سماعت کی۔ کھیواڑا، چچی پالا، ریہانہ، ڈیلونڈہ، مالیوں کی باری، کھیڈیا دور جن، بوردہ کچیاں، اور جھلجی کا بارانہ جیسے دیہاتوں میں انہوں نے تباہ شدہ مکانات، کھیتوں میں فصلوں کی تباہی کو دیکھا اور متاثرین سے براہ راست بات چیت کی۔ کسی نے مکان گرنے کا غم سنایا تو کسی نے مویشیوں اور کھیت کے کھونے کا درد بیان کیا۔ مسٹر برلا نے ہر خاندان کے درمیان جا کر صبر سے ان کی بات سنی اور انہیں فوری مدد کا یقین دلایا۔ اس دوران برلا نے ضلع انتظامیہ کے ساتھ میٹنگ کی اور تباہ شدہ مکانات کا سروے فوری مکمل کرنے اور معاوضہ جاری کرنے کی واضح ہدایات دیں۔ جن خاندانوں کو ابھی تک این ڈی آر ایف کے تحت کپڑوں اور برتنوں کے لیے امداد نہیں ملی ہے ان کا دوبارہ سروے کر کے فہرست میں شامل کیے جانے کی ہدایت دی۔ مزید برآں، کسانوں کو ان کی فصلوں کا تخمینہ لگا کر قواعد کے مطابق معاوضہ فراہم کرنے کا حکم دیا۔ انہوں نے زور دیا کہ سروے ایمانداری اور شفافیت کے ساتھ کیا جائے تا کہ کوئی خاندان ریلیف سے محروم نہ رہے۔ بوردا کچیاں اور جھلجی کا بارانہ گاؤں میں گاؤں والوں سے ملاقات کرتے ہوئے، برلا نے زور دیا کہ بحران کے اس وقت میں کوئی بھی خاندان تنہا نہیں ہے۔ انہوں نے گاؤں والوں کو ان کی درخواستوں پر عمل کرتے ہوئے تباہ شدہ سڑکوں اور تیجا جی مندر کی چھت کی مرمت کے لیے ایم پی فنڈ سے فنڈ فراہم کرنے کا بھی یقین دلایا۔ انہوں نے کہا کہ ان کی پہلی ترجیح عوام کے دکھوں کا مداوا اور ان کے آنسو پونچھنا ہے۔

منی پور: مختلف کارروائیوں میں چار افراد گرفتار

امپھال (یو این آئی) منی پور پولیس اور سکیورٹی فورسز نے مشرقی امپھال اور مغربی امپھال اضلاع کے مختلف علاقوں میں چار افراد کو گرفتار کیا اور ان کے پاس سے ہتھیار، گولہ بارود اور دیگر اشیاء برآمد کیں۔ ایک افسر نے یہ اطلاع دیتے ہوئے بتایا کہ اتوار کو امپھال مشرقی ضلع کے سگولمنگ تھانہ علاقے میں ایک شخص کو اس کے گھر سے گرفتار کیا گیا اور اس کے پاس سے ایک موبائل فون، ایک سلنگ بیگ اور ایک والٹ ضبط کیا جس میں ایک آدھار کارڈ اور 70 روپے تھے۔ ایک اور شخص کو ہینگانگ پولیس اسٹیشن کے تحت حیسوئی کونکبا مپن سے گرفتار کیا گیا، جب کہ ایک تیسرے شخص کو لام لائی پولیس اسٹیشن کے علاقے کے تحت نیپیٹ پلی ممنگ لیکائی سے گرفتار کیا گیا۔ امپھال مغربی ضلع میں، لاماسنگ تھانہ علاقے کے تحت فائینگ چنگ کھنو سے ایک شخص کو گرفتار کیا گیا۔ جس کے پاس سے ایک ڈبل بیرل رائفل برآمد ہوئی نیز سم کارڈ اور آدھار کارڈ کے ساتھ ایک موبائل فون بھی ضبط کر لیا گیا۔

انسانی حقوق کمیشن نے تروچیراپلی واقعے پر رپورٹ طلب کی

نئی دہلی: (یو این آئی) قومی انسانی حقوق کمیشن (این ایچ آر سی) نے تمل ناڈو کے تروچیراپلی میں دو صفائی ملازمین کی موت کے معاملے میں میونسپل کارپوریشن کے کمشنر اور پولیس سپرنٹنڈنٹ کو نوٹس جاری کیا ہے۔ کمیشن نے اس معاملے پر دو ہفتوں کے اندر تفصیلی رپورٹ طلب کی ہے۔ قومی انسانی حقوق کمیشن (این ایچ آر سی) نے 22 ستمبر کو تمل ناڈو کے تروچیراپلی ضلع میں ڈرینیج پائپ لائن پر کام کرتے ہوئے دم گھٹنے سے دو صفائی کارکنوں کی موت کی میڈیا رپورٹس کی بنیاد پر سوموار کو از خود نوٹس لیا۔ کمیشن نے اس معاملے کو انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے میونسپل کمشنر اور پولیس سپرنٹنڈنٹ، تروچیراپلی کو نوٹس جاری کر کے دو ہفتوں کے اندر تفصیلی رپورٹ طلب کی ہے، جس میں تحقیقات کی موجودہ صورتحال اور ہلاک شدہ ملازمین کے ورثاء کو دیے گئے معاوضے کی تفصیل شامل کرنے کی ہدایت کی ہے۔ کمیشن کے مطابق یہ واضح نہیں کہ متاثرہ ملازمین کو کام کے دوران مناسب حفاظتی سامان فراہم کیا گیا تھا یا نہیں۔

کرور بھگدڑ: سیتارمن نے کیا جائے وقوع کا دورہ

چنئی: (یو این آئی) مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے پیر کے روز کرور کا دورہ کر کے ویلچامی پورم میں اُس مقام کا معائنہ کیا جہاں ہفتہ کی رات ٹی وی کے بانی اور اداکار وجے کی ریلی کے دوران بھگدڑ مچنے سے 40 افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ اس بھگدڑ میں 80 سے زیادہ لوگ زخمی ہوئے جنہیں کرور سرکاری میڈیکل کالج اور مختلف پرائیویٹ اسپتالوں میں داخل کرایا گیا۔ مرنے والوں میں 17 خواتین، 14 مرد اور 9 بچے (پانچ لڑکیاں اور چار لڑکے) شامل ہیں۔ اس واقعے نے پورے ملک کو ہلا کر رکھ دیا اور قومی سطح کے بڑے رہنماؤں نے اس سانحے پر تعزیت کا اظہار کیا۔ محترمہ سیتارمن دہلی سے کرور پہنچ کر حادثے کے مقام پر گئیں۔ پورے علاقے کا معائنہ کرنے کے بعد انہوں نے ضلع انتظامیہ کے افسران کے ساتھ تبادلۂ خیال کیا۔ بعد ازاں انہوں نے سرکاری اسپتال کا دورہ کر زخمیوں سے ملاقات کی اور ان کی خیریت دریافت کی۔ انہوں نے ڈاکٹروں سے زخمیوں کو دی جا رہی طبی سہولیات کے بارے میں بھی معلومات حاصل کیں۔ سیتارمن کے ساتھ مرکزی وزیر ایل۔ مرگن، رکن اسمبلی وی۔ سرینواس سمیت تمل ناڈو بی جے پی کے سینئر رہنما بھی موجود تھے۔ بی جے پی نے ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں کہا، محترمہ سیتارمن نے تمل ناڈو کے کرور میں بھگدڑ کے مقام کا دورہ کیا جہاں انہوں نے عوام اور افسران سے ملاقات کی۔ وزیر خزانہ کے ساتھ اطلاعات و نشریات اور پارلیمانی امور کے وزیر مملکت ڈاکٹر ایل۔ مرگن اور بی جے پی رکن اسمبلی محترمہ ونتھی بھی موجود تھیں۔ قابلِ ذکر ہے کہ اس حادثے کی اطلاع ملتے ہی تمل ناڈو کے وزیراعلیٰ ایم کے اسٹالن نے ریلیف آپریشن میں مدد کے لیے سینئر وزراء، پڑوسی اضلاع کے کلکٹروں اور اعلیٰ پولیس افسران کو کرور میں تعینات کر دیا تھا۔ ریاستی حکومت نے ریٹائرڈ جسٹس محترمہ ارونا جگدیشن کی سربراہی میں یک رُکنی کمیٹی تشکیل دی ہے۔

شملہ: طالبہ نے ہاسٹل سے کود کر خودکشی کر لی

شملہ: (یو این آئی) ہماچل پردیش کے شملہ میں نویں جماعت کی ایک طالبہ نے ہاسٹل کی پانچویں منزل سے کود کر مبینہ طور پر خودکشی کر لی۔ پولیس نے پیر کے روز اس کی اطلاع دی۔ پولیس کی رپورٹ کے مطابق لڑکی کی شناخت جیسیکا شرما (14) کے طور پر ہوئی ہے۔ اس کے والد کا نام دیپک شرما ہے اور وہ ہریانہ کے پانی پت ضلع کے اُرلانا گاؤں کی رہنے والی تھی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جیسیکا نے ہاسٹل کے احاطے سے چھلانگ لگائی تھی، جس سے وہ شدید زخمی ہو گئی۔ وہ گزشتہ دو برس سے کوٹکھائی سب ڈویژن کے تحت باگھی میں واقع نجی ڈے بورڈنگ روٹس کنٹری اسکول میں پڑھ رہی تھی۔ اس اطلاع سے اہل خانہ سکتے میں آ گئے اور وہ فوراً اسکول پہنچے۔ لڑکی کے کنبے کے افراد نے پولیس کو بتایا کہ وہ کچھ وقت گھر گزارنے کے بعد حال ہی میں ہاسٹل لوٹی تھی۔

ٹول گیٹ توڑ کر موٹر سائیکل کھمبے سے ٹکرائی، ایک ہلاک

کوربا: (یو این آئی) چھتیس گڑھ کے ضلع کوربا کے کٹگھورہ تھانہ علاقے میں راجگما ٹول بوتھ کے قریب اتوار کی شام ایک سڑک حادثے میں موٹر سائیکل سوار ایک نوجوان کی موقع پر ہی موت ہو گئی اور دیگر دو افراد شدید زخمی ہو گئے۔ عینی شاہدین کے مطابق تین نوجوان موٹر سائیکل پر کٹگھورہ سے پالی جا رہے تھے۔ تیز رفتاری کے سبب ان کی موٹر سائیکل ٹول بوتھ بیریئر کو توڑ کر تقریباً 50 میٹر دور سڑک کے کنارے لگے اسٹریٹ لائٹ کے کھمبے سے ٹکرا گئی۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ ڈرائیور امن جانگڑے (ساکن پالی) کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ پیچھے بیٹھے دیگر دو افراد شدید زخمی ہو گئے۔ اطلاع ملنے پر 112 نمبر ایمبولینس جائے واقعہ پر پہنچی اور زخمیوں کو کٹگھورہ پرائمری ہیلتھ سنٹر لے جایا گیا۔ ابتدائی طبی امداد کے بعد تشویشناک حالت کے پیش نظر انہیں ڈسٹرکٹ میڈیکل کالج ریفر کر دیا گیا۔

ہم لداخ کے لوگوں کے جائز مطالبوں کے ساتھ ہیں: آغا روح اللہ

سری نگر (یو این آئی) رکن پارلیمان آغا سید روح اللہ کا کہنا ہے کہ وہ لداخ کے لوگوں کی جائز لڑائی میں ان کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے کہا: جب جموں و کشمیر کے دفعہ 370 کو ختم کیا گیا تھا اور اس ریاست کو دو حصوں میں منقسم کیا گیا تھا تب جو لوگ شاید خوش ہوئے تھے آج ان کو بھی احساس ہوا ہوگا کہ یہ فیصلے کسی کے حق میں نہیں تھے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ فیصلے دلی میں لئے جاتے ہیں اور جموں و کشمیر یا لداخ کے لوگوں کو پوچھا نہیں جاتا ہے۔ موصوف رکن پارلیمان نے ان باتوں کا اظہار پیر کو وسطی کشمیر کے ضلع بڈگام کے چرار شریف علاقے میں نامہ نگاروں کے ساتھ بات کرنے کے دوران کیا۔ لداخ کی صورتحال کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا: جب جموں و کشمیر کے دفعہ 370 کو ختم کیا گیا تھا اور اس ریاست کو دو حصوں میں منقسم کیا گیا تھا تب جو لوگ شاید خوش ہوئے تھے آج ان کو بھی احساس ہوا ہوگا کہ یہ فیصلے کسی کے حق میں نہیں تھے۔ ان کا کہنا تھا: فیصلے دلی میں لئے جاتے ہیں اور جموں و کشمیر یا لداخ کے لوگوں کو پوچھا نہیں جاتا ہے۔ انہوں نے کہا: ہم لداخ کے لوگوں کی جائز لڑائی میں ان کے ساتھ ہیں اگر ان کے مطالبے ہیں کہ انہیں ریاستی درجہ اور چھٹے شیڈول میں شامل کیا جانا چاہئے تو ہم ان کے ساتھ ہیں۔ بڈگام ضمنی انتخاب پر، آغا روح اللہ نے کہا کہ انتخاب کا اعلان ہونے کے بعد ہم دیکھیں گے کہ کیا کرتے ہیں۔ انہوں نے آئینی ذمہ داریوں کے باوجود انتخابات میں تاخیر پر مرکز کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ اسمبلی کی کوئی بھی نشست خالی ہونے پر چھ ماہ کے اندر انتخابات میں حصہ لینا چاہیے۔ نگروٹہ میں، ایک سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے اور لوگ ابھی تک انتظار کر رہے ہیں۔ رکن پارلیمان نے بہار انتخابات کے ساتھ ضمنی انتخابات کے لیے انتخابی کمیشن کی جانب سے مبصرین کی حالیہ تقرری کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے کہا: امید ہے کہ ضمنی انتخابات بہار کے ساتھ ہوں گے۔

بی جے پی حکومت کے خلاف بی جے ڈی کی پیدل مارچ مہم

بھوبنیشور: (یو این آئی) اڈیشہ میں اہم اپوزیشن جماعت بیجو جنتا دل ریاست میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت کی ناکامیوں کو بے نقاب کرنے کے لیے ایک ماہ طویل ریاست گیر پیدل مارچ مہم شروع کرے گی۔ بی جے ڈی کے نائب صدر دیبی پرساد مشرا نے پیر کے روز کہا کہ 2 اکتوبر گاندھی جینتی اور دسہرہ دونوں ہیں، اس لیے پارٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ مہاتما گاندھی کے مجسمے کی گل پوشی کر کے عوامی رابطہ کی پیدل مارچ مہم کا آغاز کیا جائے گا۔ پیدل مارچ مہم باضابطہ طور پر 9 اکتوبر کو انکلمی گوپ بندھو داس کی جینتی پر شروع ہوگی اور 9 نومبر تک جاری رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس مہم کا مقصد بی جے ڈی کا عوام سے رابطہ مضبوط کرنا اور گزشتہ 15 مہینوں میں بی جے پی حکومت کی کارکردگی کو بے نقاب کرنا ہے۔

ملک میں ہر سال دو کروڑ نئے آدھار کارڈس کی اجرائی

حیدرآباد (یو این آئی) مرکزی وزارت برائے الکٹرانکس اور انفارمیشن ٹکنالوجی کے سکریٹری ایس کرشنن نے ہدایت دی ہے کہ سماج کے ہر فرد کے لئے آدھار کو زیادہ مفید اور تخلیقی انداز میں وسعت دی جائے۔ یہ بات انہوں نے آدھار دیوتسو کے موقع پر حیدرآباد میں ایچ آئی سی سی میں منعقد آدھار سمواد میں ورچوئل طور پر شرکت کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ 15 سالوں میں آدھار نے ابتدائی توقعات سے کہیں زیادہ ترقی کی ہے۔ ملک میں 145 کروڑ سے زائد آدھار موجود ہیں اور ہر سال تقریباً دو کروڑ نئے آدھار کارڈس جاری ہو رہے ہیں۔ آدھار اب نہ صرف مختلف اسکیموں میں بلکہ ڈیجیٹل بنیادی ڈھانچہ کے نیٹ ورک کے لئے بھی اہم بن چکا ہے۔ اس سلسلہ میں ڈیٹا بیس کے معیار کی نگرانی پر خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے یو آئی ڈی اے آئی حکام کو مشورہ دیا کہ آدھار کے فوائد کو مزید بڑھانے کے اقدامات پر غور کریں۔ انہوں نے کہا کہ آدھار کی تصدیق دیہی علاقوں میں اور بھی زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ اس سے قبل یو آئی ڈی اے آئی کے صدر نیل کنٹھ مشرا نے کہا کہ آدھار کی روزانہ کی تصدیق 10 کروڑ سے تجاوز کر گئی ہیں اور دنیا کے سب سے بڑے 143 کروڑ افراد پر مشتمل ڈیٹا بیس کا حامل ملک ہمارا ہے۔ یو آئی ڈی اے آئی کے ڈائریکٹر جنرل بھوونیش کمار نے بتایا کہ 2010 میں اسی دن پہلا آدھار جاری ہوا تھا اور اس نے شہریوں کی ضروریات کو پورا کرنے میں ایک نمایاں تبدیلی لایا۔ آدھار نے مکمل طور پر ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر کی بنیاد فراہم کی ہے۔ اب تک 135 کروڑ سے زیادہ آدھار جاری ہو چکے ہیں اور روزانہ 10 لاکھ نئے درخواستیں موصول ہو رہی ہیں۔ انہوں نے ڈیٹا بیس کی حفاظت کی اہمیت پر بھی زور دیا اور کہا کہ ریاستی و ضلعی بینکوں اور نبارڈ کی مدد سے اپ گریڈڈ تصدیق ممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ چہرہ شناسی خدمات میں بھی قابل ذکر اضافہ ہوا ہے۔ اس موقع پر ڈاک محکمہ نے ایک خصوصی ڈاک ٹکٹ بھی جاری کیا۔

راہل کو جان سے مارنے کی دھمکی قابل مذمت: گہلوت

جے پور: (یو این آئی) راجستھان کے سابق وزیراعلیٰ اشوک گہلوت نے کہا ہے کہ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے لیڈر راہل گاندھی کو لائیو ٹی وی پر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے ایک ترجمان کی جانب سے جان سے مارنے کی دھمکی دینا قابل مذمت ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت میں ایسی زبان اور اس قسم کی سوچ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ مسٹر گہلوت نے پیر کو اپنے بیان کی ویڈیو جاری کرتے ہوئے کہا کہ یہ بھی افسوسناک بات ہے کہ ابھی تک بی جے پی نے اس قسم کا بیان دینے والے ترجمان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کے صدر جے پی نڈا کی جانب سے بھی اب تک کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا ہے، جو کہ تشویش کا باعث ہے۔ مسٹر گہلوت نے کہا کہ اس سے بی جے پی کی نفرت انگیز اور تعصب پر مبنی سیاست بے نقاب ہوئی ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ راہل گاندھی مہنگائی، بے روزگاری اور ووٹ چوری جیسے عوامی مسائل پر بات کر رہے ہیں اور ووٹ چوری کو ایک اہم مسئلہ بنا رہے ہیں اور بی جے پی کے ترجمان شاید اسی مسئلے سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لیے ایسی ذہنیت اپنائے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے عوام کو اعتماد دلانا چاہیے کہ اس طرح کے معاملات کو سنجیدگی سے لیا گیا ہے، لیکن تا حال ایسی کوئی سنجیدہ کارروائی یا جذبہ دیکھنے کو نہیں ملا ہے۔ مسٹر گہلوت نے کہا کہ راہل گاندھی جن مسائل کو اٹھا رہے ہیں، عوام کی جانب سے انہیں جو حمایت مل رہی ہے، اس سے بی جے پی بوکھلاہٹ کا شکار ہے اور مایوسی میں آ کر اس قسم کی حرکتیں کر رہی ہے۔ انہوں نے اس کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ایسے افراد کا جمہوریت پر کوئی یقین نہیں ہے۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ عوام سب کچھ دیکھ رہی ہے اور وقت آنے پر اس کا جواب دے گی۔

درانداز ہندوستانی مسلمانوں کے حقوق غصب کر رہے ہیں: اندریش کمار

مسلم راشٹریہ منچ کے عظیم الشان سمیلن میں معروف دانشوروں کا اظہار خیال

نئی دہلی، (صحافت بیورو): مسلم راشٹریہ منچ (ایم آر ایم) کے زیر اہتمام آل انڈیا مسلم مہا سمیلن میں ملک کے ہر کونے سے ہزاروں لوگوں نے شرکت کی جس میں کارکنان، دانشور، ماہرین تعلیم، کمیونٹی رہنما اور سماجی کارکنان شامل تھے۔ سمیلن نے ایک پرزور پیغام دیا کہ ہندوستانی مسلمان اب ملک کے سفر کے لیے تماشائی نہیں رہیں گے بلکہ ایک نئے ہندوستان کی تعمیر میں فعال شریک بنیں گے – ایک ایسا ہندوستان جو سماجی ہم آہنگی، مساوات، اور مشترکہ ترقی پر مبنی ہو۔ اس موقع پر راجدھانی کے تالکٹورہ اسٹیڈیم میں اتحاد، حب الوطنی، اور اصلاحات کے نعرے گونج رہے تھے، جو کمیونٹی کے مستقبل کے وژن کی ترجمانی کر رہے تھے۔ پروگرام میں مسلم راشٹریہ منچ کے سرپرست اعلیٰ اندریش کمار، وقف پر جے پی سی کے چیئرمین اور سینئر ایم پی جگدمبیکا پال، سابق مرکزی وزیر ستیہ نارائن جاٹیا، اجمیر شریف درگاہ کے چیئرمین خواجہ نصر الدین، آل انڈیا امام آرگنائزیشن کے چیف امام مولانا عمر الیاسی، این سی ایم ای آئی کے قائم مقام چیئرمین ڈاکٹر شاہد اختر، بی جے پی اقلیتی مورچہ کے صدر جمال صدیقی، نظام الدین درگاہ کے چیئرمین سالم نظامی، قومی کنوینر محمد افضل، ڈاکٹر شالینی علی، شاہد سعید اور جمعیت حمایت الاسلام آرگنائزیشن کے صدر قاری ابرار جمال کے ساتھ ساتھ ملک بھر سے کئی دیگر معززین نے شرکت کی۔ مہا سمیلن میں منچ کے تمام قومی کنوینرز، اس کے مختلف ونگز کے قومی کنوینرز، ریاستی کنوینرز اور شریک کنوینرز، اور دیگر اہم عہدیدار موجود تھے۔ حاضرین میں مختلف اوقاف بورڈز کے چیئرمین اور حج کمیٹیوں سے وابستہ اراکین بھی شامل تھے۔ مسٹر اندریش کمار نے اپنے کلیدی خطاب میں ایک طاقتور اور پرجوش تقریر کی جو قوم کو درپیش چیلنجز کے دل پر لگی۔ انہوں نے دہشت گردی کو خالص شیطانیت کی ایک شکل قرار دیتے ہوئے اس کی مذمت کی اور اعلان کیا کہ اس کا کوئی مذہب، ذات، یا رنگ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ 'ہم ہندوستانی تھے، ہندوستانی ہیں اور ہمیشہ ہندوستانی رہیں گے، ہماری شناخت پر کوئی سوال نہیں اٹھا سکتا۔ انہوں نے سامعین سے دہشت گردی اور نشے کی لت کے خلاف متحد ہونے کا مطالبہ کیا، انہیں جڑواں برائیوں کے طور پر بیان کیا جنہیں قوم کی اخلاقی اور سماجی ساخت کی حفاظت کے لیے جڑ سے اکھاڑ پھینکنا ضروری ہے۔ اجتماع کو ایم آر ایم کی ماضی کی کوششوں کی یاد دلاتے ہوئے اندریش کمار نے تین طلاق کے خاتمے میں تحریک کے تاریخی کردار کے بارے میں بات کی، جس نے ملک بھر میں مسلم خواتین کو وقار بحال کیا۔ انہوں نے کمیونٹی پر زور دیا کہ وہ تعلیم، ثقافت، اور ترقی پر توجہ مرکوز کرے، جو ایک متحدہ اور مضبوط ہندوستان کے ستون ہیں۔ انہوں نے بہار جیسے خطوں میں روہنگیا اور دیگر دراندازوں کے بڑھتے ہوئے مسئلے کے بارے میں بھی سخت انتباہ کیا، خبردار کیا کہ اگر غیر قانونی داخل ہونے والے ملازمتوں اور وسائل پر قبضہ کرتے ہیں، تو ہندوستانی مسلمانوں کے لیے روزگار تلاش کرنا اور محفوظ مستقبل بنانا مشکل ہو جائے گا۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر دراندازوں کو نوکریاں ملیں گی، تو ہندوستانی مسلمان اپنا روزگار کیسے محفوظ کریں گے؟، سامعین کے ساتھ گہرا تعلق پیدا کر گیا اور فوری کارروائی کا مطالبہ کیا۔ نیشنل کمیشن فار مائنارٹی ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشنز (این سی ایم ای آئی) کے قائم مقام چیئرمین ڈاکٹر شاہد اختر نے ایک غور و فکر پر مبنی اور بصیرت افروز خطاب کیا، جس میں اس کنونشن کو نہ صرف ایم آر ایم کے 25 سالہ سفر کا جشن قرار دیا بلکہ ایک ایسا نقطہ آغاز بھی قرار دیا جو اگلے پچیس سال کے لیے نئی توانائی اور عزم کا متقاضی ہے۔ انہوں نے سامعین کو یاد دلایا کہ ہندوستانی مسلمانوں کی قومی تعمیر میں شراکت دار بننے کی تاریخی ذمہ داری ہے اور اب خاموش تماشائی بن کر بیٹھنا کوئی آپشن نہیں ہے۔ قومی کنوینر محمد افضل نے کہا کہ آج اس کنونشن میں 10 ہزار سے زیادہ افراد کی موجودگی کے ساتھ تنظیم اپنے نظریات کی طاقت اور معاشرے میں اپنی گہری جڑوں کا زندہ ثبوت ہے۔ یہ کنونشن محض ایک تقریب نہیں تھا بلکہ مسلم کمیونٹی کے اندر سوچنے کے نئے انداز کو تشکیل دینے کا ایک اہم لمحہ تھا۔ اس نے 'بھارت سب سے پہلے - ہندوستان سب سے پہلے، ہندوستانی سب سے بہترین' کے وژن پر مبنی ایک مستقبل کے آغاز کی نشاندہی کی، جہاں ہر شہری ترقی میں حصہ ڈالتا ہے اور قوم کی خدمت میں متحد کھڑا ہوتا ہے۔

مہاراشٹر بھر میں بارش کا قہر، 24 گھنٹوں میں 10 افراد ہلاک

مراٹھواڑہ کے کئی اضلاع اب بھی زیر آب، ریاست کی بیشتر ندیاں خطرے کے نشان سے اوپر بہہ رہی ہیں، بچاؤ کارروائیاں مسلسل جاری، اب تک ایک لاکھ اٹھارہ ہزار سے زائد افراد محفوظ مقامات پر منتقل کیے گئے، جائزہ اجلاس کے بعد نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے کوکن خطہ کے تمام محکموں کو ہائی الرٹ پر رہنے کی ہدایت دی

ممبئی: مہاراشٹر گزشتہ دو دن سے لگاتار بارش کی زد میں ہے جس کے نتیجے میں ریاست کے کئی اضلاع میں تباہی مچ گئی ہے۔ صرف گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران بارش سے متعلقہ حادثات میں دس افراد جاں بحق ہوئے ہیں۔ ان میں ناسک سے چار، عثمان آباد اور احمد نگر سے دو دو جبکہ جالنہ اور ایوت محل سے ایک ایک ہلاکت درج کی گئی ہے۔ بچاؤ کارروائیاں مسلسل جاری ہیں اور اب تک متاثرہ علاقوں سے ایک لاکھ اٹھارہ ہزار سے زائد افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا جا چکا ہے۔ مراٹھواڑہ خطہ سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے جس میں اورنگ آباد، جالنہ، بیڑ، لاتور، ناندیڑ، ہنگولی اور پربھنی کے اضلاع پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

اسی دوران ممبئی میں بھی ہفتہ کی رات سے موسلا دھار بارش کا سلسلہ جاری ہے جس نے ریاستی سطح پر مشکلات میں مزید اضافہ کیا ہے۔ ناسک میں گوداوری ندی خطرے کے نشان سے اوپر بہہ رہی ہے جس سے رام کنڈ علاقے کے کئی مندر ڈوب گئے ہیں۔ ریاستی حکام نے پورے مہاراشٹر میں نیشنل ڈیزاسٹر ریسپانس فورس کی سولہ ٹیمیں تعینات کر دی ہیں جبکہ مزید دو ٹیمیں پونے میں ہنگامی صورتحال کے لیے اسٹینڈ بائی پر رکھی گئی ہیں۔ پونے کی ملشی تحصیل کے تمہنی گھاٹ میں اس مانسون کے موسم میں اب تک 9000 ملی میٹر سے زیادہ بارش ریکارڈ کی جا چکی ہے جس نے اسے اس سال ہندوستان کا سب سے زیادہ بارش والا علاقہ بنا دیا ہے، یہاں تک کہ میگھالیہ کے چیراپونجی اور ماوسینرام کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے تھانے میں ایک جائزہ اجلاس کے بعد کوکن خطہ کے تمام محکموں کو ہائی الرٹ پر رہنے کی ہدایت دی ہے۔ انہوں نے سیلاب زدہ علاقوں سے مکینوں کو فوری منتقل کرنے، اسکولوں اور کالجوں کو پناہ گاہوں میں بدلنے اور عوام کو درست معلومات پہنچانے پر زور دیا۔ شندے نے خبردار کیا کہ اس بحران کے دوران افواہیں پھیلانے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔

ادھر پانی کی سطح بڑھنے پر بھاتسا ڈیم کے پانچ دروازے کھول دیے گئے ہیں اور نشیبی دیہات کو الرٹ کیا گیا ہے۔ بجلی کی لائنوں، گرے ہوئے درختوں اور دیگر خطرات پر بھی کڑی نگرانی رکھی جا رہی ہے۔ اس کے ساتھ ریاستی حکومت نے جولائی اور اگست کی بارشوں میں نقصان اٹھانے والے کسانوں کے لیے 1339 کروڑ روپے کے امدادی پیکیج کا اعلان کیا ہے جبکہ ستمبر کے نقصانات کا جائزہ ابھی جاری ہے۔ موجودہ وقت میں ریاست فطرت کی بے لگام بارشوں سے نبرد آزما ہے اور حکام، کارکنان اور مقامی لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر قیمتی جانوں کو بچانے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔

پونے کی ملشی تحصیل نے میگھالیہ کے چیراپونجی اور ماوسینرام کو پیچھے چھوڑا

ممبئی: ممبئی سمیت مہاراشٹر میں بارش کا سلسلہ اب بھی جاری ہے، امسال مانسون نے ممبئی اور مہاراشٹر میں کئی ریکارڈ قائم کیے۔ ممبئی میں جہاں ہر سال تقریباً 10 جون کے آس پاس مانسون پہنچتی تھی امسال کئی برسوں کا ریکارڈ توڑتے ہوئے مئی کے وسط میں داخل ہوگئی۔ اتنا ہی نہیں بلکہ پونے کی ملشی تحصیل کے تمہنی گھاٹ میں اس مانسون کے موسم میں اب تک 9000 ملی میٹر سے زیادہ بارش ریکارڈ کی جا چکی ہے جس نے اسے اس سال ہندوستان کا سب سے زیادہ بارش والا علاقہ بنادیا ہے، یہاں تک کہ میگھالیہ کے چیراپونجی اور ماوسینرام کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

ممبئی میں سید حسن نصراللہؒ کی برسی عقیدت واحترام کے ساتھ منائی گئی

'سید حسن نصراللہؒ کی یاد منانا صرف ایک رسم نہیں بلکہ ایک عہد ہے': مسجد ایرانیان میں علمائے کرام کا خطاب

ممبئی: ممبئی کی مسجدِ ایرانیان (مغل مسجد) میں اسناعشری یوتھ فاؤنڈیشن (آئی اے وائے ایف) اور مسجدِ ایرانیان کے زیراہتمام سید حسن نصراللہؒ کی برسی عقیدت واحترام کے ساتھ منائی گئی، جس میں خواتین وحضرات کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔ اس موقع پر مؤمنین نے سیدِ مقاومت، سید حسن نصراللہؒ کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ آپؒ وہ رہنما تھے جن کی زندگی شجاعت، قربانی اور ظلم کے مقابل ڈٹ جانے کی روشن مثال تھی۔

پروگرام میں جید علمائے کرام نے خطاب کئے جن میں مولانا سید روح ظفر، مولانا سید ابوالقاسم، مولانا سید فیاض باقر، مولانا سید نجیب الحسن زیدی اور مولانا سید حسین مہدی حسینی شامل تھے۔ مقررین نے سید حسن نصراللہؒ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے بتایا کہ سید نصراللہ کا گہرا ایمان باللہ، ولایت کے راستے سے والہانہ وابستگی اور عالمی ظلم کے خلاف غیر متزلزل موقف ان کی شخصیت کے نمایاں پہلو تھے۔ علماء نے کہا کہ ان کی آواز صرف سیاسی نہیں بلکہ قرآن واہل بیتؑ کی تعلیمات سے جڑی ہوئی ایک روحانی صدا تھی۔ انہوں نے دنیا کے مظلوموں کو اُٹھ کھڑے ہونے کا حوصلہ دیا اور ثابت کیا کہ عزت وغیرت، ظلم وجبر پر غالب آسکتی ہے۔ ان کا پیغام یہ تھا کہ مزاحمت کسی ایک قوم یا مسلک تک محدود نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے۔

علمائے کرام نے کہا کہ سید حسن نصراللہؒ کی شہادت نے یہ حقیقت ایک بار پھر اجاگر کردی کہ قربانی کا راستہ ابدی ہے اور شہیدوں کا خون درختِ عدل کو سیراب کرتا ہے۔ ہمیں سکھایا گیا کہ ذلت کے آگے جھکنے کے بجائے عزت ووقار کے ساتھ جینا ہے، اپنی ذاتی واجتماعی زندگی میں قربانی واستقامت کو اپنانا ہے اور مظلوموں کی حمایت میں ڈٹ جانا ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ سید حسن نصراللہؒ کی یاد منانا صرف ایک رسم نہیں بلکہ ایک عہد ہے ان کے مشن مزاحمت، سچائی اور انصاف کو آگے بڑھانے کا۔ ان کی میراث ہمیں یہ پیغام دیتی ہے کہ غم کو طاقت میں بدلا جائے اور یاد کو عمل میں ڈھالا جائے۔ پروگرام کے اختتام پر سید حسن نصراللہؒ کی حیات و جدوجہد پر ایک خصوصی دستاویزی فلم دکھائی گئی جس نے شرکاء کو ان کی قربانیوں اور مزاحمت کے لازوال پیغام سے مزید روشناس کرایا۔

ابوعاصم اعظمی نے منشیات کے مسئلہ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا عزم کیا

ممبئی: مانخورد شیواجی نگر اور گوونڈی علاقوں میں نشے سے نجات کی طرف ایک اہم پہل کی گئی ہے۔ آج نیاز میڈیکل سنٹر، رفیع نگر، گوونڈی میں رکن اسمبلی ابوعاصم اعظمی کی صدارت میں ایک پروگرام کامیابی کے ساتھ منعقد کیا گیا جس میں این سی بی کے سابق سربراہ سمیر وانکھیڈے خصوصی طور پر موجود تھے۔ اجتماع میں سمیر وانکھیڈے نے منشیات سے متعلق مسائل اور اس پر قابو پانے کے لیے اپنے تجربے اور خصوصی علم کا اظہار کیا۔ ان کے ساتھ پولیس افسران، مختلف رضاکارانہ تنظیموں (این جی اوز) کے نمائندے اور منشیات کی لت سے براہ راست متاثر ہونے والے خاندان شریک تھے۔ رکن اسمبلی ابوعاصم اعظمی نے علاقہ میں منشیات کے بڑھتے ہوئے استعمال پر اپنی گہری تشویش کا اظہار کیا اور اس مسئلے کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا عزم کیا۔

اس کے علاوہ منشیات فروشوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے، نشے کے عادی نوجوانوں کی بحالی کے لیے ٹھوس اور موثر لائحہ عمل تیار کرنے اور علاقے میں آگاہی مہم کو موثر طریقے سے چلانے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ پروگرام میں سمیر وانکھیڈے نے کہا کہ منشیات کی روک تھام کے خلاف لڑائی کو مزید موثر بنانے کے لیے پولیس اور رضاکار تنظیموں کے درمیان بہتر تال میل کی ضرورت ہے۔ انہوں نے وہاں موجود اہل خانہ کو یقین دلایا کہ انتظامیہ کی جانب سے شہریوں کے مسائل کو سنجیدگی سے لیا جائے گا۔

کاندیولی کیٹرنگ کچن آتشزدگی، چوتھا شخص ہلاک، دو کی حالت نازک

ممبئی: کاندیولی کیٹرنگ کچن میں لگی آگ میں پیر کو مرنے والوں کی تعداد چار ہوگئی۔ شیوانی گاندھی (51)، ایک کیٹرنگ کے کاروبار کی مالک، جو 70 فیصد جھلس گئی تھی، ایرولی کے نیشنل برن سینٹر میں چل بسی۔ گاندھی کے پسماندگان میں ان کے شوہر اور دو بچے ہیں۔ سات شدید زخمیوں میں سے تین اتوار کو دم توڑ گئے تھے۔ عیاں رہے کہ بدھ 24 ستمبر کو، کاندیولی کے اکورلی کراس روڈ نمبر 3 پر واقع کیٹرنگ سروس کے باورچی خانے، شیوانی کیٹررس میں گیس سلنڈر پھٹنے سے چھ خواتین سمیت سات افراد 90 فیصد جھلس گئے تھے۔ زخمیوں کو ابتدائی طور پر ایرولی کے نیشنل برن سنٹر اور کستوربا اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا جس کے بعد ای ایس سی آئی اور بوریولی کے اوم اسپتال میں ابتدائی طبی امداد دی گئی تھی۔ اتوار کو، ڈیزاسٹر مینجمنٹ ٹیم نے اطلاع دی کہ کستوربا اسپتال میں داخل رکشا جوشی (47)، اور نیتو گپتا (31) اور پونم (28)، جو ایرولی برن سینٹر میں داخل ہیں، کی موت ہوگئی۔ تینوں 80 فیصد سے 90 فیصد تک جھلس چکے تھے۔

الہاس ندی میں بہہ جانے والے نوجوان کی تلاش جاری

بدلاپور (کلیم شیخ): بدلاپور اور مہاراشٹر میں دو دن سے جاری موسلا دھار بارش کی وجہ سے علاقے کی تمام ندیاں اپھان پر ہیں۔ دریائے الہاس کے پانی کی سطح میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ دریں اثنا اتوار کو بدلاپور کے بیرج روڈ علاقے میں ایک نوجوان ندی میں بہہ گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ امبرناتھ کا رہنے والا محمد غوث عبداللہ شیخ (20) دریائے الہاس کے کنارے کپڑے دھونے گیا تھا لیکن وہ اپنا توازن کھو بیٹھا اور تیز پانی کی دھارا کی وجہ سے بہہ گیا۔ اس کے بھائی نے اسے بچانے کی کوشش کی لیکن تیز دھار کی وجہ سے وہ اسے روک سکا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی امبرناتھ تحصیلدار جائے وقوعہ پر پہنچے اور تلاشی مہم شروع کی۔ دریں اثناء کولگاؤں بدلاپور میونسپل ایڈمنسٹریشن، فائر بریگیڈ، اور محکمہ پولس نوجوان کی تلاش کر رہے ہیں، لیکن اس وقت تک اس کا کوئی سراغ نہیں مل سکا ہے۔ البتہ لاپتہ نوجوان کی تلاش جاری ہے۔

شمیم طارق، ہارون افروز، فرید احمد خان، ڈاکٹر علاؤالدین شیخ مہاراشٹر اردو اکادمی ایوارڈ کے لیے منتخب

ممبئی: مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکیڈمی کے پچاس سال مکمل ہونے پر اردو صحافت، اردو ذریعہ تعلیم اور اردو زبان و ادب کے فروغ و خدمات کے اعتراف میں عروس البلاد ممبئی سے جن نمایاں شخصیات کو ایوارڈ برائے سال 2021، 2022، 2023 کے لیے منتخب کیا گیا ہے، ان قابل ذکر معزز و اہم شخصیات میں بزرگ شاعر، ادیب و متعدد کتابوں کے مصنف شمیم طارق (مرزا غالب لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ)، منفرد لہجے کے حامل ممتاز شاعر اور سینئر صحافی محمد ہارون افروز (ایڈیشنل ایگزیکٹیو ایڈیٹر روزنامہ صحافت، ممبئی) صحافتی ایوارڈ کے علاوہ اردو کارواں تنظیم کے سربراہ فرید احمد خان (خصوصی ایوارڈ برائے فروغِ اردو و ہمہ جہت خدمات) نیز طب یونانی میں ماہر ڈاکٹر علاؤ الدین شیخ (مدیر ہفت روزہ عوامی رائے) شامل ہیں۔

اردو اکیڈمی کی اس فہرست میں انصار رئیس احمد، ڈاکٹر لکشمن شرما واحد، شیخ امتیاز احمد نور محمد، محترمہ زاہدہ (حامد اقبال) صدیقی، ممتاز قمر الدین شیخ، کمال احمد بلیاوی، خان نزہت کبیر، رؤف صادق، ڈاکٹر محمد تابش خان، عبدالکریم قاسم علی، محمد اقبال، خان عبداللہ، ڈاکٹر شیخ احرار احمد، نازیہ پرویز نقوی بھی شامل ہیں۔

مہاراشٹر اردو اکیڈمی کے سال بھر جاری رہنے والی تقریبات اور دیگر سرگرمیوں کے لیے وزیر اعلیٰ دیویندر فرڈنویس نے دس کروڑ روپے کا فنڈ بطور گرانٹ دیا ہے، تاہم وزیر اعلیٰ اور نائب وزرائے اعلیٰ ایکناتھ شندے اور اجیت پوار سے یہ توقع بھی کی جاتی ہے کہ وہ علیحدہ بجٹ کے ذریعے اردو اخباروں کو گراں قدر مالی تعاون دینے کے لیے اشتہارات جاری کرنے میں فراخ دلی کا مظاہرہ کریں گے۔

لوکل ٹرین میں خواتین کے درمیان لڑائی کا ویڈیو وائرل

ممبئی: ممبئی کی لائف لائن، لوکل ٹرینیں، ایک بار پھر خبروں میں ہیں۔ یہ واقعہ لیڈیز اسپیشل کمپارٹمنٹ میں خواتین کے درمیان لڑائی کا ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کے بعد سامنے آیا۔ ویڈیو میں دو خواتین کو تھپڑ مارتے اور دوسری خاتون کے بال کھینچتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے جب کہ دیگر مسافر تماشائی بنے ہوئے ہیں۔ ویڈیو میں دیگر مسافر حالات کو پرسکون کرنے کی کوشش کرتے ہوئے نظر آتے ہیں لیکن لڑائی بڑھ جاتی ہے اور خواتین ایک دوسرے کے بال کھینچنے لگتی ہیں اور چیخنے لگتی ہیں۔ آن لائن شیئر کیے گئے اس ویڈیو نے شہر کی بھیڑ بھری لوکل ٹرینوں میں روزانہ سفر کرنے والے مسافروں میں نظم وضبط اور بڑھتے ہوئے غصے کے بارے میں بحث چھیڑ دی ہے۔ ہزاروں خواتین روزانہ صبح وشام لیڈیز اسپیشل ٹرینوں پر انحصار کرتی ہیں اور اکثر بیٹھنے یا ذاتی جھگڑوں پر جھگڑے ہوتے ہیں۔

'یہ محبت مخالف اور نفرت کو فروغ دینے والی سرکار ہے'

آئی لو محمدؐ کا بینر لگانے یا جلوس نکالنے پر اتنی نفرت کیوں؟

ممبرا میں سابق رکن پارلیمنٹ مولانا عبیداللہ خان اعظمی کا سوال

انوار الحق خان

ممبرا: ملک میں دیگر مذاہب کی یاتراؤں، جلوسوں میں کس قدر ہڑدنگ ہوتی ہے، آئے دن ماب لنچنگ کی وارداتیں پیش آتی ہیں اس پر کتنے ایف آئی آر درج ہوئے اور کتنی گرفتاریاں ہوئی ہیں۔ صرف آئی لو محمد ﷺ کا بینر لگانے پر یا جلوس نکالنے پر اتنی نفرت کیوں؟ وہ اس لئے کہ یہ سرکار ہی محبت مخالف اور نفرت کو فروغ دینے والی سرکار یں ہیں۔ اس طرح کا اظہار خیال ممبرا میں محسن انسانیت کانفرنس میں معروف عالم دین مولانا عبیداللہ خان اعظمی نے پیش کیا۔

ممبرا میں ہر سال کی طرح امسال بھی محسن انسانیت کانفرنس معمار غیاث الدین خان اور جمال الدین خان نے منعقد کی، جس کی صدارت سید علی اشرف، نظامت مولانا محفوظ الرحمن علیمی نے فرمائی، اس تقریب میں شہر کے ملی سماجی وسیاسی شخصیات نے بھی شرکت کی۔ جہاں مولانا عبیداللہ خان اعظمی نے مسلم نوجوانوں سے اپیل کی کہ آج ملک کے حالات کو دیکھتے ہوئے کسی بھی قسم کے احتجاج، جلوس، جلسہ نکالنے سے قبل شہر کے مسلم لیڈران یا قائدین سے صلاح لے لیا کریں اور ان کی سرپرستی میں ہی کیا کریں۔ مولانا عبیداللہ خان نے نبی اکرم ﷺ کو محسن انسانیت بتاتے ہوئے کہا کہ آج دنیا میں فادر ڈے، چلڈرن ڈے، مدر ڈے و یمنس ڈے اسطرح سے کئی ڈے اس لئے منائے جاتے ہیں کے اس کی قدر اہمیت معلوم ہوسکے، لوگوں میں اسکے تیئں بیداری پیدا ہوسکے، لیکن محمد ﷺ محسن انسانیت ہیں تمام انسانوں کو جہالت کے اندھیرے سے باہر لے آئے انکا برتھ ڈے منانا یعنی یوم میلاد منانے کا مطلب انکے پیغامات کو انکی اہمیت کو غیروں کے سامنے پیش کیا جائے۔

مولانا نے کہا کہ دنیا آج اپنے لیڈروں کا قائدوں جنم دن اور اپنے ممالک کی یوم آزادی مناتی ہے لیکن نبی ﷺ کی یوم ولادت انسانیت کی آزادی اور محسن انسانیت کا برتھ ڈے ہوتا ہے۔ انھوں نے یہاں کہا کہ آج کلمہ گو پر حملہ ہو رہا ہے اسلام پر حملہ ہو رہا اور ہم مسلکوں اور جماعتوں میں منقسم ہیں ہمیں متحد ہونا ہوگا جب ملک کی بات آئے تو ہم سب بلا تفریق مذہب ایک ہوجائیں، جب قوم کی بات آئے تو بلا تفریق مسلک ایک ہونا چاہئے۔

مولانا نے یہاں مولانا توقیر رضا کی گرفتاری پر بھی افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ انکی گرفتاری اور کانپور سے بریلی تک کہ مسلم نوجوانوں کی آئی لو محمدؐ معاملہ میں جتنی بھی گرفتاریاں ہوئی ہیں سبھی غیر جمہوری ہیں اور یہ بی جے پی کی بدمعاشی ہے اور کچھ نہیں۔ انھوں مزید کہا کہ یہ سرکار محمد کے نام کی مخالف یعنی انسانیت کی مخالف ہے اور محبت کے دشمن ہے، نبی نے ہمیشہ محبت کا پیغام دیا ہے اور آئی لو کا معنی ہی محبت ہوتا ہے، اس میں کون سا جملہ غیر قانونی ہے؟ مولانا عبیداللہ خان نے یہاں کہا کہ وقف معاملہ پر 3 اکتوبر کو پورے ملک میں مسلمان احتجاجاً اپنا کاروبار صبح سے لیکر دوپہر 3 بجے تک بند رکھیں۔ انھوں نے کہا 11 اکتوبر کو ہمارا جنتر منتر پر بڑا احتجاج ہونے جارہا ہے وقف پر آئے فیصلہ پر اسطرح یہاں کانفرنس میں مولانا ہدایت اللہ خان، مولانا جمال احمد اشرفی، صغیر برکاتی، حافظ سکندر، قاری رجب، عادل خان اعظمی، شاہ عالم خان، ظفر نعمانی، ممتاز شاہ، عبدالسلام سمیت دیگر سیکڑوں افراد موجود تھے۔

پاکستانی وزیر کے ہاتھوں ٹرافی نہ لینا محض ایک ڈرامہ

ایشیا کپ ٹورنامنٹ کے فائنل میچ کے بعد شیوسینا یو بی ٹی لیڈر سنجے راؤت نے اسے سازش قرار دیا

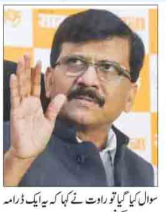

ممبئی: ایشیا کپ 2025 ٹورنامنٹ کے فائنل میچ میں بھارتی ٹیم نے پاکستان کو شکست دے دی۔ اس جیت کے بعد ہندوستانی ٹیم پر انعامات کی بارش ہوئی ہے۔ دریں اثنا، پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بعد، شیو سینا ادھو ٹھاکرے کے دھڑے نے ہندوستان کو پاکستان کے ساتھ کرکٹ کھیلنے سے روکنے کے لیے جارحانہ موقف اختیار کیا ہے۔ اس ٹورنامنٹ میں بھارت اور پاکستان کے درمیان تین میچ کھیلے گئے۔ اب ٹورنامنٹ ختم ہونے کے بعد، پارٹی لیڈر سنجے راوت نے ایک بار پھر اس معاملے پر تبصرہ کیا ہے۔ بھارتی ٹیم نے میچ کے بعد پاکستانی حکومت کے وزیر اور ایشین کرکٹ کونسل کے صدر محسن نقوی سے ایشیا کپ ٹرافی لینے سے انکار کر دیا۔ سنجے راوت سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو راوت نے کہا کہ یہ ایک ڈرامہ سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔

سنجے راوت نے کہا کہ یہ ایک سازش ہے، آپ میدان میں اکٹھے کھیل رہے ہیں، جس کا ملک احتجاج کر رہا ہے۔ عوام یا محب وطن لوگوں نے کل کا میچ نہیں دیکھا، کل پی وی آر اور دیگر مقامات پر میچ دکھانے کی کوشش کی گئی، لیکن عوام نے اسے ناکام بنا دیا۔

راوت نے مزید کہا کہ مجھے کل پتہ چلا کہ آپ جیت گئے ہیں۔ جب آپ جیت گئے تو یہ پاکستانی وزیر محسن نقوی تھے، جو ایشین کرکٹ کونسل کے صدر ہیں۔ آپ نے ان سے ٹرافی لینے سے انکار کر دیا، لیکن آپ نے میچ تو کھیلا، اور 15 دن پہلے اسی بھارتی ٹیم نے اسی محسن نقوی کے ساتھ ڈریسنگ روم یا کسی تقریب میں تصویریں لیں اور مصافحہ کیا، تو کیا اب آپ ملک کو بے وقوف بنا رہے ہیں؟ میدان میں باہر کی شکل اندر سے مختلف ہوتی ہے۔ راوت نے غصے سے یہ سوال کیا کہ آپ کس کو بیوقوف بنا رہے ہو؟ کیا آپ نے عوام کو بے وقوف بنانے کے لیے اپنے وزیر اعظم سے تحریک لی؟

ریاست میں ہر سال 75 ہزار نوجوانوں کو تربیت دینے کا فیصلہ

ممبئی: وزیر اعظم نریندر مودی کے امرت مہوتسو کے یوم پیدائش کے موقع پر، ہنر، روزگار، صنعت کاری اور اختراع کے محکمے نے 'چیف منسٹرز شارٹ ٹرم ایمپلائبلٹی کورس پروگرام' کے ذریعے ہر سال 75000 ٹرینیز کو تربیت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ 9 اکتوبر 2025 سے ریاست کے 419 سرکاری صنعتی تربیتی اداروں (آئی ٹی آئیز) اور 141 سرکاری تکنیکی اسکولوں سے کل 2506 بیچ شروع ہوں گے۔ پہلے بیچ کا جلد ہی وزیر اعظم نریندر مودی آن لائن افتتاح کریں گے۔ ہنر، روزگار، صنعت کاری اور اختراع کے وزیر منگل پربھات لودھا نے بتایا کہ اس اسکیم کا مقصد نوجوانوں کو قلیل مدت میں روزگار پر مبنی تربیت فراہم کرکے صنعت کی ضروریات کے مطابق ہنر مند افرادی قوت پیدا کرنا ہے، اور خواتین امیدواروں اور دیہی علاقوں کے نوجوانوں کو بڑے پیمانے پر ہنرمندی کی تربیت فراہم کرنا ہے تاکہ نوجوانوں کے لیے ہنر پر مبنی خود روزگار کے مواقع پیدا ہوں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ اسکیم مہاراشٹر کو جدید ٹیکنالوجی میں نئے کاروباروں میں سب سے آگے لے جانے میں اہم رول ادا کرے گی۔

حکومت نے ریاست میں صنعتی تربیتی اداروں اور تکنیکی اسکول مراکز میں بنیادی ڈھانچے کی سہولیات کو بروئے کار لاتے ہوئے ادارے کے اوقات سے باہر چیف منسٹرز شارٹ ٹرم ایمپلائبلٹی کورس پروگرام شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں ایک معیاری طریقہ کار طے کیا گیا ہے اور آن لائن داخلہ کا نظام وضع کیا گیا ہے۔ شارٹ ٹرم کورسز میں 25 فیصد سیٹیں ادارے کے طلباء کے لیے مختص کی گئی ہیں اور باقی سیٹیں بیرونی امیدواروں کے لیے دستیاب ہوں گی۔ ٹریننگ فیس 1000 سے 5000 روپے ماہانہ وصول کی جائے گی۔ حکومت کے 419 سرکاری صنعتی تربیتی اداروں اور 141 سرکاری ٹیکنیکل اسکولوں میں تربیت فراہم کی جائے گی۔

سی اے کا ڈرائیور 45 لاکھ روپے کا بیگ لے کر فرار

ممبئی پولیس نے مدھیہ پردیش سے ملزم کو کیا گرفتار، تحقیقات جاری

ممبئی: گوونڈی پولیس نے 58 سالہ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ (سی اے) تیج پرتاپ ڈنگی کے ڈرائیور نتیش مہتو اور اس کے بھائی راہل مہتو کو گرفتار کیا ہے، جو 4.5 ملین روپے لے کر فرار ہو گئے تھے۔ دونوں ملزمین 19 ستمبر کو رقم لے کر فرار ہو گئے۔ شکایت کے بعد پولیس نے تین خصوصی ٹیمیں تشکیل دیں اور انہیں اتر پردیش، مدھیہ پردیش اور بہار روانہ کیا۔ پولیس نے ملزمان کے جاننے والوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھی، ان کے مقامات کا پتہ لگایا اور آخر کار انہیں مدھیہ پردیش میں گرفتار کر لیا۔ ان سے 4.5 ملین میں سے 3.6 ملین برآمد ہوئے۔

تیج پرتاپ ڈنگی کو 12 ستمبر کو اسٹامپ ڈیوٹی ادا کرنے کے لیے 4.5 ملین درکار تھے۔ تاہم، اضافی 15 دن ملنے کے بعد اس نے یہ رقم اندھیری میں ایک دوست کے پاس محفوظ طریقے سے رکھی تھی۔ 19 ستمبر کو، جب وہ رقم واپس لے کر اپنے ڈرائیور نتیش کے ساتھ سوریا اسپتال (آر کے اسٹوڈیو کے قریب) پہنچا، تو وہ اسپتال کے اندر ایک رشتہ دار سے ملنے گیا جسے وہاں داخل کیا گیا تھا۔

اس دوران اس نے نتیش کو رقم اسپتال کے کمرے میں لانے کے لیے بھیجا۔ لیکن نتیش کا فون اچانک بند ہو گیا۔ جب ڈنگی نے راہل سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تو اس کا موبائل بند تھا۔ تبھی اسے معلوم ہوا کہ دونوں بھائی رقم لے کر فرار ہو گئے ہیں۔ اس نے فوراً گوونڈی پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی۔

عیاں رہے کہ تیج پرتاپ ڈنگی اپنی کار کے لیے ڈرائیور کی تلاش میں تھے۔ اس نے ایک دوست کو بتایا، جس نے اسے دیپک کمار سے رابطہ کیا۔ دیپک نے سمستی پور، بہار کے رہنے والے نتیش مہاتو کو تجویز کیا، جسے ڈنگی نے آٹھ ماہ قبل ڈرائیور کے طور پر رکھا تھا۔ تین ماہ بعد نتیش نے اپنے بھائی راہل کی بھی ملازمت کے لیے سفارش کی۔ راہل کو بعد میں ایک آفس بوائے کے طور پر رکھا گیا لیکن صرف آٹھ ماہ کے اندر ہی دونوں بھائی اس کی امانت میں خیانت کرتے ہوئے لاکھوں روپے لے کر فرار ہو گئے۔

ریاست بھر میں سماجی اور سیاسی آندولن کے دوران درج 77 مقدمات واپس لینے کی سفارش

ممبئی: حکومت کی طرف سے مقرر کی گئی کابینہ کی ذیلی کمیٹی نے ریاست میں مذہبی، سیاسی اور سماجی تحریکوں کے دوران پولیس میں دائر کردہ 201 درخواست دہندگان میں سے 77 درخواست دہندگان کے خلاف مقدمات واپس لینے کی سفارش کی ہے، یہ اطلاع ثقافتی امور اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے وزیر ایڈووکیٹ آشیش شیلار نے دی ہے۔ ریاست میں سیاسی اور سماجی مظاہروں کے دوران درج مقدمات کی واپسی کے سلسلے میں حکومت کی طرف سے مقرر کی گئی کابینہ کی ذیلی کمیٹی کی میٹنگ سہیادری گیسٹ ہاؤس میں منعقد ہوئی۔ وزیر شیلار اجلاس کے چیئرمین تھے۔ میٹنگ میں محکمہ قانون و انصاف کے پرنسپل سکریٹری ادے شکلا، پراسیکیوشن ڈائرکٹوریٹ کے ڈائرکٹر اشوک بھلارے، محکمہ داخلہ کے ڈپٹی سکریٹری چیتن نکم اور ریاست کے سینئر پولیس افسران نے شرکت کی۔ حکومتی پالیسی کے تحت خواتین کے خلاف جرائم، سنگین مقدمات، ذاتی اور دیوانی مقدمات کو معاف نہیں کیا جاسکتا۔ اس لیے وزیر ایڈوکیٹ شیلار نے کہا کہ ایسے معاملات میں مقدمات واپس لینے سے صاف انکار کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ایم ایل اے، سابق ایم ایل اے، ایم پی اور سابق ایم پی سے متعلق چھ معاملات میں حکومتی فیصلہ اور سپریم کورٹ کی ہدایت کے مطابق حتمی فیصلہ بامبے ہائی کورٹ میں ہی کرنا ہوگا۔ وزیر نے یہ بھی کہا کہ اس سمت میں قدم اٹھائے جا رہے ہیں۔ کابینہ کی ذیلی کمیٹی کو موصول ہونے والے 201 درخواست دہندگان میں سے 77 درخواستوں پر دوبارہ غور کرنے کی سفارش کی گئی ہے اور ان مقدمات کو ڈپٹی کمشنر آف پولیس کی سربراہی میں مقرر کردہ علاقائی کمیٹی کے سامنے رکھا جائے گا۔

تھانے کے بزنس پارک میں زبردست آگ، کوئی جانی نقصان نہیں

تھانے: تھانے کے ایک بزنس پارک میں واقع ایک دفتر میں پیر کو زبردست آگ لگ گئی۔ بتایا جاتا ہے کہ اس حادثہ میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ آگ لگنے کی اطلاع ملتے ہی لوگوں نے عمارت کو خالی کرالیا۔ اطلاع کے مطابق تھانے کے واگلے اسٹیٹ میں واقع سینٹرم بزنس اسکوائر کے اے ونگ کی دوسری منزل پر کھدیپ پلاسٹکس پرائیویٹ لمیٹڈ کے دفتر میں آگ بھڑک اٹھی۔ تھانے میونسپل کارپوریشن کے علاقائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ سیل کے سربراہ یاسین تڈوی نے کہا کہ انہیں صبح 11 بجے کے قریب آگ لگنے کی اطلاع ملی اور انہوں نے فوری طور پر دو فائر انجن، دو پک اپ، ایک ہائی رائز فائر ٹینڈر اور ایک ہائیڈرولک گاڑی کو موقع پر بھیجا اور کچھ دیر میں آگ پر قابو پالیا گیا۔

ٹرمپ کی غزہ کی جنگ بندی کی خواہش کے سامنے کون سی رکاوٹیں ہیں؟

واشنگٹن: امریکا اور اسرائیل کے درمیان غزہ کی جنگ کے خاتمے کے لیے ممکنہ معاہدے پر سوالات پیدا ہو گئے ہیں۔ خاص طور پر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو کی متوقع ملاقات سے پہلے جو آج پیر کو وائٹ ہاؤس میں ہونے والی ہے۔ صدر ٹرمپ نے اپنی سوشل میڈیا پوسٹ میں کہا کہ "ہمارے پاس مشرق وسطیٰ میں کچھ عظیم کرنے کا حقیقی موقع ہے... سب کچھ پہلے سے مختلف ہونے کے لیے تیار ہے، یہ ایک تاریخی موقع ہے اور ہم اسے حاصل کریں گے"۔ ذرائع کے مطابق نیتن یاہو کے قریبی حلقوں میں غزہ منصوبے کے حوالے سے بڑے اختلافات موجود ہیں۔ بنیادی سوال یہ ہے کہ معاہدے میں صرف جنگ بندی شامل ہوگی یا اس میں قیدیوں کی رہائی بھی ہوگی اور اس کے بعد غزہ میں کیا انتظامی اور سیاسی اقدامات ہوں گے۔ سابق مصری سفیر عاطف سالم نے "العربیہ ڈاٹ نیٹ" کو بتایا کہ فوری طور پر کوئی معاہدہ آج یا کل متوقع نہیں، کیونکہ دونوں فریقوں کے درمیان 21 نکات کے حوالے سے فکری خلا موجود ہے، نیتن یاہو اپنے اتحادیوں کے بغیر کوئی نرمی نہیں کر سکتے کیونکہ اس سے ان کے اتحاد کی بقا خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ ایک فلسطینی خاندان وسطی غزہ میں اسرائیلی فضائی حملے سے تباہ ہونے والے اپنے گھر کے ملبے پر کھڑا ہے- 27 ستمبر 2025 اے ایف پیا یک فلسطینی خاندان وسطی غزہ میں اسرائیلی فضائی حملے سے تباہ ہونے والے اپنے گھر کے ملبے پر کھڑا ہے- 27 ستمبر 2025 اے ایف پی سفیر سالم کے مطابق امریکی سفیر کی مصر آمد میں تاخیر کی وجہ سے بھی مذاکرات ابھی مکمل نہیں ہوئے، اور امکان ہے کہ نکات میں ترامیم ہوں، جیسے فلسطینی ریاست پر بات چیت کے دروازے کھولنے کی شق، جس کے لیے کنیسٹ کی منظوری ضروری ہے۔ یہ جولائی میں 90 ووٹوں سے مسترد ہو چکی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ معاہدے کے بعد غزہ میں عبوری انتظامیہ قائم کی جائے گی، جس میں پانچ تکنیکی کمیٹیاں تشکیل دی جائیں گی جو بحالی اور انتظامی امور سنبھالیں گی۔ یہ عبوری نظام پانچ سال تک قائم رہے گا تاکہ فلسطینی اتھارٹی میں اصلاحات کے بعد ذمہ داریاں منتقل کی جا سکیں۔ فوجی امور کے مصری ماہر اسامہ محمود کے مطابق صدر ٹرمپ کے بیانات اچھی نیت ظاہر کرتے ہیں، لیکن بعض نکات مشکوک ہیں۔ مثال کے طور پر قیدیوں کی 48 گھنٹوں میں رہائی اور مکمل جنگ بندی کا نفاذ عملی طور پر پیچیدہ ہے، خاص طور پر اسرائیلی فوج کی موجودہ پوزیشنوں اور ہتھیاروں کے معاملے میں۔ نیتن یاہو کی سابقہ وعدہ خلافیوں اور ہتھیاروں کی تباہی کے طریقہ کار پر بھی سوالات پیدا ہوتے ہیں، اور یہ تمام عوامل معاہدے کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔

بی جے پی لیڈر پرنٹو مہادیو پر کیرلہ پولیس کا شکنجہ

ٹی وی مباحثہ کے دوران راہل گاندھی کو 'دھمکی' دینے کا الزام

راہل گاندھی کو انتہا پسند ذہن رکھنے والے افراد سے دھمکیاں مل رہی ہیں: کانگریس

نئی دہلی، (ایجنسیاں): کانگریس پارٹی نے راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پر حملہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ انتہا پسند نظریہ کمزور ہو رہا ہے، اس لیے اس طرح کی سوچ رکھنے والے لوگ اب کانگریس لیڈر راہل گاندھی کو دھمکیاں دے رہے ہیں۔ کانگریس کے کمیونیکیشن ڈپارٹمنٹ کے سربراہ پون کھیڑا نے پیر کو یہاں ایک ویڈیو پیغام میں کہا کہ "جب بھی آر ایس ایس ملک کے مضبوط نظریے کو شکست دینے میں ناکام ہوتی ہے، اس کے کارکن جسمانی تشدد کا سہارا لیتے ہیں۔ اس نظریے کے ایک انتہا پسند ناتھو رام گوڈسے نے بابائے قوم مہاتما گاندھی کا قتل کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر گاندھی ملک بھر کے کروڑوں لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں، اور سماج کے کروڑوں غریبوں، پسماندہ اور کمزور طبقات کی آواز کو دبانے کی سازش کی جا رہی ہے۔

ترونت پور، (ایجنسیاں): کیرالہ پولیس نے آج بی جے پی لیڈر پرنٹو مہادیو کے خلاف کیس درج کر لیا ہے۔ سابق اے بی وی پی لیڈر مہادیو پر الزام ہے کہ انہوں نے ایک ٹی وی مباحثہ کے دوران لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی کو نشانہ بناتے ہوئے ایسا بیان دیا جو کھلی دھمکی کے زمرے میں آتا ہے۔ یہ مقدمہ کیرالہ پردیش کانگریس کمیٹی (کے پی سی سی) کے سکریٹری کمار سی سی کی شکایت پر پیرامنگلم پولیس نے درج کیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ سابق اے بی وی پی لیڈر مہادیو نے 26 ستمبر کو ایک ملیالم نیوز چینل پر بنگلہ دیش اور نیپال میں ہوئے مظاہروں پر بحث کے دوران راہل گاندھی سے متعلق متنازعہ بیان دیا تھا، جس پر سیاسی ہنگامہ جاری ہے۔ اس مباحثہ کے دوران انہوں نے کہا تھا کہ ہندوستان میں ایسے مظاہرے ممکن نہیں کیونکہ یہاں عوام وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ کھڑی ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہہ ڈالا تھا کہ "اگر راہل گاندھی کو ایسے خواب آتے ہیں تو گولیاں ان کے سینے کو چیر دیں گی۔" مہادیو کے اس بیان کے منظر عام پر آتے ہی ریاست بھر میں کانگریس کارکنوں نے بی جے پی اور مہادیو کے خلاف احتجاجی مظاہرے شروع کر دیے۔ کئی مقامات پر نعرے بازی اور دھرنے دیے گئے اور مطالبہ کیا گیا کہ ایسے بیانات دینے والے لیڈروں کے خلاف فوراً سخت کارروائی ہو۔ کانگریس کی اعلیٰ قیادت نے بھی راہل گاندھی کے خلاف مہادیو کے بیان پر اپنا سخت ردعمل ظاہر کیا اور کیرالہ پولیس کے ذریعہ اب تک کارروائی نہ کیے جانے پر بھی سوال اٹھائے۔ حالانکہ اب کیرالہ پولیس نے کیس درج کر لیا ہے۔ پولیس نے بی جے پی لیڈر کے خلاف ایف آئی آر درج کرتے ہوئے 'بھارتیہ نیائے سنہیتا' (بی این ایس) کی متعدد دفعات لگائی ہیں۔ ان میں دفعہ 192 (فسادات بھڑکانے کی نیت سے اشتعال دلانا)، دفعہ 353 (امن عامہ کو نقصان پہنچانے کی نیت سے دانستہ توہین)، دفعہ (2)351 (مجرمانہ دھمکی دینا) شامل ہیں۔ پولیس نے کیس درج کر کے جانچ شروع کر دی ہے، تاہم معاملہ سیاسی طور پر شدت اختیار کر گیا ہے۔ کانگریس اسے جمہوری اقدار پر حملہ قرار دے رہی ہیں جبکہ بی جے پی کی جانب سے اس بیان پر ابھی تک کوئی باضابطہ وضاحت سامنے نہیں آئی۔

آیت اللہ سید میرزا حسنؒ کی نواسی اور آیت اللہ العظمیٰ سید علی حسینی سیستانی کی اہلیہ ماجدہ کا انتقال

بغداد: بغداد سے اطلاع ملی ہے کہ عالی مرتبت سیدہ، آیت اللہ سید میرزا حسنؒ کی نواسی اور مجدد شیرازیؒ کی پوتی، مرجع دینی حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی حسینی سیستانی (دام ظلہ) کی اہلیہ ماجدہ بروز اتوار اپنے خالق حقیقی کے جوارِ رحمت میں منتقل ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کا پاکیزہ جنازہ بروز پیر 6 ربیع الآخر کی صبح 9 بجے جامع الشیخ الطوسی سے اٹھایا گیا، جس کے بعد تدفین عمل میں آئی۔ ان کی روح مبارکہ کے ایصالِ ثواب کے لیے مجلسِ فاتحہ بروز پیر جامع الخضراء میں نمازِ مغرب وعشاء کے بعد منعقد ہوئی اور کل بروز منگل بھی مجلسِ فاتحہ جامع الخضراء میں نمازِ مغرب وعشاء کے بعد منعقد ہوگی۔ مرحومہ کی رحلت پر دینی وعلمی حلقوں نے گہرے دکھ ورنج کا اظہار کرتے ہوئے ان کے بلند درجات اور اہلِ خانہ کے صبر وسکون کے لیے دعا کی ہے۔

مولانا توقیر رضا کے قریبی ساتھی حراست میں

'آئی لو محمد' مہم کے دوران ہنگامہ آرائی کے سلسلے میں مزید تفتیش جاری

بریلی، (ایجنسیاں): بریلی پولیس نے پیر کو اتحادِ ملت کونسل کے صدر توقیر رضا کے ایک قریبی ساتھی کو حراست میں لے لیا۔ پولیس کے ایک سینئر افسر نے بتایا کہ یہاں جاری 'آئی لو محمد' مہم کے دوران جمعہ کو ہوئی ہنگامہ آرائی کے سلسلے میں ندیم نامی شخص کو حراست میں لیا گیا ہے۔ بریلی کے سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انوراگ آریہ نے بتایا کہ ندیم سے حراست میں پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ واقعہ اچانک نہیں ہوا، بلکہ پہلے سے منصوبہ بند تھا۔ بریلی میں جمعہ کی نماز کے بعد مختلف علاقوں میں 'آئی لو محمد' لکھے پوسٹر اور بینرز لے کر مسلم کمیونٹی کے سیکڑوں افراد سڑکوں پر نکل آئے۔ اس دوران خلیل اسکول کے نزدیک کچھ شرارتی عناصر نے توڑ پھوڑ کی اور پولیس نے صورتحال پر قابو پانے کے لیے لاٹھیاں استعمال کیں۔ بعد میں اس معاملے میں مولانا طارق رضا سمیت کئی افراد کو اس فساد کے ذمہ دار قرار دیتے ہوئے گرفتار کیا گیا۔ اس دوران افسران نے کہا کہ تحقیقات سے پتہ چلا کہ ندیم نے مبینہ طور پر ان واقعات کی منصوبہ بندی کی اور اس نے واٹس ایپ کے ذریعے 55 منتخب افراد کو کال کی، جنہوں نے تقریباً 1,600 افراد کی بھیڑ جمع کی۔ افسر نے مزید کہا کہ ہنگامے کے پیچھے سازش مبینہ طور پر سی اے اے (شہریت ترمیمی قانون) اور این آر سی (قومی شہری رجسٹر) کے خلاف مظاہروں کی طرز پر تیار کی گئی تھی، جس میں نابالغوں کو بھیڑ میں سب سے آگے رکھنے کا منصوبہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ ندیم اور اس کے ساتھی مبینہ طور پر خلیل اسکول چوراہے اور شیم گنج علاقے سمیت اہم مقامات پر فساد بھڑکانے کے لیے سرگرم تھے۔ پولیس افسران نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ ندیم نے جمعہ کی نماز کے بعد خان کی تجویز کردہ مظاہرے کے بارے میں شروع میں 'افسران کو گمراہ' کیا تھا۔ جمعرات کی رات، وہ مبینہ طور پر اپنے ساتھیوں نفیس اور لیاقت کے ساتھ پولیس کے پاس گیا اور انہیں یقین دہانی کرائی کہ جمعہ کو کوئی مظاہرہ نہیں ہوگا۔

'ریلی میں قصداً تاخیر سے پہنچے تھے وجے'

کرور بھگدڑ میں اموات کے لیے پولیس نے 'ٹی وی کے' سربراہ کو ٹھہرایا ذمہ دار

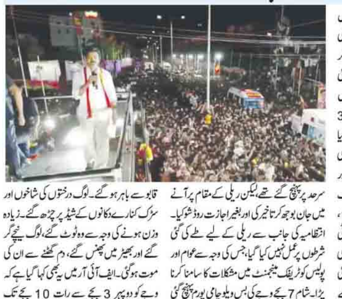

چنئی، (ایجنسیاں): تمل ناڈو کے کرور میں 27 ستمبر کی رات اداکار سے لیڈر بنے وجے کی ریلی میں ہوئی بھگدڑ کے معاملہ میں ایف آئی آر درج کر لی گئی ہے۔ اس بھگدڑ میں 41 لوگوں کی موت ہو گئی جبکہ تقریباً 80 لوگ زخمی ہو گئے۔ ایف آئی آر میں 'ٹی وی کے' سربراہ وجے اور ان کی پارٹی کے دیگر 3 لیڈران کو اس حادثے کے لیے ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے۔ پولیس نے 'ٹی وی کے' کے ضلع سکریٹری متھیا جھگن، ریاستی جنرل سکریٹری بوشی آنند اور ریاستی جوائنٹ سکریٹری سی ٹی آر نرمل کمار کے خلاف بی این ایس کی دفعات 105، 110، 125(بی)، 223 اور تمل ناڈو پبلک پراپرٹی ایکٹ کی دفعہ 3 کے تحت معاملہ درج کیا ہے۔ ہندی نیوز پورٹل 'آج تک' نے اپنی ایک رپورٹ میں دعویٰ کیا ہے کہ وجے کی ریلی کے لیے 11 شرطیں طے کی گئی تھیں اور سکیورٹی وٹریفک نظام کے لیے 500 پولیس اہلکاروں کو تعینات کیا گیا تھا۔ ایف آئی آر میں کہا گیا ہے کہ میڈیا میں وجے کے دوپہر 12 بجے ریلی میں آنے کے اعلان کے بعد جلسہ گاہ پر صبح تقریباً 10 بجے بھیڑ اکٹھی ہونی شروع ہو گئی تھی۔ متھیا جھگن نے 10 ہزار لوگوں کی بھیڑ کے لیے اجازت طلب کی تھی، لیکن چھوٹی سی جگہ میں 25 ہزار سے زائد لوگ جمع ہو گئے تھے۔ ایف آئی آر کے مطابق وجے شام 4:45 بجے کرور ضلع کی سرحد پر پہنچ گئے تھے، لیکن ریلی کے مقام پر آنے میں جان بوجھ کر تاخیر کی اور بغیر اجازت روڈ شو کیا۔ انتظامیہ کی جانب سے ریلی کے لیے طے کی گئی شرطوں پر عمل نہیں کیا گیا، جس کی وجہ سے عوام اور پولیس کو ٹریفک مینجمنٹ میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ شام 7 بجے وجے کی بس ویلوچامی پورم پہنچ گئی تھی، لیکن پھر بھی ریلی میں آنے میں قصداً تاخیر سے لوگوں کی بھاری بھیڑ جمع ہو گئی۔ ایف آئی آر میں کہا گیا ہے کہ پولیس افسران نے متھیا جھگن، بوشی آنند اور سی ٹی آر نرمل کو وارننگ دی تھی کہ بھیڑ کی وجہ سے حالات بے قابو ہو رہے ہیں جس سے دم گھٹنے اور جسمانی نقصان کا خطرہ ہے۔ لیکن ٹی وی کے لیڈران نے اس وارننگ کو نظر انداز کر دیا۔ ایف آئی آر کے مطابق ٹی وی کے لیڈران نے کارکنان کو بہتر طریقے سے کنٹرول نہیں کیا، جس کی وجہ سے حالات قابو سے باہر ہو گئے۔ لوگ درختوں کی شاخوں اور سڑک کنارے دکانوں کے شیڈ پر چڑھ گئے۔ زیادہ وزن ہونے کی وجہ سے وہ ٹوٹ گئے، لوگ نیچے گر گئے اور بھیڑ میں پھنس گئے، دم گھٹنے سے ان کی موت ہو گئی۔ ایف آئی آر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ وجے کو دوپہر 3 بجے سے رات 10 بجے تک پروگرام کی اجازت تھی، لیکن وہ کرور ضلع کی سرحد میں 4 گھنٹے تاخیر سے داخل ہوئے۔ یہ تاخیر جان بوجھ کر کی گئی تاکہ ریلی میں بھاری بھیڑ اکٹھی ہو اور اسے ایک سیاسی قوت کے طور پر پیش کیا جا سکے۔ وجے کے انتظار میں ہزاروں لوگ دھوپ میں کھڑے رہے، جس کی وجہ سے بہت سے لوگ پانی کی کمی کے باعث بیہوش ہو گئے تھے۔ بھگدڑ کے نتیجے میں 41 لوگوں کی موت ہو گئی، جب کہ 80 سے زائد شدید طور پر زخمی افراد اسپتال میں زیر علاج ہیں۔

سوشل میڈیا پر افواہ پھیلانے کے الزام میں دو کے خلاف مقدمہ

وارانسی: : مذہبی شہر وارانسی میں ایشیا کا پہلا اربن ٹرانسپورٹ روپ وے پروجیکٹ آہستہ آہستہ حتمی شکل اختیار کر رہا ہے۔ لیکن اس تاریخی پروجکٹ کے معاملے میں سوشل میڈیا پر کئی دنوں سے گمراہ کن جانکاری اور افواہیں پھیلائی جا رہی تھیں۔ اتوار کی رات وارانسی پولیس نے ان افواہوں کی مذمت کرتے ہوئے دو سوشل میڈیا صارفین کے خلاف سگرا تھانے میں معاملہ درج کیا۔ پولیس کے مطابق سوشل میڈیا پر گونڈہ روپ وے کو لے کر افواہ پھیلائی جا رہی تھی۔ اشوک اور ڈاکٹر شیتل کے سوشل میڈیا اکاونٹ سے ایک ویڈیو وائرل کیا گیا جس میں دعوی کیا گیا کہ کروڑوں روپے خرچ کیے بغیر پروجیکٹ افتتاح کے فوراً بعد ٹوٹ گیا اور گونڈولا گرنے سے کئی افراد کو چوٹیں آئی ہیں۔ پولیس نے واضح کیا کہ اس ویڈیو کا وارانسی یا اس پروجیکٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ فی الحال پولیس نے دونوں سوشل میڈیا اکاونٹ سے وابستہ جانکاری جمع کرنے کی کارروائی شروع کر دی ہے۔ مرکزی حکومت اور اتر پردیش حکومت نے پروت مالا پروجکٹ کے تحت 815-58 کروڑ روپے کے خرچ سے وارانسی میں ایشیاء کے پہلے شہری ٹرانسپورٹ روپ وے پروجیکٹ کا آغاز کیا ہے۔

مستقبل کے حوالے سے ایک روڈ میپ تیار کرے آئی سی جی

جنگوں کو اب مہینوں میں نہیں بلکہ گھنٹوں اور سیکنڈوں میں ماپا جاتا ہے: راجناتھ

نئی دہلی، (ایجنسی): جنگ کی بدلتی ہوئی نوعیت اور نئی ٹیکنالوجی کے استعمال کا حوالہ دیتے ہوئے وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے ہندوستانی کوسٹ گارڈ (آئی سی جی) سے کہا ہے کہ وہ مستقبل کے حوالے سے ایک روڈ میپ تیار کرے جو نئے چیلنجوں کی توقع رکھتا ہو، جدید ٹیکنالوجی کو مربوط کرتا ہو اور حکمت عملیوں کو اپناتا ہو۔ پیر کو یہاں ہندوستانی کوسٹ گارڈ کے اعلیٰ کمانڈروں کی ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر سنگھ نے کہا کہ جنگوں کو اب مہینوں میں نہیں بلکہ گھنٹوں اور سیکنڈوں میں ماپا جاتا ہے، کیونکہ سیٹلائٹ، ڈرون اور سینسرز تنازعات کی نوعیت کو نئے سرے سے متعین کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تیاری، موافقت اور تیز ردعمل فورس کے نقطہ نظر کی بنیاد ہونا چاہیے۔ وزیر دفاع نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان کا 2047 تک ترقی یافتہ ملک بننے کا راستہ خوشحالی اور سلامتی کے دو ستونوں پر منحصر ہے۔ انہوں نے آئی سی جی کے نعرے، 'وَیَم رکشم' کا حوالہ دیا، جس کا مطلب ہے کہ ہم حفاظت کرتے ہیں، صرف ایک نعرہ نہیں بلکہ ایک عہد ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ عہد، جو ہر آئی سی جی کے اہلکاروں میں شامل ہے، اس بات کو یقینی بنائے گا کہ ہم ایک مضبوط، محفوظ اور خود انحصار ہندوستان کو آنے والی نسلوں کے حوالے کریں گے۔ وزیر دفاع نے اس بات پر زور دیا کہ سمندری خطرات تیزی سے ٹیکنالوجی پر مبنی اور کثیر جہتی ہوتے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسمگلنگ یا بحری قزاقی کے طریقے جو پہلے سمجھنا آسان تھے اب جی پی ای سپوفنگ، ریموٹ اور یہاں تک کہ ڈارک ویب پر کام کرنے والے نیٹ ورکس کا استعمال کرتے ہوئے جدید ترین سرگرمیوں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔

افسران کو دیانت داری سے خدمت کر کے قوم کو خوشحال بنانے کی تلقین

ہندوستانی شماریاتی، انڈین اسکل ڈیولپمنٹ اور مرکزی انجینئرنگ سروس کے تربیتی افسران کی صدر جمہوریہ

نئی دہلی، (ایجنسیاں) صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے افسران سے کہا کہ وہ محنت اور دیانت داری کے ساتھ کام کر کے ایک خوشحال، مضبوط اور جامع قوم کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ محترمہ مرمو نے کہا کہ افسران اپنی مخلصانہ کوششوں کے ذریعے یہ یقینی بنا سکتے ہیں کہ ہندوستان دنیا کے سامنے طاقت اور ترقی کا ایک نمونہ بنے۔ غور طلب ہے کہ ہندوستانی شماریاتی سروس، انڈین اسکل ڈیولپمنٹ سروس اور مرکزی انجینئرنگ سروس کے تربیتی افسران نے پیر کے روز یہاں راشٹرپتی بھون میں صدر جمہوریہ سے ملاقات کی۔ صدر نے ہندوستانی شماریاتی سروس کے افسران کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مؤثر پالیسی سازی اور اس پر عمل درآمد درست شماریاتی تجزیے پر منحصر ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اعداد و شمار پر مبنی دنیا میں شماریات کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو. کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی-42 آئی آر جی یو. کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔